قال اللہ تعالیٰ قد افلح من تزکّٰی و ذکر اسم ربہ فصلّٰی

الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ جامع تعلیم ظاہری و باطنی از تصنیف
لطیف حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب
دامت فیوضہم۔ مسمّٰی بہ

مکمل تعلیم الدین

باضافہ جدیدہ از مؤلف دام فیضہ و نیز نقل ماخذ احادیث و ترجمہ
حالات مشائخ و باضافہ حالات مؤلف دام فیضہ۔ و بصحت تام
باہتمام احقر سید محمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

در تجلی برقی پریس دہلی طبع شد

تمہید طبع ہذا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد احقر ظہور الحسن عرض رساں ہے کہ رسالہ ہذا یعنی **تعلیم الدین** مؤلفہ حضرت حکیم الامۃ مرشدی ومولائی جناب مولانا مولوی شاہ **محمد اشرف علی صاحب** حنفی چشتی دامت فیوضہم اپنی خوبیوں اور منافع کے لحاظ سے جسقدر مفید عام اور مقبول انام ہو چکا ہے اسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں متعدد مرتبہ مختلف مطابع میں طبع ہو کر اکناف عالم میں پھیل گیا ہے اور تقریباً ہندوستان کے کل بڑے مدارس مظاہر علوم سہارنپور وغیرہ کے درس میں داخل ہے عقائد، عبادات، معاملات کے علاوہ سلوک ومقامات، اذکار واشغال، تمام باطنی امراض کے معالجات اخلاق حسنہ کے طرق تحصیل، فن تصوف کی حقیقت اور مصطلحات کو اس مختصر کتاب میں بدلائل قرآن واحادیث بیان فرمایا گیا ہے احقر ذی دیرینہ خواہش کے بعد فی الحال اس مفید رسالہ کو اپنے یہاں سے شائع کرنیکا ارادہ کیا اور بخیال صحت ایک پرانے مطبوعہ نسخہ کو سرسری طور پر دیکھا تو معلوم ہوا کہ تمام رسالہ میں عموماً اور حوالجات کی احادیث میں خصوصاً اسقدر غلطیاں ہو گئی ہیں کہ اب انکو احادیث کہنا دشوار ہے چونکہ رسالہ میں مختلف مضامین کی مختلف کتابوں کی بہت زیادہ حدیثیں تھیں جنکی تلاش کیلئے ایک مستقل وقت کی ضرورت تھی اس لئے احقر نے اس خدمت دینی کو اپنے محترم مولوی منور حسین صاحب بہاری سلمہ اللہ تعالیٰ مدرس شاخ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے سپرد کیا چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے بعض احباب خصوصاً مولوی محمد احمد صاحب شاغل تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ کی شرکت میں تمام احادیث کو الفاظ کی صحت کیساتھ ساتھ احادیث کا حوالہ صفحات[1] وابواب وغیرہ کی تصریح کیساتھ درج کر دیا نیز قشیریہ وغیرہ کتب کے حوالجات کو بنظر صحت قدیم مطبوعہ نسخوں سے ملا لیا گیا ہے اس مرتبہ کی اشاعت میں حسب ارشاد حضرت حکیم الامۃ دامت فیوضہم اس کتاب کے باب ششم کے بالکل ختم پر ایک **مفید اضافہ** بھی حضرت ممدوح ہی کے الفاظ میں کر دیا گیا نیز عوام کی سہولت کیواسطے کتاب کے آخیر میں بزرگوں کے حالات کو جو ابتک فارسی میں تھے بمشورہ حضرت حکیم الامۃ مد فیوضہم مخدومی ومحترمی جناب مولانا اسعد اللہ صاحب مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور سے انکا اردو میں ترجمہ اور حضرت حکیم الامۃ کے حالات کا اضافہ کرا لیا گیا ہے موجودہ اشاعت میں صحت کا خصوصیت کیساتھ انتہائی انتظام کیا گیا اور اس تکمیل واضافہ کے بعد بتجویز حضرت مؤلف دام فیوضہم کتاب کا نام **مکمل تعلیم الدین** رکھدیا گیا۔

ناظرین سے التجا ہے کہ حضرت مؤلف کے اور تمام کارکنوں کیلئے لوجہ اللہ تعالیٰ دعا فرما دیں۔

---

[1] البتہ دو حدیثوں کے حوالے اسوقت نہیں ملے اول ص۳۹ اور دوم ص۹۰ پر مذکور ہے اگر کوئی صاحب تلاش فرما کر مطلع فرمائیں گے تو آئندہ اشاعت میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

اما بعد اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام نے صرف نماز روزہ اور چند غیبی خبریں کہ قیامت میں کیا کیا ہوگا بہشت میں حوریں دوزخ میں سانپ بچھو ہیں بتائی ہیں اور انسان کے باقی ظاہری باطنی حالات متعلقہ سے اس کو کچھ غرض نہیں اللہ و رسول کو جیسا چاہو سمجھو جو چاہو عمل کرو تجارت جس طرح چاہو کرو لوگوں سے جس طرح چاہو برتاؤ رکھو جو چاہو کھاؤ۔ جو چاہو پہنو نشست و برخاست ملاقات معاشرت کے طریقے جو چاہو اختیار کرلو اپنے نفس کو جن صفات سے چاہو متصف رکھو غرض تمکو اور امور میں ہر طرح آزادی ہے اور اگر پابندی کا خیال آیا تو اصول تجارت غیر قوموں کی تقلید کرو طرز معاشرت قدیم یا جدید فلاسفروں سے حاصل کرو مقامات نفس میں ان پڑھ لوگوں سے جو خدائی کے دعوے میں بھی نہ رکتے ہوں معلوم غرض اسمیں نہ الوہیت و رسالت کی تنظیم ہے نہ معاملات کے اصول کی تعلیم نہ اخلاق و آداب کی تفہیم نہ مقامات نفس کی تکمیل و تتمیم ہے اور اس خیال باطل کے ایسے بڑے بڑے آثار مرتب ہوئے کہ خدا کی پناہ ایک اثر تو نقلیں پر یہ ہوا کہ اسلام پر تعلیم کے ناکافی ہونے کا دھبہ لگا یا ایک اثر نو تعلیم یافتہ جوانوں پر یہ ہوا کہ بوجہ ناحقیقت شناسی کے یہ شبہ انکے دلمیں جم گیا اور اپنے کو بعض امور میں تہذیب

جدید کا محتاج سمجھا اور زبان سے یا دل سے یا طرز عمل سے غیر طریقوں کو اپنے طریق پر ترجیح دینے لگے
اور بہت سے عقائد اسلام پر خود ہنسنے لگے ایک اثر عوام پر یہ ہوا کہ نماز روزہ میں تو علماء سے رجوع
کرنیکو ضروری سمجھے اور معاملات و معاشرت میں اپنے کو خود مختار جان لیا اسی وجہ سے علماء سے
کبھی بیع مقدمہ یا تجارت کے متعلق رائے نہیں لیجاتی نہ توحید و رسالت کے مباحث و احکام کی
تحقیق کیجاتی ہے یہانتک کہ بعض اعمال سے شرک فی الالوہیۃ یا شرک فی النبوۃ لازم آجاتا ہے بالخصوص
مستورات کو ایک اثر اہل علم پر یہ ہوا کہ شب و روز اعمال و عبادات کے مسائل کے استذکار
و استحضار میں شغل و اہتمام رہتا ہے نہ معاملات کی تحقیق نہ اخلاق و آداب کا لحاظ نہ اصلاح نفس و قلب
کی کوشش حتیٰ کہ ترقی علم کیساتھ ہی عجب و کبر و حرص و حب دنیا و غفلت کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے
ایک اثر درویشوں پر یہ ہوا کہ شریعت و طریقت کو جدا جدا سمجھے اور حقیقت کو اصل مقصود اور شریعت
کو انتظامی قانون اعتقاد کر لیا علماء سے نفور ہو گئے واردات و احوال کو منتہی معراج خیال کیا
خیالات کو مکاشفات اور مکاشفات کو فوق الیقینیات یقین کیا نہ اسکو میزان شرع میں وزن
کرنے کی ضرورت نہ علماء سے پیش کرنے کی حاجت غرض ہر طریقے کے لوگوں کو کم و بیش اس
خیال باطل کا اصل و ضرر پہنچا انا للہ و انا الیہ راجعون حالانکہ جس نے کتاب و سنت کو ذرا
بھی طلب و التفات کی نگاہ سے دیکھا ہوگا وہ ان سب امور کی تعلیم کو کھلے کھلے الفاظ میں پاویگا
اور شریعت مطہرہ کو کافی و وافی اور دوسرے کتب و حکم و قوانین و تعالیم سے مستغنی کرنے والا دیکھیگا اگر
ایسا نہ ہوتا تو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں نہ فرماتے اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا
مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَنَحْوَ ذٰلِكَ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے ذکر بعضی باتیں یہود کی ہمکو اچھی معلوم ہوتی ہیں اگر آپکی اجازت ہو
کچھ لکھ لیا کریں جواب میں یہ ارشاد فرماتے ہیں اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ
جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً الْحَدِيْثَ رواہ احمد اور یہ تو ایسی کھلی بات ہے جس کے ثابت کرنیکی حاجت
نہیں آخر جس قرآن میں يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ الآیہ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ الآیہ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا الآیہ لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ الآیہ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ
مِنْهَا الآیہ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً الآیہ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ الآیہ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا
مَعْرُوْفًا الآیہ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ الآیۃ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا الآیۃ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ الآیۃ
لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ الآیۃ اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ الآیۃ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا الآیۃ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُسْتَكْبِرِيْنَ الآیۃ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ الآیۃ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ الآیۃ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ
الآیۃ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ الآیۃ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ الآیۃ يَبْكُوْنَ
وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا الآیۃ وغیرہا من آیات المعاملات والمعاشرت والمقامات بھی تو مذکور ہیں اسی طرح کتب
حدیث کی فہرست اٹھا کر ملاحظہ کر لیجیے جہاں کتاب الایمان کتاب الصلوٰۃ کتاب الزکوٰۃ نظر آوے گا
اسکے نیچے ہی کتاب البیوع کتاب النکاح والطلاق کتاب الآداب کتاب الرقاق بھی ملاحظہ سے
گذرے گا پھر اس خیال کی گنجائش کہاں ہے کہ اسلام نے صرف عقائد و اعمال سکھلائے ہیں اور
معاملات و معاشرات و تصوف نہیں بتلایا بلکہ منصف کو اسی مقام پر یقین آگیا ہوگا کہ اسلام نے
پانچوں چیزیں تعلیم کی ہیں اور ہمکو کسی کا محتاج نہیں چھوڑا بلکہ غیر قوموں میں بھی جو منصف مزاج
لوگ ہیں وہ اسلام سے مقتبس ہونیکے خود معترف ہیں غرض جب دیکھا گیا کہ یہ خیال عالمگیر ہو رہا ہے
اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس سے ضرر پہنچتے ہیں اسلامی ہمدردی نے تقاضا کیا کہ اس غلطی کی
اصلاح کیجائے اور ایک رسالہ لکھا جاوے جسمیں بقدر ضرورت اختصار کیساتھ پانچوں مضامین کو کتاب و سنت
سے مستنبط و ملتقط کر کے جمع کیا جائے یوں تو اس رسالہ سے سب اہل اسلام کو نفع پہنچانا مقصود
ہے مگر بالخصوص درویشی کی راہ چلنے والونکی دلسوزی زیادہ مد نظر ہے اب ہر مسلمان کو عموماً اور ہر درویش کو خصوصاً
اس کا مطالعہ کرنا بلکہ تھوڑا تھوڑا وظیفہ مقرر کر لینا ضرور ہے کیونکہ مقصود درویشی کا یہی ہے کہ محبوب حقیقی راضی
ہو جاوے اور طریقہ حصول رضا کا اطاعت و امتثال امر ہے پس جب محبوب حقیقی کا امر تمام حالات کیساتھ متعلق
ہے تو رضامندی اسیوقت ممکن ہے جب ہر حالت میں اسکا امر مانا جاوے اس لئے طالب حق کو ضرور ہے کہ
اول اپنے عقائد موافق اہل سنت و جماعت کے درست کر لے پھر اعمال مفروضہ نماز روزہ
وغیرہ ہما کے احکام سیکھ کر ان کا پابند ہو اور حرام و حلال کے مسائل سے واقف ہو تاکہ اکل
حلال سے نورانیت قلب پیدا ہو اور طرز معاشرت سے مطلع ہو تاکہ اہل حقوق کے حقوق تلف

نہو جاویں کیونکہ تلاف حقوق ظلم ہے اور ظالم پر لعنت ہوتی ہے پھر لعنت و رحمت کیسے جمع ہوگی اور رضا بدون رحمت کے ہوتی نہیں ان سب مراحل کو طے کرکے اب راہ بار یاب ہیں قدم رکھے ایسا شخص انشاء اللہ تعالیٰ کبھی گمراہ نہ ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقصود حقیقی تک پہونچے گا اب خدا کے نام پر مقصود کو شروع کرتے ہیں اور بنظر تعدد مضامین اسکو پانچ حصوں پر منقسم کرتے ہیں۔ **عقائد و تصدیقات۔ اعمال و عبادات۔ معاملات و سیاسیات۔ آداب و معاشرات۔ سلوک و مقامات۔** یا الٰہی اس نادان کی مدد فرما اور خطا و لغزش و ریا سے بچا آمین وبہ نستعین

عقائد و تصدیقات

عقیدہ تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا **عقیدہ** اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا کوئی اس کے مقابل کا نہیں **عقیدہ** وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا **عقیدہ** کوئی چیز اس کے مانند نہیں اور وہ سب سے نرالا ہے **عقیدہ** وہ زندہ ہے ہر چیز پر اس کو قدرت ہے کوئی چیز اسکے علم سے پوشیدہ نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سنتا ہے وہ جو چاہے کرتا ہے کلام فرماتا ہے وہی پوجنے کے قابل ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اپنے بندوں پر مہربان ہے بادشاہ ہے وہ سب عیبوں سے پاک ہے وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے وہی عزت والا ہے بڑائی والا ہے پیدا کرنیوالا ہے گناہوں کا بخشنے والا ہے زبردست ہے بہت دینے والا ہے روزی پہونچانیوالا ہے جس کی روزی چاہے تنگ کر دے جسکی روزی چاہے فراخ کر دے جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے

بلند کر دے جس کو چاہے عزت دے جسکو چاہے ذلت انصاف والا ہے بردباری اور برداشت والا ہے
خدمت کی قدر دانی کرنے والا ہے دعا کا قبول کرنے والا ہے سمائی والا ہے اس کا کوئی کام حکمت
سے خالی نہیں وہ سب کا کام بنانے والا ہے اسی نے پہلے سب کو پیدا کیا وہی قیامت میں دوبارہ
پیدا کرے گا وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اسکو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں اور
اسکی ذات کی باریکی کوئی نہیں جانتا گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے جو سزا کے قابل ہیں انکو سزا
دیتا ہے وہی ہدایت کرتا ہے نہ وہ سوتا ہے نہ اونگتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں وہی
سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے اسیطرح تمام صفتیں کمال کی اس کو حاصل ہیں عقیدہ ۶ مخلوق کی صفتوں
سے وہ پاک ہے اور قرآن و حدیث میں بعضی جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہو یا تو انکے معنی کو اللہ
کے سپرد کریں کہ وہی اسکی حقیقت جانتا ہے اور ہم بے کھود کرید کئے ہوئے ایمان اور یقین کرتے ہیں
اور یہی بات بہتر ہے اور یا کچھ مناسب معنے اسکے لگا لیے جاویں جس سے وہ سمجھ میں آجاوے عقیدہ ۷ عالم
میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کچھ اللہ تعالی اسکے ہونیکے آگے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے
موافق اسکو پیدا کرتا ہے تقدیر اسی کا نام ہے اور بری باتوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں ان کو
ہر کوئی نہیں جانتا عقیدہ ۸ بندوں کو اللہ تعالی نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب
کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے گناہ کے کام
سے اللہ تعالی ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں عقیدہ ۹ اللہ تعالی نے بندوں کو
ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے عقیدہ ۱۰ کوئی چیز خدا کے ذمے ضرور نہیں وہ جو
کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے عقیدہ ۱۱ بہت سے پیغمبر اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے بندوں کو

سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ گناہوں سے پاک ہیں گنتی انکی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم
ہے ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے انکے ہاتھوں ایسی نئی نئی مشکل باتیں ظاہر کیں
جو اور لوگ نہیں کر سکتے ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں انمیں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور
سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے انمیں بعضے بہت
مشہور ہیں حضرت نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام اسحٰق علیہ السلام اسمٰعیل علیہ السلام یعقوب
علیہ السلام یوسف علیہ السلام داؤد علیہ السلام سلیمان علیہ السلام ایوب علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام ہارون
علیہ السلام زکریا علیہ السلام یحییٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام الیاس علیہ السلام الیسع علیہ السلام یونس
علیہ السلام لوط علیہ السلام ادریس علیہ السلام ذوالکفل علیہ السلام صالح علیہ السلام ہود علیہ السلام
شعیب علیہ السلام عقیدہ پیغمبروں میں بعضوں کا رتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب میں زیادہ مرتبہ
ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا قیامت
تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپ سب کے پیغمبر ہیں عقیدہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ
تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور
وہاں سے جہانتک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکے میں پہنچا دیا اسکو معراج کہتے ہیں عقیدہ
اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کرکے انکو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ کیا ہے انکو فرشتے
کہتے ہیں ان کا مرد یا عورت ہونا کچھ نہیں بتلایا گیا بہتسے کام انکے سپرد ہیں وہ کبھی اللہ تعالیٰ
کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے انمیں چار فرشتے بہت مشہور ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام
حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام حضرت عزرائیل علیہ السلام عقیدہ اللہ تعالیٰ
نے کچھ مخلوقات آگ سے پیدا کرکے انکو ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا ہے انکو جن کہتے ہیں انمیں نیک و بد
سب طرح کے ہوتے ہیں انکی اولاد بھی ہوتی ہے ان سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے عقیدہ مسلمان

زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یامریم انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ

جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ظہور میں آتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں عقیدہ [۱۶] ولی کتنے ہی بڑے درجے کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا عقیدہ [۱۷] آدمی خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس درست ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اسکے لئے درست نہیں ہو جاتیں عقیدہ [۱۸] جو شخص شرع کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اسکے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھلائی دے یا وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے اس سے اعتقاد درست نہیں عقیدہ [۱۹] ولی لوگوں کو بعضی باتیں بھید کی سوتے جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف و الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے قبول ہے اور اگر خلاف ہے تو رد ہے عقیدہ [۲۰] اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو

بتلا دیں اب کوئی نئی بات نکالنا دین میں درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں بدعت بہت بڑا گناہ ہے البتہ بعض باریک باتیں دین کی جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتیں پکے پکے اگلے عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن و حدیث سے سمجھ کر دوسرونکو بھی بتلا دیں ایسے لوگ مجتہد کہلاتے ہیں مجتہد بہت ہوئے چار انمیں بہت مشہور ہیں امام اعظم ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمدؒ جس کو جس مجتہد سے زیادہ اعتقاد ہوا اسکی پیروی اختیار کر لی ہندوستان میں امام ابو حنیفہ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں وہ حنفی کہلاتے ہیں اسی طرح نفس کے سنوارنے کے طریقے قرآن و حدیث کے موافق ولی لوگوں نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھکر بتلائے ایسے لوگ شیخ کہلاتے ہیں شیخ بہت ہوئے مگر انمیں چار زیادہ مشہور ہیں خواجہ معین الدین چشتیؒ حضرت غوث الاعظم عبد القادرؒ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ جس مجتہد اور شیخ سے اعتقاد ہو اس کی پیروی کرے دوسرونکو برا سمجھنا درست نہیں اور پیروی مجتہد اور شیخ کی اسی وقت تک ہے جبتک انکی بات خدا اور رسول کے خلاف نہو اور اگر ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہو اسمیں پیروی نہیں **عقیدہ** اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتونکو دین کی باتیں بتلائیں انمیں چار کتابیں بہت مشہور ہیں توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آویگی قیامت تک قرآن کا حکم چلتا رہیگا دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اسکو کوئی نہیں بدل سکتا **عقیدہ** ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا اس کو صحابی کہتے ہیں انکی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے اگر کوئی لڑائی

جھگڑا اُن کا سُلجھنے میں آوے اُسکو بھول چوک سمجھے انکی بُرائی نہ کرے انمیں سب سے بڑھکر چار صحابی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ پیغمبر صاحب کے بعد انکی جگہ پر بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا اسلیئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں انکے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں اُنکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں انکے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں عقیدہ ۲۴ پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے عقیدہ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور انکو مان لے اللہ و رسول کی کسی بات میں بھی شک کرنا یا اسکو جھٹلانا یا اسمیں عیب نکالنا یا اسکے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے عقیدہ قرآن و حدیث کے کھُلے کھُلے مطلب کا نہ ماننا اور داؤں پیچ کرکے اپنے مطلب بنانیکو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے عقیدہ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے عقیدہ گناہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو جبتک اسکو بُرا سمجھے اس سے ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا ہے عقیدہ ۲۹ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے عقیدہ کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا کفر ہے البتہ نبیونکو وحی سے اور ولیونکو کشف اور الہام سے اور عام لوگونکو نشانیوں سے کوئی بات معلوم ہوسکتی ہے عقیدہ کسی کا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت مگر جنکا نام لیکر اللہ و رسول نے لعنت کی ہے یا اُنکے کفر کی خبر دی ہے انکو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں عقیدہ جب آدمی مرجاتا ہے اگر گاڑا جاوے تو گاڑنیکے بعد اور اگر نہ گاڑا جاوے تو جس حال میں ہو اسکے پاس دو فرشتے جن میں ایک کو منکر دوسرے کو

ما من مسلم یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر مشکوة باب الجمعة ونحو ذلک من الاحادیث

نکیر کہتے ہیں آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے تیرا دین کیا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مردہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے پھر اسکے
لیے سب طرح کی چین ہے اور نہیں تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے خبر نہیں پھر اسپر بڑی سختی ہوتی ہے
اور بعضونکو اللہ تعالی اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب باتیں مُردے کو معلوم ہوتی
ہیں ہم لوگ نہیں دیکھتے جیسا سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اسکے پاس
بیٹھا ہوبے خبر ہے **عقیدہ ۲۳** مردے کیلئے دعا کرنے سے کچھہ خیر خیرات دیکر بخشنے سے اسکو ثواب پہنچتا ہے
اور اس سے اسکو بڑا فائدہ ہوتا ہے **عقیدہ ۲۴** اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں
سب ضرور ہونیوالی ہیں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور خوب انصاف سے بادشاہی کرینگے
کانا دجال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچاویگا اسکے مار ڈالنے کیواسطے حضرت عیسی علیہ السلام
آسمان سے اتریں گے اور اسکو مار ڈالیں گے یاجوج ماجوج بڑے زبردست آدمی ہیں وہ تمام
زمین پر پھیل پڑیں گے پھر وہ خدا کے قہر سے ہلاک ہونگے ایک عجیب طور کا جانور زمین سے نکلیگا اور
آدمیوں سے باتیں کریگا مغرب کی طرف سے آفتاب نکلیگا قرآن مجید اٹھ جاویگا اور چند روز میں تمام مسلمان
مرجاویں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جاویگی اور بہت باتیں ہونگی **عقیدہ ۲۵** جب ساری
نشانیاں پوری ہو جاویں گی اب قیامت کا سامان شروع ہوگا حضرت اسرافیل علیہ السلام

العرش فلا ادری کان فی من صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ متفق علیہ مشکوٰۃ فی باب [illegible]

خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل ہے اس صور پھونکنے
سے تمام زمین و آسمان پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں گے تمام مخلوقات مر جاویں گے اور جو مر چکے ہیں انکی
روحیں بیہوش ہو جاویں گی مگر اللہ تعالی کو جنکا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت
اسی کیفیت پر گذر جائے گی عقیدہ پھر جب اللہ تعالی کو منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا ہو جاوے
دوسری بار صور پھونکا جاویگا اس سے پھر سارا عالم موجود ہو جاویگا مردے زندہ ہو جاویں گے
اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہونگے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے
پاس سفارش کرانے جاویں گے آخر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کریں گے سب بھلے
برے عمل تولے جاویں گے ان کا حساب ہوگا مگر بعضے بدون حساب کے جنت میں جاویں گے
نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا پیغمبر صاحب صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلاویں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا
ہوگا پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہونچ جاویں گے
جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے عقیدہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور اسمیں سانپ
بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے دوزخیوں میں سے جنمیں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر
پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکلکر بہشت میں داخل ہونگے خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں
اور جو کافر و مشرک ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے اور انکو موت بھی نہ آوے گی عقیدہ بہشت پیدا ہو چکی ہے

[illegible]

[illegible]

فیہا ایضا قد رأیت فی عقائد الشیخ الوسطی ... ونعتقد ان اہل الجنة واہل النار مخلدون فی داریہما لا یخرج احد منہم من دارہ ابد الآبدین ودہر الداہرین

اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں بہشتیونکو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اسمیں ہمیشہ رہینگے نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے عقیدہ۳۹ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے یا بڑے گناہ کو محض اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور بالکل اس پر سزا نہ دے عقیدہ۴۰ جن لوگوں کا نام لیکر اللہ و رسول نے ان کا بہشتی ہونا بتلادیا ہے انکے سوا کسی کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اللہ کی رحمت سے امید کرنا ضروری ہے عقیدہ۴۱ بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا اسکی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہونگی عقیدہ۴۲ دنیا میں جاگتی ہوئی ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے عقیدہ۴۳ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق جزا و سزا ہوتی ہے ۔

فصل

قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

[illegible]

وہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں دیدار ہوا ہے وہ دنیا میں نہیں ہوا عالم آخرت میں ہوا کیونکہ آسمان عالم آخرت ہے اور اس عالم آخرت ابھی نہیں آیا ۱۲

لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا ۝ لَّعَنَهُ اللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝

ان آیتوں سے بدعت اور شرک اور رسوم جہل اور اطاعت وموافقت شیطان کی برائی صاف صاف معلوم ہوئی چونکہ ان امور کے ارتکاب سے توحید و رسالت کے عقیدہ میں خلل اور ایمان میں ظلمت و کدورت آجاتی ہے اسلئے بعد ذکر عقائد اسلام کے مناسب ہوا کہ بعضے برے عقیدے اور بری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو بکثرت رائج ہیں بیان کئے جاویں تاکہ لوگ آگاہ ہوکر ان سے بچیں انمیں بعضی باتیں بالکل کفر وشرک ہیں بعضی قریب کفر وشرک کے بعضی بدعت وضلالت بعضی مکروہ و معصیت غرض سب سے بچنا ضروری ہے پھر جب ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے اسکے بعد ایمان کے شعبوں کا اجمالاً ذکر ہوگا کیونکہ ان سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے پھر گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور طاعت سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے اسکو اجمالاً ذکر کرینگے کیونکہ دنیا کے نفع و نقصان کا لوگ زیادہ لحاظ کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھہ عمل کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔ چونکہ سب کے دلائل لکھنے کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہ تھی اس لئے شہرت پر قلم انداز ہوگئے۔

اشراک فی العلم[1]

کسی بزرگ یا پیر کیساتھہ یہ اعتقاد رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے نجومی پنڈت سے غیب کی خبریں دریافت کرنا کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھکر اسکو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسکو خبر ہوگئی کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشراک فی التصرف[2]

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مرادیں مانگنا۔ روزی اولاد مانگنا۔

اشراک فی العبادۃ[3]

کسی کو سجدہ کرنا کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا کسی کے نام کی منت ماننا کسی کی

[1] قال اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ۱۲ [2] قل من بیدہ ملکوت کل شیء وہو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون للہ قل فانی تسحرون ۱۲ [3] الا تعبدوا الا ایاہ

قبر یا مکان کا طواف کرنا خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا کسی کے روبرو جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا چوٹیں نکالنا تعزیہ علم وغیرہ رکھنا توپ پر بکرا چڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا کسی کی دہائی دینا کسی جگہ کا کعبے کا سا ادب و عظمت کرنا

اشراک فی العبادۃ[۱]

کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا بالی پہنانا کسی کے نام کا پیسہ بازو پر باندھنا یا گلے میں تاگا ڈالنا سہرا باندھنا چوٹی رکھنا بدھی پہنانا فقیر بنانا علی بخش حسین بخش وغیرہ نام رکھنا کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا لال کپڑا نہ پہننا بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا نجومی یا رمال یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے کچھ باتیں پوشیدہ پوچھنا شگون لینا کسی مہینے کو منحوس سمجھنا کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے جپنا کہنا کہ اللہ و رسول چاہیگا تو فلانا کام ہو جاویگا یا یہ کہیں کہ اوپر خدا نیچے تم کسی کے نام کی قسم کھانا کسی کو شہنشاہ یا خداوند خدایگان کہنا تصویر رکھنا خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کیلئے رکھنا اور اسکی تعظیم کرنا۔

بدعات القبور[۲]

قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرنا کثرت سے چراغ جلانا عورتوں کا وہاں جانا چادریں ڈالنا پختہ بنانا بزرگوں کے راضی کرنیکو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا قبروں کو بوسہ دینا یا طواف و سجدہ کرنا دین اور دنیا کے ضروری کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لئے سفر و اہتمام کرنا وہاں گانا بجانا اونچی اونچی قبریں بنانا انکو منقش بنانا کپڑا پھول ڈالنا اسکی طرف نماز پڑھنا اس پر عمارت بنانا پتھر لکھکر وہاں لگانا چادر شامیانہ نقارہ کھانا مٹھائی وغیرہ چڑھانا۔

بدعات الرسوم

تیجا چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھکر کرنا با وجود ضرورت کے عورت کے نکاح ثانی کو معیوب سمجھنا نکاح ختنہ بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت بھی نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں بجالانا خصوصاً ناچ رنگ وغیرہ مگر ناہولی دیوالی کی رسمیں کرنا مرد کا مسی مہندی شوخ کپڑے یا کثرت سے انگوٹھیاں چھلے پہننا

[۱] وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام نصیبا الآیۃ قولہ ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین ۱۲ منہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم لا تجعل قبری وثنا یعبد الحدیث مشکوٰۃ باب المساجد [۲] واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا الآیۃ ۱۲

سلام کی جگہ بندگی کورنش وغیرہ کہنا دیور جیٹھ پھوپھی زاد خالہ زاد بھائی کے روبرو بے محابا
عورت کا آنا گگرا دریا سے گاتے بجاتے لانا راگ باجا سننا بالخصوص اسکو عبادت سمجھنا نسب پر
فخر کرنا یا کسی بزرگ سے منسوب ہونیکو کافی سمجھنا جس کسی کے نسب میں کسر ہو اس پر طعن کرنا پیشے کو
ذلیل سمجھنا سلام کو بے ادبی سمجھنا یا خط میں بعد ادائے آداب عبودیت لکھنا کسی کی تعریف میں
مبالغہ کرنا شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں ہندوؤں کی رسمیں کرنا دولہا کو خلاف شرع
پوشاک پہنانا آتشبازی ٹٹیاں وغیرہ کا سامان کرنا فضول آرائش کرنا بہت سی روشنی مشعلیں
لے جانا دولہا کا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان جانا چوتھی کھیلنا مہر زیادہ مقرر کرنا کنگنا سہرا
باندھنا غمی میں چلاکر رونا منہ اور سینہ پیٹنا بیان کر کر رونا استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا برس
روز تک یا کم وبیش اس گھر میں اچار نہ پڑنا کوئی خوشی کی تقریب نہ ہونا مخصوص تاریخوں میں
پھر غم کا تازہ کرنا حد سے زیادہ زیب وزینت میں مشغول ہونا سادی وضع کو معیوب جاننا مکانمیں
تصویریں لگانا مرد کو لباس ریشمی استعمال کرنا خاصدان عطردان وغیرہ چاندی سونیکے استعمال
کرنا عورت کو بہت باریک کپڑا پہننا یا بجتا زیور پہننا کفار کی وضع اختیار کرنا میلوں میں جانا دھوتی
لہنگا پہننا لڑکوں کو زیور پہنانا ڈاڑھی منڈوانا یا کٹانا یا چڑھانا شیطان کی کھڈی یا چندیا کھلوانا
مونچھ بڑھانا ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہننا مردونکو عورتونکی عورتونکو مردونکی وضع اختیار کرنا محض
زیب وزینت کے لئے دیوار گیری چھت گیری لگانا سیاہ خضاب شگون ٹوٹکہ کرنا کسی چیز کو منحوس سمجھنا خدائی
رات کرنا بدن گودنا سفید بال نوچنا شہوت سے گلے لگنا یا ہاتھ ملانا کسم زعفران کا کپڑا مرد کو پہننا
شطرنج گنجیفہ وغیرہ کھیلنا خلاف شرع جھاڑ پھونک کرنا اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں بطور
نمونے کے چند امور کا بیان کردیا ہے اوروں کو اس پر قیاس کرلینا چاہیئے۔

بعض کبائر

شرک خدا سے کرنا خون ناحق کرنا ماں باپ کو ایذا دینا عورت سے زنا کرنا یتیموں کا مال کھانا کسی
عورت کو جھوٹ تہمت زنا کی لگانا دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا شراب پینا ظلم کرنا کسی کو پیچھے بدی
سے یاد کرنا کسی کے حق میں گمان بد کرنا اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا خدا سے خوف نہ کرنا خدا کی
رحمت سے ناامید ہونا کسی سے وعدہ کرکے وفا نہ کرنا ہمسایہ کی بہو بیٹی پر نظر بد کرنا کسی کی امانت میں

خیانت کرنا خدا کا کوئی فرض مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج ترک کرنا قرآن شریف پڑھکر بھلا نا سچی گواہی چھپانا جھوٹی گواہی دینا جھوٹ بولنا خصوصاً جھوٹی قسم کھانا جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی رہے خدا کے سوا اور کسی کے نام کی قسم کہانا سوائے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا جمعہ کی نماز ترک کرنا ہمیشہ نماز ترک کرنا مسلمانوں کو کافر کہنا کسی کا گلہ شکوہ کرنا چوری کرنا ظالمونکی خوشامد کرنا بیاج یا رشوت لینا یا جھوٹے مقدمے فیصل کرنا سود الیتے دیتے کم تولنا ہوکن جلاکر پیچھے زبردستی سے کم دینا لڑکوں سے بُرا کام کرنا حیض کی حالت میں اپنی بی بی سے صحبت کرنا اناج کی گرانی سے خوش ہونا کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا جانوروں سے جماع کرنا جوا کھیلنا کافروں کی رسمیں پسند کرنا نجومی کی باتوں کو سچا جاننا اپنی عبادت یا تقوی کا دعوی کرنا مُردے پر پیٹنا پکار کر رونا کھانے کو بُرا کہنا ناچ دیکھنا لوگونکے دکھانیکو عبادت کرنا نفس کے خوش کرنیکو راگ باجا سُننا کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا قدرت ہونے پر نصیحت ترک کرنا کسی سے مسخرگی کرکے بیحرمت کرنا کسی کا عیب ڈھونڈھنا وغیرہ۔

شعب[1] ایمانیہ

خدا پر ایمان لانا اس کے غیر کو حادث جاننا اسکے ملائکہ پر اور اسکی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور قیامت پر ایمان لانا حق تعالی سے محبت رکھنا اوروں سے محبت یا بغض اللہ ہی کیواسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا آپکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا اسی تعظیم میں داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا اعمال کو خالص اللہ ہی کیواسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق و اخلاص ہی میں داخل ہے خدا سے خوف رکھنا اور اسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا حیا کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا درحقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں اور متوسط رتبہ سو آیتیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبہ میں داخل ہے اور علم دین حاصل

---

[1] ان سب شعبوں کے فضائل اور متعلقات ضروریہ حسب ضرورت زمانہ حال ایک مستقل رسالہ فروع ایمان میں بیان ہوئے ہیں ضرور وہ دیکھنے کے قابل ہے خصوص نوجوانان نو تعلیم یافتہ کو اس کا دیکھنا بہت ضروری ہے ۱۲

کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہیں اور لغو سے دور
رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستوں سے تطہیر ہی میں داخل ہے اور ستر کو چھپائے رکھنا
اور فرض اور نفل نماز پڑھنا اور اسی طرح فرض زکوٰۃ نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور
سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنا سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض و نفل روزہ رکھنا اور
اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین
یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے
اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارہ انکو ادا کرنا نکاح کرکے پارسائی
حاصل کرنا اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو
تربیت کرنا اور ناتے داروں کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کا مالکوں کی اطاعت کرنا اور
انکو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کیساتھ حکومت پر قائم رہنا اور
جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکموں کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور
خوارج اور باغیوں سے قتال کرنا اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور
امر بالمعروف و نہی عن المنکر اسی میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور بشرط پاتے جا سکے
شرط کے اشاعت دین کرنا اور رابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا اسی میں داخل ہے اور امانت
کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادائے امانت میں داخل ہے اور قرض کسی حاجتمند کو دینا اور پڑوسی کیساتھ
احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا اور اپنا حق لینے میں سختی نہ کرنا حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا
حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ طور پر مال
کو برباد نہ کرنا انفاق فی الحق میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر
دینا اور لوگو نکو ضرر نہ پہنچانا اور لہو لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا۔

معاصی کے بعضے دنیوی نقصانات[1]

علم سے محروم رہنا۔ رزق کم ہو جانا۔ خدائے تعالیٰ سے وحشت ہونا آدمیوں سے وحشت ہونا

---

[1] ان نقصانات و منافع کا مرتب ہونا معاصی و طاعات پر بدلائل کتاب جزاء الاعمال میں مفصل بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ اور بھی نہایت مفید مضامین ہیں اس کا بھی ضرور مطالعہ کیجئے ۱۲

خصوص نیک آدمیوں سے اکثر کاموں میں دشواری پیش آنا قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہونا
دل اور بعض اوقات جسم میں کمزوری ہو جانا طاعت سے محروم رہنا عمر گھٹنا معاصی کا سلسلہ چلنا اور
توبہ کا کمزور ہو جانا چند روز میں معصیت کی بُرائی دل سے نکل جانا دشمنان خدا کا وارث بننا افعال
شنیعہ میں خدا کے تعالیٰ کے نزدیک خوار ہو جانا۔ دوسری مخلوق کو اس کا ضرر پہنچنا اور اس وجہ سے
ان کا اس پر لعنت کرنا عقل میں فتور ہو جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت
ہونا فرشتوں کی دعا سے محروم ہو جانا پیداوار وغیرہ میں کمی ہونا حیا و غیرت وغیرہ کا جاتا رہنا
اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل سے نکل جانا نعمتوں کا سلب ہونا۔ بلاؤں کا ہجوم ہونا مدح و شرف
کے القاب سلب ہو کر بجائے اسکے مذمت کے خطاب ملنا شیاطین کا مسلط ہو جانا قلب کا پریشان
رہنا مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا خدائے تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اسوجہ سے بے توبہ مرنا ۔

طاعت کے بعضے دنیوی منافع

رزق بڑھنا طرح طرح کی برکت ہونا تکلیف و پریشانی دور ہونا۔ مقاصد میں آسانی ہونا۔ زندگی بالطف
ہونا بارش ہونا ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا۔ اللہ تعالیٰ کا حامی و مددگار ہونا۔ فرشتوں کو حکم ہونا کہ اُنکے قلوب
کو قوی رکھو سچی عزت ملنا۔ مراتب بلند ہونا دلوں میں محبت پیدا ہو جانا قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا
مالی نقصان کا نعم البدل ملنا۔ روز بروز نعمت میں ترقی ہونا مال بڑھنا قلب میں راحت و اطمینان پیدا ہونا آئندہ
نسل میں یہ نفع پہنچنا۔ زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سُنانا۔ حاجات
میں مدد ملنا تردداتِ کا رفع ہو جانا حکومت باقی رہنا اللہ تعالیٰ کا غصہ فرو ہو جانا۔ عمر بڑھنا افلاس و فاقہ
سے بچنا تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

اعمال و عبادات

عمل[۱] وضو اچھی طرح کرو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو عمل[۲] ہر وقت وضو سے رہنے کی کوشش کرو عمل[۳] تازہ وضو
بہتر ہے اگرچہ پہلے سے وضو ہو عمل[۴] مذی سے غسل واجب نہیں پیشاب گاہ دھو کر وضو کرنا چاہیے عمل[۵]
وہم شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک یقیناً کوئی امر وضو توڑنے والا واقع نہ ہو عمل[۶] اونگھنے

سے وضو نہیں ٹوٹتا یا نماز کی ہیئت پر سو رہنے سے عمل پیشاب پاخانہ کیوقت قبلہ کیطرف منہ یا پشت مت کرو داہنے ہاتھ سے استنجا مت کرو عمل پیشاب سے احتیاط نہ کرنیسے عذاب قبر ہوتا ہے عمل سڑک پر سایہ میں پاخانہ مت پھرو عمل پاخانہ میں جاتے وقت انگوٹھی جس میں اللہ رسول کا نام لکھا ہو باہر اتار دو عمل میدان میں ایسی جگہ پاخانہ کو بیٹھو جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو اور دامن اسوقت اٹھاؤ جب زمین سے قریب ہو جاؤ عمل پیشاب ایسی جگہ کرو جہاں سے چھینٹ نہ اڑے اور کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو شاید اس میں سے کوئی موذی چیز نکل کر تکلیف پہنچاوے عمل پاخانہ پھرتے وقت پشت پر کوئی آڑ ہونا چاہیئے اگر اور کچھ نہ ہو تو ریت کا ڈھیر ہی لگالے عمل غسلخانہ میں پیشاب مت کرو اور پاخانہ تو اور بھی بیہودہ بات ہے عمل پاخانہ پھرتے وقت باتیں مت کرو عمل جب پاخانہ میں جانے لگو یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ جب نکل آؤ یہ پڑھو غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ عمل کلوخ کے بعد پانی سے بھی استنجا کرو عمل پیشاب کھڑے ہو کر مت کرو عمل حتی الامکان ہر نماز کیوقت مسواک کرو عمل جب سو کر اٹھو جبتک ہاتھ اچھی طرح نہ دھو لو پانی کے اندر نہ ڈالو عمل وضو میں ایڑی پر پانی پہنچانے کیلئے زیادہ اہتمام کرو عمل وضو میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو اور ڈاڑھی میں بھی خلال کرو عمل وضو میں اس طرح کے وہم مت کرو کہ خدا جانے پانی ناپاک تو نہیں فلاں عضو پر پانی پہنچا یا نہیں تین دفعہ دھو چکا ہوں یا نہیں عمل وضو میں پانی مت ضائع کرو عمل اگر انگوٹھی پہنے ہو اسکو ہلا لیا کرو عمل غسل اسطرح کرو پہلے دونوں ہاتھ پاک کر لو پھر جو نجاست بدن پر لگی ہو اسکو دور کرو پھر وضو کرو پھر تین بار سر دھوؤ پھر تمام بدن پر پانی ڈالو عمل غسل کے بعد پھر وضو کرنیکی ضرورت نہیں عمل

حالت جنابت میں اگر سونا یا کھانا کھانا چاہے یا بیوی کے پاس دوبارہ جانا چاہے بہتر ہے کہ استنجا اور وضو کرے لیکن اگر وضو نہ کیا تب بھی کوئی گناہ نہیں عمل جو پانی بہتا نہ ہو گو کتنا ہی زیادہ ہو بلا ضرورت اسمیں پیشاب نہ کرے عمل جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اسکے استعمال سے اندیشہ برص کی بیماری کا ہے عمل جمعہ کے روز غسل کرنا سنت ہے اور مُردے کو نہلا کر غسل کر لینا بہتر ہے۔

باب الصلوٰۃ

عمل نماز اچھے وقت پر پڑھو رکوع سجدہ اچھی طرح کرو خشوع و خضوع جسقدر ہو سکے بجا لاؤ عمل جب بچہ سات برس کا ہو جاوے اُسکو نماز کی تاکید کرو اور جب دس برس کا ہو جاوے تو مار کر پڑھواؤ عمل نماز خوب پابندی سے پڑھو عمل عشا سے پہلے سوؤ مت اور عشا کے بعد باتیں مت کرو جلدی سے سو رہو تاکہ تہجد یا صبح کی نماز خراب نہ ہو عمل عصر کا وقت بہت نازک ہے اسکو تنگ مت کرو سویرے نماز پڑھ لیا کرو عمل اگر اتفاق سے سو گیا یا بھول گیا اور نماز قضا ہو گئی تو جسوقت آنکھ کھلے یا یاد آوے فوراً قضا پڑھ لے اُسکو دوسرے وقت پر نہ ٹالے البتہ اگر مکروہ وقت ہو تو اسکو گذر جانے دے عمل اذان کے بعد لوگوں کو مت بلاؤ اذان بلانے ہی کیواسطے ہے البتہ سوتے ہوئے کو جگا دینا مضائقہ نہیں عمل بہتر یہ ہے کہ جو شخص اذان کہے اُسی کو تکبیر کہنے دیں اسکو ناراض کر کے دوسرا شخص تکبیر نہ کہنے لگے عمل سات برس تک اذان کہنے پر رہائی دوزخ کا وعدہ آیا ہے عمل اذان اور تکبیر کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے عمل نماز کیلئے دوڑ کر مت چلو سانس پھولنے سے سکون قلب نہ رہیگا عمل جتنی دور سے مسجد میں نماز پڑھنے آوگے اُسیقدر ثواب زیادہ ملیگا عمل جب مسجد میں جانے لگو داہنا پاؤں پہلے اندر رکھو اور یہ پہلے پڑھو اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اور جب نکلنے لگو بایاں پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ عمل مسجد میں جا کر بہتر ہے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے بشرطیکہ

[illegible]

... مسلم ۱۲ بحوالہ مذکورہ ... اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ۱۲ متفق علیہ بحوالہ مذکورہ ۱۲

ہ بحوالہ مذکورہ ۱۲ جیسے رأى النبى صلى الله عليه وسلم قال ما انا يقال له فلح اذا سجد فتح نقال يا فلح ترب وجهك ۱۲ ترمذی بحوالہ سابقہ ۱۲ ثم خرج عامدا الى المسجد فلا يشبكن

مکروہ وقت نہ ہو عمل مسجد میں شور وغل مت کرو کوئی بد بو دار چیز مثل حقہ تمباکو لہسن پیاز خام مولی کہا کر پیکر مت جاؤ وہاں تھوکنے کی احتیاط رکھو وہاں ریح مت نکالو فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے کوئی چیز وہاں بیچو نہیں خرید و نہیں اس میں خرافات اشعار مت پڑھو کسی کو مار پیٹ کی سزا مت دو شاید پیشاب وغیرہ خطا ہو جاوے دنیا کی باتیں مت کرو عمل ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اسکے نقش ونگار سے دل بارہ باٹ ہو جاوے عمل نماز کے روبرو کوئی آڑ ہونا ضروری ہے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی یا کوئی اونچی چیز رکھ لے اور اس چیز کو داہنے یا بائیں ابرو کے مقابل رکھے تاکہ مشابہت بت پرستوں کیساتھ نہ ہو جاوے عمل اگر امام ہو تو بہت ہلکی نماز پڑھاؤ کیونکہ مقتدی ہر قسم کے ہیں کسی کو تکلیف نہ ہو جسکی وجہ سے جماعت سے نفرت ہو جاوے عمل نماز میں رکوع و سجدے اور تمام ارکان اطمینان سے ادا کرو عمل نماز میں دامن سمیٹنا یا بال سنوارنا بری بات ہے عمل نماز میں ہاتھ کے سہارے سے مت اٹھو عمل فرض پڑھکر بہتر ہے اُس جگہ سے ہٹکر سنن ونوافل پڑھے عمل نماز میں ادھر اُدھر مت دیکھو اوپر نگاہ مت اٹھاؤ حتی الوسع جمائی کو روکو بار بار کنکر یا مٹی برابر مت کرو پھونک مت مارو نماز کیواسطے جاتے ہوئے بھی کوئی حرکت خلاف نماز مت کرو نگاہ سجدے کی جگہ رکھو عمل جماعت کیساتھ نماز پڑھو جماعت چھوڑنے پر بڑی وعید آئی ہے البتہ کوئی قوی عذر ہو تو جماعت معاف ہو جاتی ہے عمل جب بھوک کا بہت غلبہ ہو یا پیشاب پاخانہ کا باؤ ہو تو پہلے فراغت کر لو پھر نماز پڑھو عمل اگر امام ہو تو دعا میں سب مقتدیوں کو شریک کر لو یعنی سب کیلئے دعا کرو عمل جب مسجد میں اذان ہو جاوے وہاں سے ہرگز مت جاؤ البتہ اگر کسی مختصر ضرورت سے جاکر معاً پھر لوٹ آوے

مضائقہ نہیں عمل ۵۹ صف کو خوب سیدھی کرو اور خوب ملکر کھڑے ہو اور پہلے اول صف پوری کرو پھر دوسری پھر تیسری اور امام کے دونوں طرف برابر مقتدی ہونا چاہیئے عمل ۶۰ اگر اکثر مقتدی کسی وجہ معقول سے امام سے ناخوش ہوں اسکو امامت کرنا نہ چاہیئے عمل ۶۱ امامت میں بہانہ مت کرو کہ ہر شخص دوسرے پر ٹالے اور اپنی جان بچاوے یہ علامات قیامت سے ہے عمل ۶۲ اگر امام ہو تو مقتدیوں سے اونچی جگہ مت کھڑے ہو عمل ۶۳ امام سے پہلے رکوع سجدہ یا اور کوئی فعل مت کرو عمل ۶۴ اگر جماعت میں ایسے وقت آؤ کہ امام مثلاً سجدہ یا قعدہ میں ہو تو اس کے کھڑے ہونیکا انتظار مت کرو فوراً شریک ہو جاؤ عمل ۶۵ تہجد پڑھنے کی کوشش کرو اس کی بڑی فضیلت ہے عمل ۶۶ نوافل وظائف کی اتنی کثرت مت کرو جسکا نباہ نہ ہو سکے عمل ۶۷ جب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاؤ یا نیند زور کی آنے لگے تو ذرا آرام لیلو پھر نماز میں مشغول ہو عمل ۶۸ جب بستر پر سونے کیلئے لیٹو وضو کر لو اور اللہ اللہ کرتے سو جاؤ عمل ۶۹ گھر میں بھی کچھ نفلیں پڑھنے کا معمول رکھو عمل ۷۰ جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کرو عمل ۷۱ جمعہ میں نہا دھو کر کپڑے بدل کر خوشبو لگا کر سویرے جاؤ اور لوگوں کی گردن پر سے مت پھاندو کسی کو اٹھا کر اسکی جگہ مت بیٹھو زبردستی دو آدمیوں کے بیچ میں گھس کر مت بیٹھو خطبے میں باتیں مت کرو ایسی طرح مت بیٹھو کہ نیند آوے اگر نیند غالب ہو جگہ بدل ڈالو عمل ۷۲ جب سورج یا چاند کو گہن لگے اسوقت نماز پڑھو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو خیرات کرو استغفار کرو اگر غلام پاس ہو اسکو آزاد کرو عمل ۷۳ عیدگاہ میں ایک راستے سے جاؤ دوسرے سے آؤ عمل ۷۴ جس شخص کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو مستحب ہے کہ بقرعید کا چاند دیکھ کر خط و ناخن نہ بنوائے جبتک قربانی

[illegible]

بخاری ۷۳ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ ۱۲ ترمذی مشکوٰۃ باب صلوٰۃ العیدین ۷۴ من رأی ہلال ذی الحجۃ [illegible]

نہ کرے عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کرو تو اچھا ہے اس سے محبت بڑھتی ہے عمل تازہ بارش میں برکت ہوتی ہے اسکو اپنے بدن پر لینا بہتر ہے عمل استسقا کیلئے اگر نکلیں میلے کچیلے کپڑے ہوں عاجزی زاری کرتے ہوئے جاویں -

کتاب الجنائز

عمل جب آدمی مرنے لگے اس کے پاس بیٹھ کر بآواز بلند کلمہ توحید پڑھتے رہو عمل کفن نہ بالکل کم قیمت دو نہ بہت بیش قیمت متوسط درجے کا دو عمل اگر پرانی مصیبت یا صدمہ یاد آجاوے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط پڑھو جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا عمل رنج کی کیسی ہی خفیف بات ہو اسپر انا للہ پڑھو ثواب ملے گا عمل گاہ گاہ مقابر میں جایا کرو اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے خصوصاً والدین کی قبر پر جمعے کو جانا بہتر ہے -

کتاب الزکوٰۃ والصدقۃ

عمل زکوٰۃ پیشگی بھی دینا درست ہے عمل پہننے کے زیور اور گوٹے ٹھپے میں بھی زکوٰۃ ہے عمل زکوٰۃ حتی الامکان ایسے لوگوں کو دو جو مانگتے نہیں آبرو لئے گھر میں بیٹھے ہیں عمل تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہو دیدو عمل یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دیکر تمام حقوق سے سبکدوش ہوگئے مال میں اور بھی حقوق ہیں جو وقوع ضرورت کے وقت ادا کرنے پڑتے ہیں عمل عزیز و قریب کو صدقہ دینے سے دو ثواب ہیں ایک صدقہ دوسرا صلہ رحم عمل اگر پڑوسی غریب ہوں تو شوربا

بڑھا دیا کرو اور انکو بھی پہنچایا کرو عمل۹۰ سائل کو کچھ دے دیا کرو خواہ کتنا ہی قلیل ہو عمل۹۱ بی بی شوہر کے مال سے محتاج کو اتنا دے سکتی ہے جسمیں اگر شوہر کو اطلاع ہو تو اسکو ناگوار نہ ہو عمل۹۲ جو چیز کسی کو خیرات دو اور وہ اسکو فروخت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ تم اسکو اس سے مت خرید و شاید تمہاری رعایت کرے تو گویا ایک طرح کا صدقے کو واپس کرنا ہے ۔

کتاب الصوم

عمل۹۳ روزے میں فحش بات مت کرو شور و غل مت مچاؤ جو کوئی لڑے بھی کہدو کہ میاں ہمارا روزہ ہے ہمکو معاف کرو عمل۹۴ چاند دیکھکر اٹکل مت کرو کہ یہ فلاں دن کا ہے اس کے حساب سے آج فلاں تاریخ ہے جب لوگوں نے دیکھا ہو جب ہی سے حساب شروع ہو گا عمل۹۵ عورت نفلی روزہ بدون شوہر کی اجازت نہ رکھے جب کہ وہ گھر پر موجود ہو عمل۹۶ کبھی کبھی نفل روزہ رکھ لیا کرو عمل۹۷ اگر روزے میں کوئی دعوت کرے اس کا جی خوش کرنیکو اس کے گھر چلے جاؤ اور وہاں جاکر اس کیلئے دعا کرو اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا بھی کھالو عمل۹۸ جب رمضان شریف کے دس دن باقی رہجاویں تو عبادت میں کسی قدر زیادہ کوشش کرو ۔

باب تلاوت القرآن

عمل۹۹ اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر چھوڑو مت پڑھے جاؤ ایسے شخص کو دوہرا ثواب ملتا ہے عمل۱۰۰ سوتے وقت قل ہو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس پڑھکر دونوں ہاتھوں پر دم کرکے جہاں تک ہاتھ پہنچیں بدن پر پھیر کر سو رہا کرو تین بار اسی طرح کرو عمل۱۰۱ اگر قرآن پڑھا ہو اسکو ہمیشہ پڑھتے رہو ورنہ اسکو بھول جاؤگے اور سخت گنہگار ہوگے عمل۱۰۲ جب تک جی لگے قرآن پڑھو جب طبیعت الجھنے لگے موقوف کردو مگر یہ اس شخص کے لئے ہے جو تلاوت کا عادی

ہو ورنہ خلاف عادت کام کرنیسے ضرور طبیعت گھبراتی ہے اس کا خیال نہ کرے اور بے تکلف عادت ڈالے جب عادت ہو جاوے پھر اس کے لئے وہی حکم ہے جو اوپر گذرا عمل[۱] قرآنمجید اس طرح پڑھو کہ تمہارے لہجے سے معلوم ہو کہ یہ خدائے تعالےٰ سے ڈر رہا ہے بڑی خوش آوازی یہ ہے ۔

باب الدعاء والذکر والاستغفار

عمل[۱] دعا میں ان امور کا لحاظ رکھو خوب شوق و رغبت سے مانگو گناہ کی چیز مت مانگو اگر قبولیت میں دیر ہو تو تنگ ہو کر چھوڑو مت قبولیت کا یقین رکھو عمل[۱] غصے میں آکر اپنے مال اولاد جان وغیرہ کو مت کوسو کبھی قبولیت کی گھڑی ہو اور اسی طرح ہو جاوے عمل[۱] جب کہیں لیٹو بیٹھو دنیا کی باتیں کرو تو اسمیں کچھ اللہ و رسول کا ذکر درود شریف تھوڑا ہی سہی ضرور کیا کرو مجلس خالی نہ رہنے پاوے ورنہ وہ مجلس وبال ہے عمل[۱] اکثر اوقات عقد انامل سے شمار وظیفے کی رکھو تسبیح بھی جائز ہے عمل[۱] استغفار کی کثرت رکھو سب مشکلیں اس سے آسان ہونگی اور جہاں سے شان و گمان نہ ہوگا روزی ملیگی عمل[۱۰] اگر شامت نفس سے گناہ ہو جاوے تو یہ سمجھکر توبہ میں دیر مت لگاؤ کہ شاید ہماری توبہ قائم نہ رہے اور پھر گناہ ہو جاوے بلکہ فوراً توبہ صدق دل سے کرو اور اگر اتفاقاً توبہ ٹوٹ جاوے تو پھر توبہ کر لو عمل[۱۱] بعضی دعائیں خاص حالات و خاص اوقات کی مذکور ہوتی ہیں سوتے وقت یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى جاگتے وقت یہ پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ؂ صبح کو یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ اور شام کو یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ بی بی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا

الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا ۔ کفار پر بددعا کرنا ہو تو یہ پڑھو اللّٰھم منزل الکتاب سریع الحساب اللّٰھم اھزم الاحزاب اللّٰھم اھزمھم وزلزلھم ۔ کسی کے مہمان ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کیلیے یوں دعا کرو اللّٰھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم ۔ چاند دیکھکر یہ دعا پڑھو اللّٰھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللّٰہ ۔ کسی مصیبت زدہ کو دیکھکر یہ دعا پڑھو تمکو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے الحمد للّٰہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا ۔ جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس طرح کہو استودع اللّٰہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم ۔ کسی کو نکاح کی مبارکباد دو تو اس طرح کہو بارک اللّٰہ لک وبارک علیکما وجمع بینکما فی خیر ۔ جب کوئی مصیبت آوے یہ پڑھو یا حی یا قیوم برحمتک استغیث ۔

باب الحج والزیارۃ

عمل جس کو حج کرنا ہو جلدی جلد دینا چاہیئے خدا جانے کیا موانع پیش آجاویں ۔ عمل کافی خرچ لیکر حج کو جانا چاہیے ۔ عمل حج کرکے اگر استطاعت ہو مدینہ طیبہ جاکر روضۂ منورہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو ۔ عمل اگر اسقدر روپیہ پاس ہے کہ حج کر سکتے ہو مدینہ طیبہ نہیں جا سکتے تو حج ادا کرنا ہوگا پھر جب وسعت ہو مدینہ طیبہ چلے جاؤ یہ نہیں کہ حج بھی نہ کرو ۔ عمل حاجی جب تک اپنے گھر واپس نہ آئے اسکی دعا قبول ہوتی ہے اگر اس سے ملاقات ہو اسکو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اپنے لئے دعا و استغفار کراؤ ۔

یمین و نذر

عمل غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ جیسے بیٹے کی باپ کی یا اور کسی مخلص کی اور جس شخص کو ایسی عادت

[illegible]

پڑ گئی ہوا ور مُنہ سے نکل جاتا ہو تو فوراً کلمہ پڑھے عمل اِس طرح کبھی قسم مت کہاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں
تو بے ایمان ہو جاؤں اگر چہ سچی ہی ہو اور جھوٹ میں ایسی قسم تو اور بھی غضب ہے عمل اگر غصہ میں
ایسی قسم مُنہ سے نکل گئی جس کے پورا کرنے میں کوئی بات خلاف شرع لازم آتی ہے مثلاً یہ کہ باپ
سے نہ بولوں گا یا ماننا اُسکے ایسی قسم کو توڑ دو اور کفارہ دو اور یہ خیال نہ کرو کہ قسم توڑنے سے گناہ
ہوگا کیونکہ نہ توڑنے سے زیادہ گناہ ہوگا عمل کسی کا حق مارنے کیلئے ایر پھیر سے قسم مت کہاؤ صاحب
حق جو مطلب سمجھے گا اُسی پر قسم ہوگی عمل مصیبت میں پھنس کر منت ماننا اور روپے کبھی پھوٹی کوڑی
اللہ کے نام نہ دینا نہایت کنجوسی کی دلیل ہے اور گویا نعوذ باللہ اللہ میاں کو پھسلانا ہے شعر

زنہار ازاں قوم نباشی کہ فریبند ؛ حق را بسجودے و نبی را بدرودے ؛

معاملات و سیاسات

معاملہ سب سے بہتر کسب دستکاری ہے انبیاء علیہم السلام نے دستکاری کی ہے معاملہ زانیہ کی خرچی اور
جھوٹے تعویذ گنڈے اور فال کھلائی وغیرہ کا نذرانہ سب حرام ہے آجکل کے پیرزادے ان دونوں بلاؤں
میں مبتلا ہیں رنڈیوں سے خوب نذرانے لیتے ہیں اور خود واہی تباہی تعویذ گنڈے کرتے ہیں
فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں معاملہ مانگنے کا پیشہ سب سے بدتر اور ذلیل اور
گناہ ہے اس سے تو گھاس کھودنا لکڑی کاٹ کر بیچنا ہزار درجے بہتر ہے معاملہ اگر ایسی ہی سخت مصیبت
پڑ جاوے اور بدون مانگے کسی طرح بن ہی نہ پڑے تو ناچاری کی بات ہے اسمیں بھی بہتر یہ ہے کہ ایسے
لوگوں سے مانگے جو نیک بخت دیندار عالی ہمت بلند حوصلہ ذی استطاعت ہوں کہ پھر کسی قدر کم
ذلت ہے معاملہ اگر بدون حرص وطلب کہیں سے کچھ ملے اُسکے لینے میں کچھ مضائقہ نہیں اسمیں سے کھلائے

[illegible]

[illegible]

او لا سائل فجزه دنا لا فلا تتبعه نفسک ۱۲ متفق علیه ۱ مجدده فی المشکوة نعم نحوه مع شئی زائد فی جمع الفوائد تحت کتاب الزکوة فی بیان المسئلة

کھلائے اللہ واسطے بھی دے معاملہ جو چیز شرع میں حرام ہے اسمیں ایر پھیر کرکے حیلہ و تاویل مت کرو اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے معاملہ مفت خوری سے یہ بہتر ہے کہ عالی ہمتی سے کمائے اور دوسروں کی خدمت کرے البتہ جو لوگ خدمت دین میں مشغول ہیں کہ اگر طریق معیشت کو اختیار کریں وہ دینی کام برباد ہو جاوے ایسے لوگوں کو ترک اسباب جائز بلکہ بعض اوقات اولیٰ ہے انکی خدمت عام مسلمانوں کے ذمے ہے معاملہ جس چیز میں طبیعت صاف نہ ہو دل کھٹکتا ہو وہ چھوڑ دینے کے قابل ہے معاملہ جس پیشے میں ہر وقت نجاست کیساتھ تلوث رہتا ہو جیسے بھنگی کا کام کرنا پچھنے لگانا ایسے پیشے اور کمائی سے بچنا بہتر ہے معاملہ جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جاوے اسکو مت بیچو۔ معاملہ ہمارے زمانہ میں روپیہ پیسہ بڑے کام کی چیز ہے اس کی قدر کرنا چاہیئے اور وجہ حلال سے کمانے میں عار نہ کرے گو عرف میں نام دھرا جاوے معاملہ جس طریقے سے آدمی کی بسر ہوتی ہو بلا ضرورت شدیدہ اسکو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار نہ کرے معاملہ خرید و فروخت اور اپنے حق کے مطالبہ کے وقت نرمی برتے تنگ گیری اچھی نہیں معاملہ سودا بیچنے کے لئے بہت قسمیں مت کھاؤ اسمیں ایک آدھ جھوٹ بھی نکل جاتا ہے پھر برکت مٹ جاتی ہے معاملہ تجارت بہت عمدہ چیز ہے امانت و راستی اس کا جزو اعظم ہے اس سے دنیا میں اعتبار ہوتا ہے اور آخرت میں انبیاء و صدیقین و شہدا کی ہمراہی نصیب ہوتی ہے معاملہ معمول رکھو کہ منافع تجارت سے کچھ خیرات نکالتے رہا کرو بعض باتیں ناہموار تجارت میں ہو ہی جاتی ہیں خیر خیرات سے کسی قدر اس کے وبال میں تخفیف ہو جاتی ہے معاملہ اگر تمہارے سودے میں یا داموں میں کچھ عیب ہو ہرگز اسکو پوشیدہ مت کرو صاف کہدو اسکے چھپانے سے برکت مٹ جاتی ہے معاملہ سود کا لین دین تحریر گواہی کچھ مت کرو

سب پر لعنت آئی ہے مسئلہ معاملہ جو چیزیں ناپ تول کر بکتی ہیں اور وہ ایک طرح کی ہیں جیسے گیہوں سے
گیہوں اسکے مبادلہ میں دو باتیں ضرور ہیں ایک یہ کہ برابر سرابر ہو اگرچہ اعلیٰ ادنیٰ تفاوت ہو دوسرے
یہ کہ دست بدست ہو اگر ایک امر میں بھی خلاف ہوا تو سود ہو جاویگا اور اگر ناپ تول کر بکتی ہیں مگر
جنس الگ الگ جیسے گیہوں اور جو اسمیں برابر سرا ہونا ضرور نہیں مگر دست بدست ہونا ضرور ہے
اور اگر جنس تو ایک ہی مگر ناپ تولکر نہیں بکتی جیسے بکری تب بھی برابر سرابر ہونا ضرور نہیں مگر دست
بدست ہونا ضرور ہے اور اگر نہ جنس ایک ہے نہ ناپ تول کر بکتی ہے جیسے گھوڑا اور اونٹ اسوقت
نہ برابر سرابر ہونا ضرور ہے نہ دست بدست ہونا ضرور ہے یہ فقہ حنفی کے موافق سود کی تفصیل ہے **فرع**
آجکل جو زیور خریدا یا بنوایا جاتا ہے اسمیں اکثر بوجہ تفاوت نرخ کے برابر سرابر بھی نہیں لیا جاتا۔ اور
اکثر اُدھار بھی رہ جاتا ہے یہ بالکل سود ہے ایسی صورت میں جسطرف چاندی کم ہے اسمیں کچھ پیسے بھی
ملائے جاویں چاندی چاندی برابر ہو جاویگی زائد چاندی کے عوض میں پیسے ہو جاویں گے اور اُدھار
کی اگر ضرورت ہو تو صاحب معاملہ ہی سے جداگانہ قرض لیکر اس معاملہ کو طے کریں پھر اُس کا قرض
بعد میں ادا کر دیں **فرع** اکثر ایسا کرتے ہیں کہ روپیہ دیکر آٹھ آنے پیسے اب لیلئے اور آٹھ آنے ایک
گھنٹہ کے بعد لیلئے یہ بھی جائز نہیں اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو روپیہ امانتاً اسکے پاس رکھا دیں جب
اسکے پاس پورے پیسے آجاویں تب یہ معاملہ مبادلے کا کریں مسئلہ اگر تم خراب گیہوں کے عوض
میں اچھے گیہوں لینا چاہتے ہو اور دوسرا شخص برابر سرابر نہیں دیتا تو یوں کرو کہ اپنے گیہوں ایک روپیہ
کو مثلاً اسکے ہاتھ بیچڈالو پھر جتنے گیہوں وہ تمکو دے وہ اس روپے کے عوض میں جو اسکے ذمے تمہارا
قرض ہے اس سے خرید لو مسئلہ اگر چاندی یا سونے کا جڑاؤ زیور یا جس میں کوئی اور چیز ملی ہو چاندی
یا سونے کے بدلے میں یعنی چاندی کا زیور چاندی کے بدلے اور سونے کا زیور سونے کے
بدلے اور سونے کا زیور سونے کے بدلے خریدنا یا بیچنا ہو تو یہ مبادلہ اسوقت ہے جب زیور میں

چاندی یا سونا یقیناً کم ہو اور داموں کی چاندی یا سونا زائد ہو اگر برابر یا زائد ہونے کا گمان
ہو تو درست نہیں **معاملہ** اگر کوئی شخص تمہارا مقروض ہو اور اسی حالت میں وہ تمکو ہدیہ دے یا دعوت
کرے اگر پہلے سے یہ راہ و رسم باہمی جاری نہ ہو تو ہرگز مت قبول کرو اسی سے رہن کی آمدنی کا حال
معلوم کرو کیونکہ راہن تمہارا قرضدار ہے اور قرض کے دباؤ میں تمکو انتفاع کی اجازت دیتا ہے تو وہ
کس طرح حلال ہوگا **معاملہ** بعض لوگ کوئی چیز خاص ایک معین مقدار روپیہ سے خرید کرتے ہیں
اور جب قیمت نہیں بن پڑتی تو اس چیز کو اسی بائع کے ہاتھ کچھ کم قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں سو چونکہ بائع
کو اس بیچت کا کوئی حق نہیں اسلئے یہ داخل سود ہو کر ممنوع ہو گیا البتہ اگر ایسی ضرورت پیش آوے
تو اسکی تدبیر یہ ہے کہ اصل بائع تھوڑی دیر کیلئے مشتری کو بقدر قیمت قرار داد سابق روپیہ بطور قرض
دیدے اور مشتری اس روپے کو اصل قیمت میں ادا کرے اس کے بعد وہ چیز کم قیمت میں بائع
کے ہاتھ بیچ ڈالے اور جو باقی رہے وہ اس کے ذمے قرض رہیگا مثلاً دس روپے کو تم نے
ایک گھڑی خریدی اور جب روپے کا بندوبست نہ ہو سکا تو اسی بائع کے ہاتھ قرض کردو کہ آٹھ
روپے کو بیچ ڈالی یہ معاملہ سود اور ناجائز ہے ضرورت پڑے تو یوں کرو کہ دس روپے بائع سے
قرض لیکر پہلے گھڑی کی قیمت ادا کردو اب وہ گھڑی اس کے ہاتھ جتنی کو چاہو بیچو جتنے کو بائع
نے خریدا اتنا قرض تو ابھی ادا ہو گیا اور باقی تمہارے ذمے رہا **معاملہ** جبتک پھل کام میں آنے کے
لائق نہ ہو اس کا خریدنا بیچنا ممنوع ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ پھل رہے یا جاتا رہے **معاملہ** صرف
بیچک آنے پر مال مت فروخت کرو جبتک تمہارے قبضہ میں نہ آجاوے اور جب بائع کے
قبضے میں آجاوے تو بیچک دیکھ کر مشتری کو خرید کرنا درست ہے مگر جب مال کو دیکھے
اس وقت اختیار رہے خواہ معاملہ رکھے یا انکار کر دے **معاملہ** بنجارہ کچھ غلہ لایا

اسکو شہر میں آنے دو اسوقت خرید کرو شہر سے باہر ہی باہر جا کر معاملہ کر لینا اچھا نہیں اس میں
کبھی تو اسکو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ شہر میں اس نرخ کو فروخت نہ ہوگا اور شہر والونکا بھی اس میں
نقصان ہے کہ سب اس کے محتاج ہوگئے جتنے کو چاہے فروخت کرے اور ایک آدمی اگر سودا
بکتا ہوا اور ابھی بائع نے اسکو نامنظور نہیں کیا بلکہ منظوری کا احتمال غالب ہے تو تم جا کر اسکے سودے کو
خراب کر کے خود مت لینے لگو البتہ جب وہ صاف انکار کر دے اسوقت خریدنے میں مضائقہ نہیں
اس سے معلوم ہوا کہ نیلام میں کسی کی بولی پر بولی بولنا کچھ ڈر نہیں کیونکہ خود بائع نے ابھی اُس
بولی کو منظور نہیں کیا کسی کو دھوکہ دینے کو چیز کے دام مت بڑھاؤ کہ دوسرا آدمی اور زیادہ
بولی بولدے اور وہ چیز اس کے گلے پڑ جائے اور کوئی دیہاتی اپنی چیز شہر میں فروخت کرنے
آوے سو خواہ مخواہ خیر خواہی جتلاؤ تو اس کو بیچنے سے مت روکو کہ میاں ہمارے پاس رکھ جاؤ ہم
موقع پر گراں قیمت سے بیچدیں گے بلکہ اسکو بیچنے دو شہر والونکو کسی قدر کفایت سے ملجاویگی البتہ
اگر اسکا صریح نقصان ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں اگر گائے بکری بیچنا ہو خریدار کو دھوکہ دینے کی غرض
سے ایسا مت کرو کہ کئی وقت دودھ نہ نکالو تاکہ تھن کو دودھ سے بھرا دیکھ کر خریدار دھوکہ میں
آجاوے اور زیادہ دام کو خرید کر پیچھے پچھتاوے معاملہ خود رو گھاس بیچنا درست نہیں اگرچہ
تمہاری مملوک زمین میں کھڑی ہو اسی طرح پانی معاملہ کوئی ایسی کارروائی مت کرو جس سے
خریدار کو دھوکہ ہو معاملہ اگر کوئی مصیبت زدہ اپنی ضرورت کو کوئی چیز بیچتا ہو تو اسکو صاحب
ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور اس چیز کے دام مت گراؤ یا تو اس کی اعانت کرو یا مناسب
قیمت سے اسکو خرید لو معاملہ جو چیز تمہارے ملک و قبضے میں نہ ہو اس کا معاملہ کسی سے مت
ٹھیراؤ اس امید پر کہ ہم بازار سے خرید کر اسکو دیدیں گے معاملہ رہن میں یہ شرط ٹھیرانا کہ اگر
اتنی مدت تک زر رہن ادا نہ ہو تو اسی کو بیع سمجھا جاوے باطل ہے اور مدت گذرنے پر بیع نہ
ہوگی معاملہ ناپ تول میں دغا بازی مت کرو معاملہ اگر کوئی چیز بطور بدنی کے خریدی اور فصل پر

بائع سے وہ چیز میں نہ بن پڑی تو جتنا روپیہ اسکو دیا تھا واپس لیلو نہ زیادہ روپیہ لینا درست ہے
اور نہ اس روپے کے بدلے اور کوئی چیز خریدنا درست ہے البتہ اپنا روپیہ لیکر پھر اس سے جو
چاہو خرید لو معاملہ[۳۴] غلہ ارزاں خرید کر گراں بیچنا درست ہے مگر جب مخلوق کو تکلیف ہونے لگے اسوقت
زیادہ گرانی کا انتظار کرنا حرام اور موجب لعنت ہے معاملہ[۳۵] حاکم کو اختیار نہیں ہے کہ زبردستی
نرخ مقرر کرے البتہ تاجروں کو فہمائش اور صلاح دینا مناسب ہے معاملہ[۳۶] اگر تمہارا دین دار غریب
ہو اسکو پریشان مت کرو بلکہ مہلت دو یا جز و یا کل معاف کردو واللہ تعالیٰ تم کو قیامت کی سختی سے
نجات دیگا معاملہ[۳۷] کسی کے دین دار ہو تو خراب چیز سے اس کا حق مت ادا کرو بلکہ اس کی ہمت
رکھو کہ اسکے حق سے بہتر اسکو ادا کیا جاوے مگر معاملے کیوقت یہ معاہدہ جائز نہیں معاملہ[۳۸] اگر تمہارے
پاس دینے کیواسطے ہے اسوقت ٹالنا بڑا ظلم ہے معاملہ[۳۹] اگر تمہارا مدیون تمکو دوسرے سے دلوا دے اور
اور اس سے تمکو وصول ہونیکی بھی امید ہو تو خواہ مخواہ ضد میں آکر اُسی کو دق مت کئے جاؤ بلکہ
اس حوالے کو منظور کرلو معاملہ[۴۰] حتی الامکان کسی کا مدیون مت ہوا اور اگر بضرورت مدیون ہونا پڑے
تو اسکے ادا کی فکر رکھو بے پرواہی مت برتو اور اگر دائن تمکو کچھ کہے سنے صبر کرو اس کا حق ہے معاملہ[۴۱]
اگر تم کو وسعت ہو تو کسی مدیون کی طرف سے اس کا دین ادا کر دیا کرو معاملہ[۴۲] سودا جھکتا
تول کر دیا کرو معاملہ[۴۳] جب کسی کا قرض ادا کیا کرو تو ادا کرنے کے ساتھ اسکو دعا بھی دیا کرو
اور اس کا شکریہ ادا کرو معاملہ[۴۴] شرکت میں دونوں ساجھیوں کو امانت دیانت سے
رہنا چاہئے ورنہ پھر برکت سلب ہونے لگتی ہے معاملہ[۴۵] امانت میں ہرگز خیانت مت کرو

[illegible]

معاملہ جو مال ظلم سے دباؤ سے کسی کی وجاہت کے لحاظ سے کسی کی شرماشرمی سے وصول ہو وہ
حلال نہیں ایسے چندہ جمع کرنیوالو ذرا اسکو اچھی طرح غور کرلیجیو حلال وہی مال ہے جو بالکل طیب خاطر
سے دیا جاوے معاملہ ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چیز والے کو پریشان مت کرو خصوصاً جبکہ
یہ نیت ہو اگر معلوم ہوگیا تو ہنسی ہے ورنہ خرد برد کر لیں گے اور جو ہنسی میں اٹھائی تو جلدی واپس
کر دو معاملہ پڑوسی کی رعایت کرو خفیف باتوں میں اس سے مزاحمت مت کرو مثلاً تمہاری
دیوار میں میخ گاڑنے لگے اور تمہارا کوئی نقصان بھی نہ ہو تو اجازت دیدو معاملہ اگر کوئی گھر یا زمین
بے میل ہونیکی وجہ سے فروخت کرو تو مصلحت یہ ہے کہ جلدی سے اس کا دوسرا مکان یا زمین
خرید لو ورنہ روپیہ رہنا مشکل ہے یوں ہی اڑ جائیگا معاملہ جس درخت کے سایہ میں آدمیوں کو
جانوروں کو آرام ملتا ہو اور وہ تمہاری ملک میں بھی نہیں ہے تو اسکو مت کاٹو جانوروں کو
تکلیف ہوگی اس سے عذاب ہوتا ہے معاملہ بکریاں چرانا پیغمبروں کا طریقہ ہے معاملہ مزدور سے
کام لیکر اس کی مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو اس مقدمہ میں سرکار عالی مدعی ہونگے
معاملہ عہد کرکے خلاف مت کرو خصوصاً جبکہ اسمیں اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ ہو (یعنی اللہ و نذر تعالیٰ) اس مقدمہ
میں بھی سرکار عالی مدعی ہونگے معاملہ اکثر ایام قحط میں بعض لوگ اپنی اولاد کو یا بعضے ظالم
دوسرونکے بچوں کو پکڑ لیتے ہیں انکا بیچنا یا خرید کر غلام سمجھنا سب حرام ہے اس مقدمہ میں بھی
سرکار عالی مدعی ہونگے معاملہ جو جھاڑ پھونک شرع کے موافق ہو اسپر کچھ نذرانہ لینا جائز ہے معاملہ
اگر کھانا پکانیکے لئے کسی کو آگ دیدے تو ایسا ثواب ہے جیسا کہ وہ کھانا دیدیا جو اس آگ سے پکا ہے اسیطرح
نمک دینے کا ثواب ہے معاملہ جہاں پانی بکثرت میسر ہو وہاں کسی کو پلا دینے غلام آزاد کرنیکے برابر ثواب

[illegible]

ہے اور جہاں بکثرت میسر نہیں وہاں پلانیسے ایسا ثواب ہے جیسا کہ کسی مُردے کو زندہ کر دیا ۵۸ معاملہ
اگر کسی کو کوئی چیز کہکر دے کہ تمکو عمر بھر کیلئے دیتے ہیں بعد تمہارے مرنیکے واپس کرلیں گے وہ شئے
بھہ وجہ اسکی ملک ہو جاتی ہے بعد موت کے اُسکے ورثہ کو ملیگی تو اس امید باطل پر اپنے مال کو
خراب و برباد مت کرو پھر حسرت ہوگی اپنے ہی پاس رہنے دو ۵۹ معاملہ اگر ایک بیٹے کو کوئی چیز دو تو
دوسرے کو بھی ویسی ہی دو نا انصافی بڑی بات ہے ۶۰ معاملہ ہدیہ ایسے شخص کا قبول کرو جو بدلے کا
طالب نہ ہو ورنہ باہمی رنج کی نوبت آویگی لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اسکو کچھہ بدلہ مل جاوے
اور اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اسکی ثنا و صفت ہی کرو اور لوگوں کے روبرو اسکے احسان کو ظاہر
کرو اور ثنا و صفت کیلئے اتنا کہدینا کافی ہے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اور جب محسن کا شکر ادا نہ کیا تو
خدائے تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ ہوگا اور جس طرح ملی ہوئی چیز کا مٹانا برا ہے اسی طرح نہ ملی ہوئی پر
شیخی بگھارنا کہ ہمارے پاس اتنا اتنا آیا یہ بھی برا ہے ۶۱ معاملہ باہم تحفہ تحائف کی رسم جاری رکھو
اس سے دلونکی صفائی ہوتی ہے محبت بڑھتی ہے اور یہ نہ خیال کرو کہ تھوڑی چیز ہے کیا بھیجیں
جو کچھہ ہو بے تکلف دو ۶۲ معاملہ جو کوئی تمہاری خاطرداری کو خوشبو تیل یا تکیہ پیش کرے کہ خوشبو سونگھ
لو یا تیل لگالو دودھ پی لو تکیہ کمر سے لگالو تو قبول کرلو انکار و عذر مت کرو کیونکہ ان چیزوں میں کوئی
لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا جس چیز کا بدلہ تم سے نہیں اٹھ سکتا اور دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے ۶۳ معاملہ نیا
پھل اول جب تمہارے پاس آوے اسکو آنکھوں اور لبوں سے لگالو اور یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ كَمَا
اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ پھر کوئی بچہ پاس ہو اسکو دیدو ۶۴ معاملہ اگر تمہارے پاس کسی کا قرضہ
یا کسی کی امانت یا کوئی حق ہو تو اس کی یاد داشت بطور وصیت کے لکھکر اپنے پاس رکھو۔

باب النکاح

معاملہ اگر حاجت واستطاعت ہو تو نکاح کرنا افضل ہے اور اگر حاجت ہے مگر استطاعت نہ ہو تو روزہ کی کثرت سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے معاملہ نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا لحاظ رکھو مال وجمال حسب نسب کے پیچھے زیادہ مت پڑو معاملہ اگر سفر سے گھر آنا ہو تو دفعۃً گھر میں مت چلے جاؤ اسقدر توقف کرو کہ بی بی کنگھی چوٹی سے اپنے کو سنوار لے کیونکہ شوہر کی عدم موجودگی میں میلی کچیلی رہتی ہے کبھی اس حالت میں دیکھکر اس سے نفرت نہ ہو جائے معاملہ پیغام نکاح بھیجے تو زیادہ تر قابل لحاظ اس شخص کی نیک وضعی اور دینداری ہے دولت حشمت عالی خاندانی کے اہتمام میں رہ جانے سے خرابی ہی خرابی ہے معاملہ اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ اور کسی مرد میں باہم تعشق ہو جاوے تو بہتر ہے کہ انکا نکاح کر دیا جاوے معاملہ اس نکاح میں زیادہ برکت ہوتی ہے جس میں خرچ کم پڑے اور مہر بھی ہلکا ہو معاملہ اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کے حالات اپنے خاوند سے بیان کرتی ہیں یہ بہت بڑی بات ہے اگر اس کا دل آگیا تو پھر روتی پھریں گی معاملہ ایک کپڑے میں دو مردوں کا اسیطرح ایک کپڑے میں دو عورتوں کا لیٹنا نامناسب اور بے غیرتی ہے اور جس طرح مرد کو دوسرے مرد کا ستر دیکھنا گناہ ہے اسی طرح عورت کو دوسری عورت کا بدن ناف سے گھٹنے تک دیکھنا گناہ ہے اکثر عورتیں اس کی احتیاط نہیں رکھتیں معاملہ اگر کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جاوے تو فوراً نگاہ اُدھر سے پھیر لو اور اگر اس کا خیال کچھ دل میں رہے تو اپنی بی بی سے فراغت کرلینا چاہیے اس سے وسوسہ رفع ہو جاتا ہے معاملہ اگر کسی عورت سے نکاح کرنیکا ارادہ ہو تو اگر بن پڑے تو اس کو

فلیفعل ... فلیواقعها فان ذلک یرد ما فی نفسه ۱۲ مشکوٰۃ بحوالہ سابقہ مسلم شریف اذا خطب احدکم المرأة فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوه الی نکا

ایک نگاہ دیکھ لو تاکہ کبھی بعد نکاح کے اسکی صورت سے نفرت نہ ہو معاملہ بغیر ضرورت شدید
پیشاب پاخانہ یا مجامعت کے برہنہ مت ہو فرشتوں سے اور اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا چاہیے معاملہ
تنہائی میں غیر عورت کے پاس بیٹھنا زہر قاتل ہے اور سخت گناہ ہے اسی طرح اسکے ساتھ سفر
کرنا بھی ممنوع ہے آجکل پیروں اور رشتہ داروں سے اس کی بالکل احتیاط نہیں ہے غیر عورت
اسکو کہتے ہیں جس سے نکاح کبھی عمر بھر میں حلال ہو سکے معاملہ بلا ضرورت عورت کے لئے
منع ہے کہ غیر مرد کو دیکھے اکثر عورتوں کو جھانکنے تاکنے کی عادت ہوتی ہے یہ بڑی واہیات بات
ہے معاملہ اولاد کا حق ہے کہ اسکا نام اچھا رکھو علم و لیاقت سکھلاؤ جب جوان ہو جاوے نکاح کر دو ورنہ
اگر اس سے کوئی گناہ ہو گیا تو اس کا وبال تمہاری گردن پر ہوگا اکثر لوگ لڑکیوں کو بٹھلا
رکھتے ہیں بڑی بے احتیاطی ہے معاملہ اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج چکا ہے اور
قرینہ سے کچھ رضامندی معلوم ہوتی ہے جبتک اسکو جواب نہ ملجاوے یا وہ خود چھوڑ نہ بیٹھے
تم پیغام مت دو معاملہ اگر کوئی شخص اپنا دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس عورت کو یا اسکے
ورثہ کو مناسب نہیں کہ شوہر سے شرط ٹھیرائیں کہ پہلی منکوحہ کو طلاق دیدے جب نکاح کیا
جاوے گا اپنی تقدیر پر قانع رہنا چاہیے معاملہ نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب
ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے معاملہ رضاع میں بڑی احتیاط درکار ہے بدون تحقیق علاقہ رضاع
عورت روبرو مرد کے نہ جاوے اور جہاں شبہ و شک شرکت رضاع کا بھی ہو نکاح نہ کرے معاملہ
میاں بی بی کے باہمی معاملات خلوت کا دوست احباب سے یا ساتھیوں سہیلیوں سے
ذکر کرنا خدا تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے اکثر دولہا دلہن اسکی پروا نہیں کرتے معاملہ ولیمہ مستحب ہے مگر اسمیں

[illegible]

تکلف وتفاخر نہ کرے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی کا ولیمہ دو سیر جو سے کیا
حضرت صفیہؓ کے ولیمہ میں خرما اور پنیر اور گھی کا مالیدہ تھا اور سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینب
کا تھا کہ ایک بکری ذبح ہوئی اور گوشت روٹی لوگوں کو پیٹ بھر کر کھلائی گئی معاملہ اگر کئی بیبیاں ہوں
سب کو برابر رکھے معاملہ بی بی کی کج خلقی پر صبر کرو اس سے عداوت مت کرو اگر ایک بات
ناپسند ہوگی دوسری بات پسند آجاویگی بے ضرورت اسکو مت مارو اور ضرورت ہو تب بھی زیادہ مت
مارو اور منہ پر ہرگز مت مارو آخر رات کو اسی سے پیار اخلاص کرتے شرم آویگی اس کا دل بہلانے
رہو گالی گلوچ مت کرو روٹھ کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ خفگی ہو دوسری چارپائی پر سو رہو
جب دیکھو کسی طرح نباہ نہیں ہوتا آزاد کر دو معاملہ عورت کو چاہیے کہ خاوند کی اطاعت کرے
اس کو خوش رکھے اُس کے حکم کو ٹالے نہیں خصوصاً جب وہ ہمبستری کیلئے بلاوے اسکی وسعت
سے زیادہ اس سے نان ونفقہ وغیرہ طلب نہ کرے اس کے روبرو زبان درازی نہ کرے بلا
اجازت اُسکے نوافل نہ پڑھے نہ نفل روزہ رکھے اسکا مال بدون اسکی رضا کے کسی کو نہ دے نہ خود
ضرورت سے زیادہ اٹھاوے بلا اجازت گھر میں کسی کو نہ آنے دے بلا سخت مجبوری کے اپنے
منہ سے طلاق نہ مانگے معاملہ بی بی کو بھڑکا کر میاں سے لڑا دینا یا نفرت ڈالدینا نہایت گناہ ہے معاملہ اگر
معمولی طور پر کوئی شخص اپنی بی بی کو مارے اسکی وجہ غیر لوگوں کو دریافت کرنا خلاف تہذیب ہے شاید وہ بات
بتلانیکی نہ ہو مثلاً اُسنے ہمبستری سے انکار کیا اور اُسپر مارا ہو تو وہ کیا بتلائیگا معاملہ بلا ضرورت طلاق مت دو
معاملہ حیض میں طلاق مت دو کہ شاید بلا ضرورت بوجہ نفرت طبعی کے بسبب حیض کے دی ہو معاملہ حلالہ کی

شرط ٹھیرانا نہایت بےغیرتی کی بات ہے ۹۴ معاملہ قرائن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کر لینا یا جو اولاد اس سے ہو اسکی صورت
شباہت دیکھکر کہدینا کہ یہ میری نہیں ہے بہت گناہ ہے ۹۵ معاملہ اگر عورت بدچلن ہو اور اُس کا انتظام نہ کرسکے
تو اسکو طلاق دیدینا چاہیئے لیکن اگر اُس سے محبت ہو اور ڈرتا ہو کہ بعد طلاق کے بھی میں
اس سے مبتلا ہو جاؤں گا تو نہ چھوڑے مگر حتی الوسع انتظام وانسداد کرتا رہے ۹۶ معاملہ اگر اپنی آنکھ
سے عورت کو زنا کراتے دیکھ لیا تو اس کے مار ڈالنے سے خدا کے نزدیک گنہگار نہ ہوگا گو حاکم دنیا
بوجہ عدم ثبوت شرعی کے اس سے قصاص لے ۹۷ معاملہ خواہ مخواہ بلا قرینہ بی بی پر بدگمانی کرنا جہالت
اور تکبر ہے اور قرائن ہوتے ہوئے چشم پوشی کرنا بےغیرتی و دیوثی ہے ۹۸ معاملہ اگر نکاح کے بارے میں
کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیرخواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تمکو معلوم ہو ظاہر
کردو یہ غیبت حرام نہیں ہے اسی طرح جس جگہ تمکو خاص کسی برائی کا کرنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی کی خیرخواہی
کی ضرورت سے اُسکا عیب بیان کرنا پڑے شرعاً اسکی اجازت ہے بلکہ بعض جگہ واجب ہے ۹۹ معاملہ اگر
خاوند باوجود مقدرت کے بوجہ بخل کے بی بی کو بقدر کفایت خرچ نہ دیتا ہو تو بی بی چھپا کر لے
سکتی ہے مگر حاجت سے زیادہ فضول خرچی کرنے کو لینا جائز نہیں ہے ۱۰۰ معاملہ اللہ تعالیٰ اگر مال دے
تو اول حج پس بعدہ درویش ۱۰۱ معاملہ ریاست اگر کوئی کافر تمکو زخمی کرے یا کوئی عضو قطع کرے جب تم
بدلہ لینے لگو فوراً کلمہ پڑھ لے پھر یہ سمجھ کر کہ اُس نے جان بچانیکو کلمہ پڑھ لیا ہے ہرگز مت قتل کرو اس سے
اسلام کے حلم اور رحم اور حق پرستی کا اندازہ کرنا چاہیئے ۱۰۲ معاملہ کافر رعایا سے بلا قصور کسی کو قتل کرنا سخت
گناہ ہے بہشت سے دور کر دیتا ہے ۱۰۳ معاملہ خودکشی کرنیکی سخت ممانعت ہے کسی طرح ہو ۱۰۴ معاملہ مساجد میں سزا
جاری نہ کیجاوے شاید بول و براز خطا ہو جاوے ۱۰۵ معاملہ کسی مسلمان کسی کافر ذمی کو قتل کر ڈالے وہ اسکے مقابلہ میں

قتل کیا جائیگا مسئلہ اگر لشکر اسلام میں ادنی درجہ کا آدمی بھی لشکر کفار کو امان دیدے تمام ادنی اعلی مسلمانوں پر لازم ہو جاویگا اس کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتے البتہ اگر لڑنا ہی مصلحت ہو تو کفار کو جدید اطلاع دیجاوے کہ ہم اپنے معاہدہ کو واپس لیتے ہیں مسئلہ اگر کئی آدمی ملکر ایک آدمی کو قتل کریں تو سب قتل کئے جاویں گے اور سب گنہگار ہونگے مسئلہ جو شخص فن طب میں مہارت نہ رکھتا ہو اور اسکی علاج بدتدبیری سے کوئی مرجاوے تو اُس سے خون بہا لیا جاویگا مسئلہ اپنی جان و مال و دین و آبرو کی حفاظت کے لئے لڑنا درست ہے اور خود مارا گیا شہید ہوگا اگر مقابل مارا گیا اُس شخص پر کوئی الزام نہیں مسئلہ لہو لعب کے طور پر کنکریاں اُچھالنا غلہ چلانا ممنوع ہے مبادا کسی کا دانت آنکھ ٹوٹ پھوٹ جاوے مسئلہ اگر مجمع میں کوئی دھار والی چیز لیکر گذرنیکا اتفاق ہو تو دھار کی جانب چھپا لینا چاہیئے کسی کے لگ نہ جاوے مسئلہ دھار والی چیز سے کسی کیطرف اشارہ کرنا گو ہنسی ہی میں ہو ممنوع ہے شاید ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جاوے مسئلہ ایسی وحشیانہ سزا جسکی برداشت نہ ہو سکے جیسے دھوپ میں کھڑا کرکے تیل چھوڑنا ہنٹروں سے بیدرد ہو کر بیحد مارنا نہایت گناہ ہے مسئلہ تلوار چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو یا تو بند کرکے دو یا زمین پر رکھدو دوسرا شخص اپنے ہاتھ سے اُٹھا لے مسئلہ کسی آدمی یا جانور کو آگ سے جلانا جائز نہیں مسئلہ واجب القتل کو ہاتھ پاؤں کاٹکر چھوڑنا کہ تڑپ تڑپ کر مرجاوے درست نہیں مسئلہ پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لانا کہ انکے ماں باپ بیقرار ہوں درست نہیں مسئلہ جس کے جانے سے لوگوں کو ضرر پہنچتا

[illegible]

ہے اور وہ باز نہیں آتا وہ گردن زدنی کے لائق ہے معاملہ جو مجرم زنا اقراری ہو حتی الامکان اسکو ٹال دینا
چاہئے جب وہ برابر اپنے اقرار پر جما رہے اور چار بار اقرار کرلے اسوقت سزا جاری کیجاوے معاملہ
اگر ایسا اقراری مجرم اثنائے سزا میں اپنے اقرار کو واپس لے چھوڑ دینا چاہیئے معاملہ اگر حاملہ
عورت پر جرم زنا ثابت ہو جبتک بچہ نہ جن لے اور اگر کوئی دوسری دودھ پلانے والی نہ
ہو تو جبتک دودھ نہ چھوٹ جاوے اسوقت تک سنگسار نہ ہوگی معاملہ سزا پانیکے بعد مجرم کو طعن
وتشنیع وتحقیر کرنا بہت برا ہے معاملہ جو زانی مستحق تازیانہ ہو اور بوجہ مرض کے سزا دینے میں
مرجانے کا احتمال ہو تو صحت تک سزا موقوف رکھی جاوے معاملہ سزائیں دو قسم کی ہیں ایک معین
دوسری مفوض بہ رائے حاکم اول کو حد دوسری کو تعزیر کہتے ہیں حدود میں شریف رذیل وجیہ
سب برابر ہیں اس میں کسی کی رعایت نہیں تعزیر میں شریف وجیہ آدمی سے چشم پوشی مناسب
ہے اور صرف فہمائش کافی ہے معاملہ جھوٹے مقدمہ کی یا جس کا سچا جھوٹا ہونا معلوم نہ ہو اس مقدمہ
کی پیروی یا کسی قسم کی اعانت کرنا ممنوع ہے معاملہ شراب کا استعمال دوا میں بھی ممنوع ہے
معاملہ چونکہ نشہ والی چیزوں کی خاصیت ہے کہ تھوڑی سے زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے اس کے
تھوڑے استعمال سے بھی ممانعت کی گئی ہے معاملہ جو شخص خود حکومت کی درخواست کرے وہ قابل
حکومت نہیں وہ خود غرض ہے جو اس سے بھاگتا ہو وہ زیادہ عدل کرے گا اس کو حکومت دینا
سزاوار ہے معاملہ سلطان کی اہانت کی اجازت نہیں معاملہ حکام کو بھی حکم ہے کہ رعایا سے
نرم برتاؤ کریں سختی نہ کریں معاملہ حکام کے پاس جاکر انکی خوشامد سے انکی ہاں میں ہاں ملانا ان کو
ظلم کے طریقے بتلانا اس میں اعانت کرنا سخت مذموم ہے معاملہ حق کہدینے میں حکام

سنی ولست منہم ولن یرد وا علی الحوض ۱۲ ترمذی مشکوۃ باب الامارۃ صفحہ ۳۱۶ افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر ۱۲ ترمذی مشکوۃ
بحوالہ مذکورہ صفحہ ۳۲۳

سے مت دبو معاملہ حکام کو مناسب نہیں کہ رعایا کے عیوب و جرائم کا بلا قصور تجسس کریں کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود معاملہ بلا ضرورت کسی کو گھور کر دیکھنا جس سے وہ ڈر جائے جائز نہیں معاملہ حکام اگر ظلم کرنے لگیں تو انکو برا مت کہو سمجھ جاؤ کہ ہم سے حاکم حقیقی کی نافرمانی ہوئی ہے یہ اس کی سزا ہے اپنی حالت درست کرو اللہ تعالیٰ حکام کے قلوب کو نرم کر دیں گے معاملہ حاکم کو ایسی جگہ بیٹھنا جہاں نہ حاجتمند جا سکے نہ کسی ذریعہ سے اپنی فریاد وہاں پہنچا سکے جائز نہیں معاملہ غصہ کی حالت میں حواس درست نہیں رہتے اسوقت مقدمہ فیصل نہ کرنا چاہیے معاملہ رشوت لینے کی سخت ممانعت ہے گو ہدیہ کے طور پر ہو معاملہ جھوٹا دعوی جھوٹی گواہی جھوٹی قسم جھوٹا انکار کسی کے حق کا یہ سب گناہ ہے معاملہ اپنا حق ثابت کرنے کیلئے کوشش کرنا کوئی بری بات نہیں بلکہ اسمیں کاہلی کی راہ سے بیٹھ رہنا کم ہمتی قرار دیگئی ہے اور باوجود کوشش کرنیکے ناکامی ہو اسکا زیادہ غم کرنا بھی برا ہے سمجھ لے کہ حاکم حقیقی کو یہی منظور تھا معاملہ قوی شبہے میں حوالات کر دینے کی اجازت ہے معاملہ سواری اور نشانہ بازی کی مشق کا حکم ہے معاملہ گھوڑے کی دم اور ایال اور پیشانی کے بال مت کاٹو دم کے بال سے مکھی اڑاتا ہے ایال سے اسکو گرمی پہنچتی ہے پیشانی کے بالوں میں برکت ہے ۔

سفر

معاملہ راہ میں سواری کے جانور کو کہیں کہیں گھاس چرنے چھوڑ دیا کرو اور اگر خشکی کا زمانہ ہو اور گھاس نہ ہو تو راہ میں حرج مت کرو جلدی منزل پر پہنچکر اسکے کھانے پینے کا انتظام کرو اور جہاں ٹھیرنا ہو سڑک کو چھوڑ کر ٹھیرو معاملہ جہانتک ممکن ہو سفر تنہا مت کرو معاملہ جب کام ہو چکے

جلدی اپنے ٹھکانے آجاؤ خواہ مخواہ سفر میں بے آرام مت رہو ۱۴۶ معاملہ شب کے سفر میں منزل جلدی کٹتی ہے ۱۴۷ معاملہ سفر میں مصلحت یہ ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں شاید باہم تکرار یا اختلاف ہو جاوے تو فیصلہ آسان ہو ۱۴۸ معاملہ سالار قافلہ کو چاہیئے تمام مجمع کا خیال رکھے کوئی چھوٹ تو نہیں گیا ہے کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے ۱۴۹ معاملہ قافلہ جب منزل پر اُترے تو متفرق نہ اُترے سب قریب ملکر ٹھیریں اگر کسی پر آفت آوے تو دوسرے مدد کر سکیں ۱۵۰ معاملہ اگر بوجہ قلت سواریوں کے ہمراہیوں میں باری مقرر ہو تو سب کو انصاف کی رعایت ضروری ہے اپنے کو ترجیح نہ دے قاعدہ مقررہ کے موافق سب کو عملدرآمد ضرور ہے گو سردار ہی کیوں نہ ہو ۱۵۱ معاملہ اگر چلتے چلتے کوئی بات چیت کرنے کے لئے زیادہ ٹھیرنا ہو تو سواری سے اتر جانا چاہئے اس پر بیٹھے بیٹھے گھنٹوں باتیں نہ کرتے رہیں اسمیں جانور کو تکلیف ہوتی ہے سواری قطع مسافت کے لئے موضوع ہے ۱۵۲ معاملہ جب منزل پر پہنچو دوسرا کام پیچھے کرو پہلے جانور پر سے اسباب زین وغیرہ اُتار دو ۱۵۳ معاملہ اگر اللہ تعالیٰ فراغت کی سواری دے تو پیادہ چلنے والوں کو اس پر سوار کر دو یہ نہیں کہ اُنکے پاؤں میں تو چھالے پڑ جاویں اور تم نام آوری کے لئے اسکو کوتل لیچلو ۱۵۴ معاملہ جب مقابلہ غنیم کیلئے سفر کرنا ہو حتی الامکان اس کے پوشیدہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے لیکن اگر اظہار میں مصلحت ہو تو اظہار کر دینا چاہیئے ۱۵۵ معاملہ جو لوگ لڑنے کے قابل نہیں یا انکو لڑنا منظور نہیں جیسے بچہ عورت بڈھا مزدور خدمتگار عالم درویش کفار کا ان کو مقاتلہ میں قتل کرنا منع ہے ۱۵۶ معاملہ دشمن کو امن دیکر بدعہدی کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے

[illegible]

مسئلہ ایلچی کو کبھی قتل نہ کرنا چاہئے مسئلہ اخفائے واردات جرم ہے مسئلہ جو شخص کافر رعایا پر ظلم کرے یا اُس کے حقوق میں کمی کرے یا اسکو بے موقع تکلیف دے یا اسکی ناراضی سے اسکی چیز لیجاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں اس پر دعویٰ فرمائیں گے مسئلہ اگر جانور ذبح کرنا ہو تو چھری خوب تیز کرو اسکو ترسا کر مت مارو گلا گھونٹنے میں جانور کو کس درجہ اذیت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو حرام فرمایا ہے مسئلہ کتا ایذا پہنچانیوالا جانور ہے غریب پردیسی کی کیسی ٹانگ لیتا ہے اور اس میں ایک خصلت ایسی بُری ہے کہ قومی ہمدردی نہیں اپنے جنس کو دیکھکر کسقدر ناراض ہوتا ہے اسوجہ سے بلاضرورت اس کا پالنا ممنوع قرار دیا گیا ہے مسئلہ جانوروں کو باہم لڑانا جیسے مرغوں بکروں کو لڑاتے ہیں ممنوع کیا گیا مسئلہ اکثر اوقات شکار میں مشغول رہنا آدمی کو بیکار اور بدعقل کر دیتا ہے اپنے ضروری کاموں سے جاتا رہتا ہے

آداب معاشرت و خورد و نوش

ادب اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اسکو غوطہ دیکر پھینکدو پھر اگر دل چاہے تو کھانا کھاؤ کیونکہ اسکے ایک بازو میں بیماری اور دوسری میں شفا ہے وہ زہریلے بازو کو اول ڈالتی ہے دوسرے بازو کے ڈالنے سے اسکا اثر رک ہو جاویگا ادب بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اُس برتن میں کھانیکی چیز کئی قسم کی ہے مثلاً کئی طرح کا پھل میوہ شیرینی اس وقت جو مرغوب ہو جس طرف سے چاہو اٹھا لو ادب جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلی سے کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو اور برتن

میں اگر سالن ہو چکے تو اسکو بھی صاف کر لیا کرو اس سے برکت ہوتی ہے ادب اگر ہاتھ سے
لقمہ چھوٹ کر گر جاوے اسکو اٹھا کر صاف کر کے کہا لو تکبر مت کرو یہ سرکاری نعمت ہے
ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی ادب کہانا تواضع کیساتھ بیٹھکر کہاؤ متکبروں کی طرح تکیہ لگا کر مت کہاؤ
ادب اگر کہانا کم ہے اور آدمی زیادہ ہیں سب آدھوں آدھ پیٹ کہا لو یہ نہیں کہ ایک
سیر ہو کر کہا لے دوسرا پیٹ پیٹتا پھرے ادب کھجور، انگور، مٹھائی وغیرہ ایک قسم
کی چیزیں اگر کئی آدمی کہاویں تو ہر شخص ایک ایک دانہ اٹھاوے اور دو دو ایک دم سے
بے تمیزی اور حرص کی دلیل ہے ادب پیاز لہسن خام یا اور کوئی بدبودار چیز کہا کر مجمع میں نہ
جاؤ لوگوں کو تکلیف ہوگی ادب جنس روزانہ ناپ تول کر لیا کرو زنان ہند کی طرح مت اٹکاؤ
کہ آٹھ دن کی جنس چار ہی دن میں تمام ہو جاوے لیکن بچے ہوئے کو مت ناپو تولو اسمیں
بے برکتی ہوتی ہے ادب اب کہانے سے فارغ ہو کر اپنے رزاق کا شکریہ بجالاؤ اسیطرح پانی
پینے کے بعد ادب کہانیکے قبل بھی اور بعد بھی ہاتھ دھو کلی کرو ادب بہت جلتا کہانا
مت کہاؤ اس سے نقصان ہوتا ہے ادب مہمان کی خاطر داشت و مدارات کرو ایک روز
کسی قدر تکلف کا کہانا کہلاؤ دو تین دن تک اس کا حق مہمان ہے مہمان کو بھی زیبا نہیں کہ
میزبان کے گھر جم ہی جاوے کہ تنگ آجاوے ادب کہانا سب ملکر کہاؤ اس میں برکت ہوتی
ہے ادب جب کہانا کہا چکو تو پہلے دسترخوان اٹھوا دو اور خود اس کو چھوڑ کر اٹھنا خلاف
ادب ہے اور اگر اپنے ساتھی سے پہلے کہا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو تھوڑا تھوڑا کہاتے رہو یہیں

[illegible]

تمہارے اُٹھنے سے وہ بھوکا نہ اُٹھ کھڑا ہو اور اگر کسی وجہ سے اُٹھنا ہی ضرور ہے تو اس سے عذر کر دو ادب[۱۷] مہمان کو گھر کے دروازہ تک پہنچانا سنت ہے ادب[۱۸] پانی ایک سانس میں مت پیو تین سانس میں پیو سانس لینے کیوقت برتن منہ سے جدا کر لو اور پانی بسم اللہ کہکر پیو اور پی کر الحمد للہ کہو ادب[۱۹] مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو اسیطرح جو برتن ایسا ہو جس سے دفعۃً زیادہ پانی آجانے کا احتمال ہے یا یہ اندیشہ ہے کہ اس میں سے کوئی سانپ بچھو نہ آجاوے ادب[۲۰] بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو ادب[۲۱] چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے ادب[۲۲] پانی پیکر اگر دوسرونکو بھی دینا ہو تو داہنے والے کو پہلے دو وہ اپنے داہنے والیکو اسی طرح دور ختم ہو جانا چاہیے ادب[۲۳] کنارہ ٹوٹے برتن سے ٹوٹن کی طرف سے پانی مت پیو ادب[۲۴] شام کیوقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو اور شب کو بسم اللہ کہکے دروازے بند کر لو اور بسم اللہ کہکے برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغ سوتے وقت گل کر دو ادب[۲۵] کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لیجاؤ تو ڈھانک کر لیجاؤ ادب[۲۶] سوتے وقت آگ کھلی مت چھوڑو بجھادو یا اچھی طرح دبادو۔

پوشش و زینت

ادب[۲۷] مردوں کو ٹخنوں سے نیچا کرتا یا پاجامہ یا لنگی پہننا ممنوع ہے اسیطرح حریر یا زری کا کپڑا پہننا ممنوع ہے البتہ چار انگشت چوڑی گوٹ بیل وغیرہ جائز ہے اس سے زیادہ ممنوع ہے۔۔۔ ادب[۲۸] ایک جوتی پہن کر مت چلو سر سے پاؤں تک ایک کپڑے کے اندر اسطرح مت لپیٹ جاؤ کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں تکلف ہو جس طرح بعضے موسم سردی میں گاتی

[illegible]

[illegible]

عن الذہب الا مقطعا ۱۲ نسائی جمیع الفوائد ج ۲ ص ۲۰۳ عـ۲۸ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل الرجل بشمالہ او یمشی فی نعل واحدۃ و ان یشتمل الصماء او یحتبی فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ ۱۲ مسلم کتاب و صفحہ مذکور ۱۲

میں لپٹ جاتے ہیں ایسی وضع سے کپڑا مت پہنو کہ اُٹھتے بیٹھتے ستر کھلجاوے ادب ۲۸ کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو مثلاً داہنی آستین پہلے پہنو علیٰ ہذا ادب ۲۹ کپڑا پہن کر اپنے مولا کا اسطرح شکریہ ادا کرنیسے بہت سے گناہونکی مغفرت ہوتی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ادب ۳۰ امیرونکے پاس زیادہ بیٹھنے سے دنیا کی ہوس بڑھتی ہے عمدہ پوشاک کی فکر ہوتی ہے بہتر یہ ہے کہ جبتک کپڑے میں پیوند نہ لگ جاوے اسکو پرانا نہ سمجھے ادب ۳۱ کپڑے میں نہ اسقدر زینت و اہتمام کرے کہ انگشت نما ہونے لگے کہ ریا و تکبر ہے اور نہ بالکل بدحیثیت میلا گندا رہے کہ نعمت کی ناشکری ہے کہ سادگی کیساتھ توسط رکھے ادب ۳۲ اپنی وضع چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع و پوشش سے ایسی نفرت ہونی چاہیے جیساکہ مردکو انگیا لہنگے کے پہننے سے جوکہ عورتونکی وضع ہے ادب ۳۳ عورت کو باریک کپڑا پہننا گویا ننگا پھرنا ہے ادب ۳۴ اگر تانا ریشم اور بانا سوت کا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ادب ۳۵ مرد کو سونے کی انگشتری پہننا حرام ہے البتہ چاندی کی انگشتری کا مضائقہ نہیں مگر ساڑھے چار ماشہ سے کم ہونا چاہیے ادب ۳۶ بجتا زیور جیسے گھونگرو وغیرہ پہننا ممنوع ہے ادب ۳۷ جوتے کئی کئی جوڑے رکھا کرو اسمیں بہت مصلحتیں ہیں داہنے پاؤں میں اول پہنو اور اُتارتے میں پہلے بائیں سے اُتارو ادب ۳۸ جوتا پہننے میں اگر ہاتھ سے کام لینا پڑے مثلاً تنگ ہے یا تسمہ وغیرہ باندھنا ہے تو کھڑے ہوکر مت پہنو ادب ۳۹ جہاں جوتا چوری جانے کا ڈر ہو تو اُٹھا کر اپنے پاس رکھو ادب ۴۰ یہ چیزیں فطرت سلیمہ کا مقتضا ہیں ختنہ کرنا زیر ناف کے بال لینا لبیں کترنا ناخن کٹانا بغل کے بال لینا اور چالیس روز سے زیادہ بال

[illegible]

وناخن کو چھوڑنے کی اجازت نہیں ادب سفید بالوں میں خضاب کرنا مستحب ہے مگر سیاہ خضاب سے ممانعت آئی ہے ادب مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس اور شکل وصورت بنانا حرام ہے ادب کسی کے بال ملا کر اپنے بال بڑھانا اور بدن گودنا حرام اور موجب لعنت ہے ادب کسم اور زعفران کا رنگا کپڑا پہننا مرد کیلئے ممنوع ہے ادب ڈاڑھی کٹانا جب مٹھی سے زائد نہ ہو ممنوع ہے البتہ اگر ایک آدھ بال بڑھا ہوا ہو اسکو برابر کر دیں مضائقہ نہیں ادب اگر سر پر بال ہوں تو انکو دھوتے رہو کنگھی کرتے رہو تیل لگایا کرو اسیطرح ڈاڑھی کو مگر ہر وقت کنگھی چوٹی میں رہنا واہیات بات ہے ادب اگر بال سفید ہونا شروع ہو جاویں تو ان کو اکھاڑ کر نکالو مت ادب لڑکوں کا سر منڈا دینا بال رکھنے سے بہتر ہے ادب عورت کیلئے بہتر ہے کہ ہاتھوں کو مہندی لگائے اور کچھ نہیں تو ناخن ہی کو لگالے ادب سرمہ سوتے وقت تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگایا کرو ادب گھر کو صاف رکھو بلکہ گھر کے روبرو بھی خس وخاشاک جمع مت کرو ادب کبھی کبھی عطر مل لیا کرو ادب تصویر گھر میں مت رکھو ادب چوسر گنجیفہ شطرنج وغیرہ کھیلنا کبوتر اڑانا راگ باجے میں مشغول رہنا سب ممنوع ہے۔

طب

ادب دوادارو کرنے کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے ادب مریض کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو ادب حرام چیز کو دوا میں استعمال مت کرو ادب خلاف شرع تعویذ گنڈا

[illegible]

ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو ادب۵ نظر بد اگر لگ جاوے جسکی نظر لگنے کا احتمال ہو اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانوں اور استنجے کا موضع دھلوا کر پانی جمع کرکے اس شخص کے سر پر ڈالدو جسکو نظر لگی ہے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جاویگی ادب۶ ادب۷ حتی الامکان معدہ کی اصلاح و حفاظت کا اہتمام کرو تمام بدن درست رہتا ہے اور اگر معدہ میں بگاڑ ہو تمام بدن میں بیماری ہو جاتی ہے ادب۸ جن بیماریوں سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے جو شخص ان امراض میں مبتلا ہو اسکے لئے بہتر یہ ہے کہ لوگوں سے علیحدہ رہے تاکہ انکو تکلیف و ایذا نہ پہنچے ادب۹ بد شگونی وغیرہ کا ماننا ایک قسم کا شرک ہے ادب۱۰ نجوم و رمل اور جفر اور کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

خواب

ادب۱ اگر وحشت ناک خواب نظر آوے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور جس کروٹ پر لیٹے ہو اسکو بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ ہوگا ادب۲ اگر خواب کہنا ہو ایسے شخص سے کہو جو عاقل یا دوست ہو تاکہ بری تعبیر نہ دے کیونکہ اکثر تعبیر کموافق واقع ہو جاتا ہے ادب۳ جھوٹا خواب کبھی مت بناؤ بڑا سخت گناہ ہے۔

سلام

ادب۱ باہم سلام کیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے ادب۲ سلام میں جان پہچان والے کی تخصیص مت کرو جو مسلمان ملجاوے اسکو سلام کرو ادب۳ سوار کو چاہئے کہ پیادے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو اور کم عمر زیادہ عمر والے کو ادب۴

سلام ۱۲ ترمذی مشکوٰۃ

جو شخص ابتداءً بالسلام کرتا ہے اسکو ثواب زیادہ ملتا ہے ادب اگر کئی شخصوں میں سے ایک شخص
سلام کرے سبکی طرف سے کافی ہے اسیطرح کئی شخصوں میں ایک شخص جواب دے بس ہے۔

استیذان

ادب اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بدون اطلاع واجازت کے اس کے مکان میں مت جاؤ اگرچہ وہ
مکان مردانہ ہو اور تین بار پکارنے سے اجازت نہ ملے تو واپس چلے آؤ اسی طرح اپنے گھر کے اندر
بے بلائے مت جاؤ شاید کوئی بے پردہ ہو البتہ اگر کوئی شخص مجلس عام میں بیٹھا ہے
اس کے پاس جانے کیلئے اجازت لینے کی حاجت نہیں ادب اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے
کہ کون تو یوں مت کہو کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتلاؤ کہ زید ہے مثلاً

مصافحہ و معانقہ و قیام

ادب مصافحہ کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں ادب محبت سے معانقہ
کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں البتہ بشہوت حرام ہے ادب کسی بزرگ یا معزز آدمی کے آنے کے
وقت تعظیماً کھڑا ہونا مضائقہ نہیں مگر اس کے بیٹھنے سے بیٹھ جانا چاہئے یہ کفار کی مشابہت ہے
کہ سردار بیٹھا رہے اور سب حشم و خدم دست بستہ کھڑے رہیں یہ تکبر کا شعبہ ہے البتہ جہاں زیادہ
بے تکلفی ہو کہ بار بار اٹھنے سے ان بزرگ کو تکلیف ہوتی ہو تو نہ اٹھے ۔

بیٹھنا لیٹنا چلنا

ادب ٹانگ پر ٹانگ رکھکر اسطرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے البتہ اگر بدن نہ کھلے
تو مضائقہ نہیں ادب بن ٹھن کر اتراتے ہوئے مت چلو ادب چارزانو بیٹھنا اگر براہ تکبر نہ ہو

تو مضائقہ نہیں ادبؔ الٹے مت لیٹو ادبؔ ایسی چھت پر مت سوؤ جسمیں آڑ نہ ہو شاید لڑھک کر گر پڑو ادبؔ کچھ دھوپ میں کچھ سایہ میں مت بیٹھو ادبؔ عورت اگر بضرورت باہر نکلے تو سڑک کے کنارے کنارے چلے بیچ میں نہ چلے۔

آداب مجلس

ادبؔ بے ضرورت لب سڑک مت بیٹھو اور اگر بضرورت سر راہ بیٹھنا ہو تو ان امور کا لحاظ رکھنا نامحرم کو مت دیکھو کسی راہ چلنے والے کو تکلیف مت دو نہ اسکا راستہ تنگ کرو جو شخص سلام کرے اس کا جواب دو نیک بات بتلاتے رہو بری بات سے منع کرتے رہو اگر کسی پر ظلم ہوتا دیکھو اٹھکر مدد کرو کوئی راہ بھول گیا ہو اسکو راہ بتلا دو اگر کسی کو سوار ہونے میں یا اسباب لادنے میں معین کی ضرورت ہو اس کی مدد کرو ادبؔ کسی کو اسکی جگہ سے اٹھا کر خود اسکی جگہ مت بیٹھو ادبؔ جو شخص اپنی جگہ سے اٹھکر چلا جاوے اور جلدی واپس آکر بیٹھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ جگہ اسی کا حق ہے دوسرے شخص کو وہاں نہ بیٹھنا چاہئے ادبؔ صدر مجلس کو مناسب ہے کہ اگر کسی ضرورت سے مجلس سے اٹھنا ہو اور پھر آکر بیٹھنا منظور ہو تو اٹھتے وقت کوئی چیز رومال عمامہ وغیرہ وہاں چھوڑ دے تاکہ حاضرین کو معلوم ہو جاوے ادبؔ جو دو شخص قصداً مجلس میں ایک جگہ بیٹھے ہوں انکے درمیان میں بلا انکی اجازت کے مت بیٹھو۔ ادبؔ جو شخص تم سے ملنے آوے تم کو چاہیے کہ ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ گو مجلس میں گنجائش ہو اس میں اس کا اکرام ہے ادبؔ محض ترفع کی نیت سے بلا ضرورت مجلس میں ممتاز جگہ

[illegible]

مت بیٹھو ادب ۹۱ جب مجلس میں جاؤ جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ یہ نہیں کہ تمام حلقہ کو پھاندکر ممتاز جگہ پہنچو ادب ۹۲ چھینکنا راحت بخش چیز ہے بعد چھینکنے کے الحمد للہ کہے سُننے والا یرحمک اللہ کہے پھر چھینکنے والا اسکو کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ادب ۹۳ جب کسی کو کثرت سے چھینک آنا شروع ہوں پھر یرحمک اللہ کہنا ضرور نہیں ادب ۹۴ جب چھینک آوے تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لے اور پست آواز سے چھینک لے ادب ۹۵ جمائی کو حتی الامکان روکنا چاہیے اور اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لینا چاہیے ادب ۹۶ بہت زور سے مت ہنسو ادب ۹۷ مجلس میں ناک بھوں چڑھا کر مت بیٹھو حاضرین سے ہنستے بولتے رہو ایسے ملے جلے رہو جس قسم کی باتیں ہوں انمیں شریک رہو بشرطیکہ خلاف شرع کوئی بات نہو ۔

آداب متفرقہ

ادب ۹۸ مسلمان کے مسلمان پر یہ حقوق ہیں جب ملے سلام کرو پکارے تو جواب دو دعوت کرے تو قبول کرو اور چھینکے تو یرحمک اللہ کہو جبکہ اس نے الحمد للہ کہا ہو بیمار ہو جاوے تو عیادت کرو مر جاوے تو اس کے جنازہ کے ہمراہ جاؤ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اس کیلئے پسند کرو ادب ۹۹ اپنے گھر جاکر گھر والوں کو سلام کرو ادب ۱۰۰ کوئی کسی کا سلام لاوے تو جواب میں یوں کہو علیک وعلیہ السلام ادب خط لکھکر اسپر مٹی چھوڑ دیا کرو لکھتے لکھتے اگر کچھ مضمون سوچنے لگو قلم کان میں رکھ لیا کرو اس سے مضمون خوب یاد آتا ہے ادب اپنے چھوٹے بچوں سے پیار و محبت کرنیمیں بھی ثواب ہے ادب دوسرے شخص کے کپڑے ہاتھ مت پونچھو البتہ اگر اسکو ناگوار نہ ہو تو مضائقہ نہیں مثلاً وہ تمہارا ہی

صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل یدہ و بثوب من لم یکسہ ۱۲ متفق علیہ جمع الفوائد باب آداب مجالس ...

دیا ہو اگر ایسی ہی رہا ہے ایسی صورت میں غالباً اس کو ناگوار نہ ہو گا ادب مجلس میں کسی طرف پاؤں مت پھیلاؤ ادب جس سے ملو کشادہ روئی سے ملو بلکہ تبسم مناسب ہے تاکہ وہ خوش ہو جاوے ادب سب سے اچھا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے ادب نہ ایسا نام رکھو جس سے فخر و دعویٰ پایا جاوے نہ ایسا جسکے برے معنے ہوں ادب بندہ حسن بندہ حسین وغیرہ نام مت رکھو ادب زمانہ کو برا مت کہو کیونکہ زمانہ تو کچھ نہیں کرسکتا وہ بات نعوذ باللہ اللہ کی طرف پہنچتی ہے ادب افواہی باتوں کی حکایت کرتے وقت اکثر کہا جاتا ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں اور سننے والا اس کو معتبر خبر جانتا ہے اس لئے کہنے سے ممانعت آئی ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں غرض بلا سند بات نہ کہے ادب یوں نہ کہو کہ اگر خدا چاہے اور فلانا شخص چاہے یا یہ کہ اوپر خدا نیچے تم بلکہ یوں کہو کہ اگر خدا چاہے پھر فلانا چاہے ادب فساق و فجار کیلئے زیادہ تعظیمی الفاظ مت کہو ادب برا شعر کہنا تو برا ہے مباح اشعار میں بھی اسقدر مشغولی بری ہے جس سے دنیائی ضروریات میں حرج ہونے لگے اور اسی کی دھن ہو جاوے ادب باتیں بہت تکلف سے چبا چبا کر مت کرو نہ کلام میں زیادہ مبالغہ کرو ادب اپنے وعظ پر خود عمل نہ کرنے کا بڑا وبال ہے ادب کلام میں توسط کا لحاظ رکھے نہ اس قدر طول کرے کہ لوگ گھبرا جاویں نہ اسقدر اختصار کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آوے ادب جس طرح عورت کو احتیاط ضروری ہے کہ غیر مرد کے کان میں اس کی آواز نہ پڑے اسی طرح مرد کو احتیاط واجب ہے کہ خوش آوازی سے غیر عورتوں کی روبرو اشعار وغیرہ پڑھنے سے اجتناب رکھے کیونکہ عورتیں رقیق القلب

ہوتی ہیں اُن کی خرابی کا اندیشہ ہے ادب ۱۱۹ گانے بجانے کا شغل قلب کو خراب کر دیتا ہے
کیونکہ نفوس میں خبث غالب ہے اور گانے بجانے سے کیفیت موجودہ کو حرکت و قوت
ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ مقدمہ حرام کا حرام ہے۔

حفظ لسان

ادب ۱۲۰ مزن بے تامل بگفتار دم ۔ نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم : بعض اوقات سرسری طور پر ایسی بات منہ سے
نکل جاتی ہے کہ جہنم میں لیجاتی ہے جب سوچ کے بولوگے اس آفت سے محفوظ رہوگے ادب ۱۲۱ گالیاں دینا
فاسقوں کا کام ہے ادب ۱۲۲ کسیکو فاسق کافر ملعون خدا کا دشمن بے ایمان مت کہو اگر وہ شخص ایسا نہ ہوگا تو یہ سب چیزیں لوٹ کر کہنے والے
پر پڑینگی اسیطرح یہ کہنا کہ خدا اسپر خدا کی مار خدا کی پھٹکار خدا کا غضب پڑے یا دوزخ نصیب
ہو خواہ کسی آدمی کو کہا جاوے یا جانور کو یا کسی بیجان چیز کو ادب ۱۲۳ اگر کوئی تمکو سخت کلمہ کہے اُسی قدر
تم بھی کہہ سکتے ہو اور زیادتی کرنے میں پھر تم گنہگار ہوگے ادب ۱۲۴ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ رحم فرماوے لوگوں میں بڑی غفلت ہے گناہوں پر بڑی جرأت ہے و نحو ذلک اگر یہ
بات تاسفاً و شفقةً کہی جاوے مضائقہ نہیں اگر براہ خود پسندی و خود بینی کہا جاوے تو یہ
اول اسی الزام کا مورد ہے جو اوروں پر عائد کر رہا ہے ادب ۱۲۵ دورویہ پن کبھی مت کرو کہ
جیسوں میں گئے ویسی ہی باتیں بنانے لگے بقول شخصے جمنا پر گئے جمنا داس گنگا پر گئے
گنگا داس ادب ۱۲۶ چغلخوری ہرگز مت کرو ادب ۱۲۷ سچ بولو جھوٹ ہرگز مت بولو البتہ

دو شخصوں میں مصالحت کرانے کے لئے جھوٹ بولنے کا مضائقہ نہیں ادب۱۲ کسی کے منہ پر
خوشامد سے اسکی تعریف مت کرو اسی طرح اگر غائبانہ بھی تعریف کرنا ہو تو اس میں مبالغہ اور
یقینی دعوی مت کرو کیونکہ حقیقت حال تو اللہ تعالی ہی کو معلوم ہے بلکہ یوں کہو کہ میرے
علم میں فلاں شخص ایسا ہے اور یہ بھی اسوقت کہو جب اسکو اپنے علم میں ویسا سمجھتے بھی ہو
ادب۱۳ غیبت کبھی مت کرو اس سے علاوہ گناہ کے دنیوی طرح طرح کے فساد پیدا ہوتے ہیں
اور حقیقت غیبت کی یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اسکو ناگوار
ہو اگرچہ وہ بات اسکے اندر موجود ہی ہو اور اگر وہ بات اسمیں نہیں ہے تو غیبت سے بھی
بڑھکر بہتان ہے ادب۱۳ اگر اتفاقی غلبہ نفس و شیطان سے کوئی معصیت سرزد ہو جاوے تو اسکو
گاتے مت پھرو ادب۱۳ بحث مباحثہ میں کسی سے مت الجھو جب دیکھو کہ مخاطب حق بات نہیں
مانتا خاموش ہو جاؤ اور ناحق سخن پروری تو بہت ہی بری ہے ادب۱۳ محض لوگوں کے
ہنسانے کیلئے جھوٹی باتیں بنانے کی عادت مت ڈالو ادب۱۳ جس کام سے نہ کوئی دنیوی فائدہ
ہو نہ دینی اسکو زبان سے مت نکالو ادب۱۳ اگر کسی شخص سے کوئی خطا گناہ ہو جائے اسکو
دلسوزی سے نصیحت کرنا تو اچھی بات ہے مگر محض اسکی تحقیر کی غرض سے اسکو ملامت کرنا
عار دلانا بری بات ہے ڈرنا چاہیے کہیں تم خود صاحب اسی بلا میں نہ مبتلا ہو جاویں —
ادب۱۳ غیبت جیسے زبان سے ہوتی ہے اسیطرح کسی کی نقل اتارنے سے بھی بلکہ یہ زیادہ
قبیح ہے مثلاً آنکھ دبا کر یا لنگڑا کر چلنا ادب۱۳ زیادہ مت ہنسو اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے

[illegible]

یعنی اسمیں قساوت وغفلت آجاتی ہے اور چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے ادب[۱۳۷] جس شخص کی غیبت ہوگئی ہو اور اس سے کسی وجہ سے معاف کرانا دشوار ہو تو ہارے درجے اس کا علاج یہ ہے کہ اس شخص کے لئے اور اس کیساتھ اپنے لئے استغفار کرتے رہو اسطرح اللّٰھم اغفر لنا ولہ ادب[۱۳۸] جھوٹا وعدہ مت کرو حتیٰ کہ بچے بہلانے کو بھی جھوٹ مت کہو تجکو مٹھائی دیں گے بسکٹ دیں گے اگر کہو تو دینے کی نیت رکھو ادب[۱۳۹] کسی کا دل خوش کرنے کے لئے خوش طبعی کرنا مضائقہ نہیں مگر اس میں دو امر کا لحاظ رکھو ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولو دوسرے یہ کہ اس شخص کا دل آزردہ مت کرو یعنی وہ اگر برا مانتا ہے تو ہنسی مت کرو ادب[۱۴۰] حسب نسب یا اور کسی کمال پر شیخی مت بگھارو۔

حقوق وخدمت

ادب ماں باپ کی خدمت کرو گو وہ کافر ہی ہوں اور انکی اطاعت کرو جب تک کہ خدا و رسول کے حکم کے خلاف نہ کہیں ادب[۱۴۲] کسی کے ماں باپ کو برا کہنا جس کے جواب میں وہ اسکے ماں باپ کو برا کہے. گویا خود اپنے ماں باپ کو برا کہنا ہے ادب[۱۴۳] والدین کی خدمت کا یہ بھی تتمہ سمجھنا چاہئے کہ بعد انکے انتقال کے انکے ملنے والوں سے سلوک و احسان کیا جاوے ادب[۱۴۴] اعزہ و اقارب سے سلوک کرو اگرچہ وہ تم سے بدسلوکی کریں۔
ادب[۱۴۵] ادائے حقوق کیلئے اپنے سلسلہ قرابت کی تحقیق کرلو ادب[۱۴۶] خالہ کا حق مثل ماں کے ہے ادب[۱۴۷] اگر ماں باپ ناخوش مرگئے ہوں تو انکے لئے ہمیشہ دعا و استغفار کرتے رہو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ انکو رضامند کردیں گے ادب[۱۴۸] چچا کا حق مثل باپ کے ہے ادب[۱۴۹]

[illegible]

بڑے بھائی کا حق مثل باپ کے ہے ادب یوں تو اولاد کی پرورش کا ثواب ہی ہے مگر لڑکیوں کی پرورش کی زیادہ فضیلت ہے ادب جو کماکر بیواؤں اور غریبوں کی خبرگیری کرے اسکو جہاد کے برابر ثواب ملتا ہے ادب یتیم کی کفالت کرنیمیں بڑا ثواب ہے ادب اولاد کا یہ بھی حق ہے کہ اسکو علم و لیاقت سکھلاؤ ادب پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دو بلکہ جس قدر ہو سکے اسکو نفع پہنچاؤ ادب ایک دوسرے کی اسطرح ہمدردی کرو جسے ایک عضو کے بدرد آور در ونگار دیگر عضو بار انماند قرار ادب حاجتمند کی کار برآری میں حتی الامکان سعی کرو اگر خود استطاعت نہ ہو کسی سے شفارش ہی کردو بشرطیکہ جس شخص سے شفارش کرتے ہو اسکو کوئی ضرر یا تکلیف نہ ہو ادب ظالم کی خیرخواہی اسطرح کرو کہ اسکو ظلم سے باز رکھو اور مظلوم کی نصرت تو بہت ہی ضروری ہے ادب کسی کا عیب دیکھو تو اسکو پوشیدہ کرو گاتے مت پھرو ادب کسی کو سختی تنگی میں مبتلا دیکھو تو حتی الامکان اسکی مدد کرو ادب کسی کو حقیر مت سمجھو کسی کی جان و مال و آبرو کا نقصان مت گوارا کرو ادب کسی کو دکھ مت دو ادب جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسرے کے لئے پسند کرو ادب جس جگہ صرف تین آدمی ہوں دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں وہ یہی سمجھے گا کہ میرے بارے میں کچھ کہتے سنتے ہوں گے یا مجھ کو غیر سمجھا اس سے اسکو رنج ہوگا اگر ایسی ہی کوئی ضروری بات کہنا ہے تو ایک اور شخص کو کہیں سے بلالیں یہ دونوں علیحدہ ہو جاویں وہ دونوں علیحدہ ادب سبکی خیرخواہی کرو ادب مخلوق پر رحم و شفقت رکھو ادب چھوٹوں پر مہربانی بڑوں کی تعظیم کرو خصوصاً بوڑھوں کی ادب اگر تمہارے روبرو کسی کی غیبت ہوتی ہو حتی الامکان اس سے روکو اسکی طرف سے

[illegible]

جواب دو۔ ادب ۱۶۷ کسی میں کوئی عیب دیکھو تو ملطف نرمی اسکو مطلع کردو ورنہ دوسرا شخص اسکو رسوا کرے گا۔ ادب ۱۶۸ اپنے دوستوں سے اور رفیقوں سے اچھی طرح پیش آؤ۔ ادب ۱۶۹ ہر شخص کے رتبے کے موافق اسکی قدر و منزلت کرو سب کو ایک لکڑی مت ہانکو۔ ادب ۱۷۰ بڑی سنگدلی کی بات ہے کہ تم پیٹ بھر کر بیٹھ رہو اور تمہارا پڑوسی بھوکا پڑا رہے۔ ادب ۱۷۱ غرض کی دوستی بالکل ہیچ ہے محض اللہ کے واسطے بے غرض دوستی و محبت رکھو۔ ادب ۱۷۲ جس شخص سے تمکو محبت ہو اسکو بھی خبر کردو اس سے اسکو محبت ہو جاتی ہے اور اس کا نام و نشان و نسب بھی دریافت کرلو اس سے محبت اور بڑھ جاتی ہے۔ ادب ۱۷۳ جس سے دوستی کرنا ہو اس کا دین و وضع و خیالات اول دریافت کرلو ورنہ اثر صحبت سے کہیں تم بھی نہ بگڑ جاؤ۔ ادب ۱۷۴ اگر اتفاقاً کسی سے رنجش ہو جاوے تو تین دن تک غصہ ختم کردو پھر اس سے ملجاؤ اس سے زیادہ بول چال چھوڑ دینا گناہ ہے اور جو پہلے ملاقات کرے گا اسکو زیادہ ثواب ملے گا۔ ادب ۱۷۵ کسی پر بدگمانی مت کرو کسی کا عیب مت ڈھونڈو باہم حسد مت رکھو قطع تعلق مت کرو حرص و حرص مت کرو سب بھائی بنکر رہو۔ ادب ۱۷۶ اگر دو شخصوں میں رنجش ہو جاوے تم اصلاح کردیا کرو۔ ادب ۱۷۷ اگر تم سے کوئی معذرت کرے اور معافی چاہے اس کا قصور معاف کردو۔ ادب ۱۷۸ جو کام کرو سوچ سمجھکر انجام دیکھکر اطمینان سے کرو جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں مگر ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ ادب ۱۷۹ دانا اسکو سمجھو جو تجربہ کار ہو۔ ادب ۱۸۰ ہر امر میں توسط ملحوظ رکھو۔ ادب ۱۸۱ تم سے کوئی مشورہ لے تو وہی صلاح دو جسکو اپنے نزدیک بہتر سمجھتے ہو۔ ادب ۱۸۲ کفایت اور انتظام سے خرچ کرنا گویا آدھی معاش ہو لوگوں کی

[illegible]

تنفرو نہیں محبوب رہنا گویا نصف عقل ہے اور اچھی طرح کسی بات کا دریافت کرنا گویا نصف علم ہے ادب لوگوں سے نرمی اور خوش خلقی سے پیش آؤ ادب لوگوں سے ملنا اور انکے کام آنا اور انکی ایذا پر صبر و استقلال کرنا اس سے بہتر ہے کہ گوشۂ عافیت میں اپنی جان بچا کر بیٹھ رہے اور کسی کے کام نہ آوے البتہ اگر نفس کو بالکل برداشت نہ ہو تو ناچاری ہے ادب غصے کو جہاں تک ہو سکے روکو ادب تواضع سے رہو تکبر ہرگز مت کرو ادب لوگوں سے اپنا کہا سنا لیا دیا معاف کرا لو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی ادب دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتے رہو بری باتوں سے منع کرتے رہو البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچاوے گا تو سکوت جائز ہے مگر دل سے بری بات کو برا سمجھتے رہو۔

ولایت و سلوک و مقامات

سلہ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اس آیت میں ولایت کا مدار دو چیزوں پر فرمایا ہے ایمان اور تقویٰ سو جس درجے کا ایمان و تقویٰ حاصل ہوگا اسی مرتبے کی ولایت حاصل ہوگی اگر ادنیٰ درجہ کا ایمان اور تقویٰ ہے جو تصحیح عقائد ضروریہ گو تقلیداً ہو اور ضروری اعمال کی پابندی ہی سے حاصل ہوتا ہے ادنیٰ درجے کی ولایت حاصل ہوگی جو ہر مومن کو حاصل ہے اسکو ولایت عامہ اور اگر اعلیٰ درجہ کا ایمان و تقویٰ ہے اعلیٰ درجہ کی ولایت حاصل ہوگی اس کو ولایت خاصہ کہتے ہیں اور اصطلاحاً ولی وہی شخص کہلاتا ہے جو اس ولایت کیساتھ موصوف ہو اور ہمارا مقصود

مسلم باب الرفق ۱۲ ... ترمذی بحوالہ مذکورہ ... مسلم باب النضب ... ترمذی مشکوۃ ... بخاری مشکوۃ ...

سلہ ... اللہ کے ولی ... جو ایمان لائے اور تقویٰ ... انکے لئے بشارت ہے دنیا ... میں اور آخرت ... اللہ کی باتوں ... یہی ہے بڑی کامیابی

بھی اس مقام پر اُسی ولایت کے احکام کو بیان کرنا ہے تو اب ولایت خاصہ کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ٹھیری ایمان کامل اور تقویٰ کامل اور مثل نماز روزہ کے یہ بھی فرض و واجب ہی اور یہ چیزیں بدون اصلاح باطن کے حاصل نہیں ہوتیں کیونکہ ایمان کامل کا محل تو ظاہر ہے کہ قلب ہے رہا تقویٰ سو گو ظاہری تقویٰ جوارح سے متعلق ہے مگر حقیقی تقوای جو کامل تقویٰ ہے قلب ہی سے متعلق ہے سو جبکہ ایمان کامل حاصل کرنا فرض ٹھیرا اور وہ موقوف ہوا اصلاح باطن پر سو اصلاح باطن بھی فرض ہوئی اسی طرح ظاہر ہے کہ اگر ادنیٰ درجے کا ایمان و تقویٰ معدوم ہو تو اعلیٰ درجہ کا بھی کسی طرح حاصل نہ ہوگا تو اس بنا پر دو چیزیں طالب ولایت کیلئے فرض ٹھیریں ایک ظاہری عقائد و اعمال کی تصحیح دوسری اصلاح باطن کا بیان کرنا باقی ہے اب سمجھئے کہ اصلاح باطن کیا چیز ہے ظاہر ہے کہ باطن کے متعلق دو قسم کے اوصاف ہیں ایک محمود دوسرے مذموم سو حقیقت اصلاح کی یہ ہے کہ اوصاف محمودہ پیدا کرے اور اوصاف مذمومہ کو دور کرے پہلے کو تحلیہ کہتے ہیں اور دوسرے کو تخلیہ اور تحلیہ کہتے ہیں حدیث شریف میں بہت مختصر اور جامع الفاظ میں اسکا ذکر فرمایا ہے اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ اسی طریق تحصیل ولایت کے جاننے کا نام عرف میں تصوف ہو گیا ہے اب اُن اوصاف حمیدہ اور کچھ اوصاف ذمیمہ جنکے حاصل یا زائل کرنیکے لئے حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف امر فرمایا ہے ان اوصاف کو جبکہ یہ درست ہو جاویں اصطلاح صوفیہ میں مقامات کہتے ہیں پس تقریر ہذا سے واضح ہو گیا

کہ مقاصد اس فن کے یہی مقامات ہیں اور طالب کا اتنا ہی کام ہے کہ ان کو درستی کرے
انکے درست کر لینے کو تفصیلی ریاضت کہتے ہیں ایک طریق ریاضت و مجاہدے کا اجمالی ہے
اسکے اصول ائمہ فن کے نزدیک چار امر ہیں قلۃ الکلام قلۃ الطعام قلۃ المنام قلۃ الاختلاط مع الانام
غرض ریاضت و مجاہدہ خواہ تفصیلاً ہو یا اجمالاً اس سے قلب سالک میں استعداد قرب و وصول
الی اللہ کی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے بعد محض فضل خداوندی سے اسکے قلب کو بالفعل
ایک خاص تعلق جذبی مطلوب حقیقی کیساتھ پیدا ہو جاتا ہے اسکو نسبت اور سکینہ اور نور سے
تعبیر کرتے ہیں اور اسی نسبت کے ہو جانے کا نام وصول ہے پچھلے زمانہ میں بوجہ برکت
قرب عہد حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی مقام پر بوجہ نسبت قوی پیدا ہو جانے کے
وصول کامل ہو جاتا تھا لیکن اس زمانے میں اکثر اس مقام پر نسبت ضعیف پیدا ہو جاتی ہے
جس کا حاصل کرنا فرض ہے اور نسبت قویہ اور وصول کامل کیلئے اذکار و اشغال و مراقبات
کی حاجت پڑتی ہے جس کا حاصل کرنا مندوب ہے اہلیت خلافت و مشیخت کا ادنی درجہ اس
قوت نسبت کے حاصل ہونے پر میسر آ جاتا ہے پھر بعد حصول نسبت قویہ کے چونکہ مبداء فیاض
سے قلب کو تعلق ہو گیا ہے بوجہ صفائی قلب اسپر کچھ علوم و اسرار کبھی حالات و آثار نازل ہوتے
ہیں ان علوم کو حقائق و معارف اور ان آثار کو احوال کہتے ہیں اور بعض اوقات محض جذبہ غیبی سے یا کسی

الی بعالم کشف و یقین رسیده و جامی از شرح گلشن راز صفحہ ۲ سالکان دو نوع اند گروہ از محبان آنکہ جذبہ ایشان مقدم است محبوبان اند و آنکہ سلوک ایشان مقدم است محبان جملہ ہر علی ۱۲

بزرگ کی توجہ وہمت سے اول نسبت حاصل ہو جاتی ہے اسکے بعد مقامات کی تصحیح ہوتی ہے
اور یہ اقرب طرق ہے اور اکثر اس زمانہ میں معمول مشائخ یہی ہے اور یہ طریق طریق عشق سے ملقب
ہے شعر ہر کرا جامہ زعشق چاک شد ؛ او ز حرص وعیب کلی پاک شد ۔ پہلے شخص کو سالک مجذوب
اور مرید اور محب اور دوسرے کو مجذوب سالک اور مراد اور محبوب کہتے ہیں اور تقدیم سلوک
کو ہدایت اور تقدیم جذب کو اجتبا کہتے ہیں پس ترتیب سلوک اہل طریق کے نزدیک یوں
ہوئی کہ اول قلب میں ارادہ پیدا ہوا اسوقت اپنے کو کسی شیخ کامل کے سپرد کرنا چاہیے
جس کا عنوان اس زمانہ میں بیعت ہے پھر شیخ کامل اجمالی یا تفصیلی ریاضت کرا دے جس
سے کچھ نسبت پیدا ہو جاوے یا اول القائے نسبت کرے پھر ریاضت کرا دے جب قلب
تعلقات سے خالی ہو جاوے جو لازمۂ نسبت ہے اسوقت ذکر پھر شغل پھر مراقبہ تعلیم کرے
جس سے قوی نسبت پیدا ہو جاوے پھر اگر چاہے اسکو خلافت دے اور اگر چاہے تو منتظر نزول
واحوال ومعارف کا رہے اگر قسمت میں ہے تو یہ علوم وآثار قلب پر نزول کریں گے جنکے
غلبے کا نام عروج ہے اور منتہی اس کا تجلی بے کیف ہے پھر بعض تو اس میں مستغرق رہجاتے
ہیں اور بعض کو افاقہ ہو جاتا ہے اس افاقہ کو نزول کہتے ہیں خلافت کاملہ اور مشیخت علیا اس
مقام پر حاصل ہوتی ہے پس امور مذکورہ کی ترتیب کے اعتبار سے عنوانات کی یوں ترتیب
ہوئی ارادت وبیعت ریاضت اجمالی وتفصیلی اذکار واشغال ومراقبات احوال معارف پانچ
مباحث تو یہ ہوئے اور چونکہ ہر فن میں کچھ اصطلاحات بھی ہوتے ہیں جن کے نہ جاننے سے قوم
کے کلام سمجھنے میں غلطیاں ہوتی ہیں اسیطرح کچھ مسائل جزئیہ بھی ہوتے ہیں اسیطرح کچھ اغلاط بھی لاعلمی
سے واقع ہو جاتے ہیں اسیطرح مطلوب میں کچھ موانع بھی پیش آتے ہیں اسیطرح مشائخ کا معمول رہا
ہے کہ کچھ کلمات جامعہ بطور وصیت کے طالبین کو فرماتے ہیں اس بنا پر پانچ مضمون ضروری
اور نکلے اصطلاحات مسائل جزئیہ اغلاط موانع وصایا یہ کل دس مضمون ہوئے توفیقہ تعالیٰ
ان دسوں مضامین کو دس ابواب میں بترتیب مذکور لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ تکمیل فرما دیں

[illegible]

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ **فائدہ** مہمہ صحت طریقہ اہل تصوف کے بیان میں اول تو اوپر کی تقریر سے اس طریق کی صحت معلوم ہو چکی ہے مگر چونکہ اکثر خشک مزاج اس طریق سے انکار کرتے ہیں اس لئے تقویت تائید کے لئے یا لاستقلال مختصراً مذکور ہوتا ہے قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ جسکو علم باطن سے کچھ بھی حصہ میسر نہ ہو اسکے خاتمہ برا ہونیکا اندیشہ ہے اور ادنیٰ حصہ یہ ہے کہ اسکی تصدیق اور تسلیم تو کرتا ہو منکر کی یہی کافی سزا ہے کہ وہ اس سے محروم ہے **شعر** با مدعی مگوئید اسرار عشق و مستی + بگذار تا بمیرد در رنج خود پرستی + یہ خلاصہ ہے امام غزالی کے ارشاد کا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الاحسان) ان تعبد اللّٰه كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك ۔ اسکو بعد ایمان و اسلام کے ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ علاوہ عقائد ضروریہ و اعمال ظاہرہ کے کوئی اور چیز بھی ہے کہ اس کا نام اس حدیث میں احسان آیا ہے اور اس کی حقیقت بیان فرمائی ہے معلوم ہوا کہ وہ بھی طریق باطن ہے کیونکہ بدون اس طریق کے ایسی حضوری میسر نہیں ہوتی اور لاکھوں معتبر آدمیوں کی شہادت موجود ہے جس کے غلط ہونے کا عقل کو احتمال نہیں ہو سکتا کہ ہم کو اہل باطن کے پاس بیٹھنے سے ایک نئی حالت اپنے باطن میں عقائد و فقہ کے علاوہ محسوس ہوتی ہے جو پہلے نہ تھی اور اس حالت کا اثر یہ ہے کہ طاعت کی رغبت اور معاصی سے نفرت عقائد کی پختگی روز افزوں ہے یہ بھی نہایت قوی دلیل ہے کہ طریق باطن بھی کوئی چیز ہے اس کے علاوہ بزرگوں کے کشف و کرامات اس درجہ منقول ہیں کہ جسکی انتہا نہیں اگرچہ یہ کوئی قوی دلیل نہیں مگر استقامت شرع کیساتھ اگر خرق عادات ہوں تو صاحب خوارق کے کامل ہونے پر اطمینان بخش ضرور ہوتے ہیں یہ خلاصہ ہے قاضی ثناء اللہ صاحب کے ارشاد کا بہر حال ہمت کا مقتضا تو یہ ہے کہ صاحب ذوق ہو اگر اتنی توفیق نہ ہو تو خدا کے لئے انکار تو نہ کرو ۔

پہلا باب بیعت میں

عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے کہ کوئی کمال مقصود بدون اُستاد کے حاصل نہیں ہوتا تو جب اس راہ میں آپکی توفیق ہو تو اُستاد طریق کو ضرور تلاش کرنا چاہئے جسکے فیض تعلیم و برکت صحبت سے مقصود حقیقی تک پہنچے اشعار گر ہوائے ایں سفر داری دلا ٭ دامن رہبر بگیر و پس برآ ٭ در ارادت باش صادق اے فرید ٭ تا بیابی گنج عرفاں را کلید ٭ بی رفیقی ہر کہ شد در راہ عشق ٭ عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق ٭ چونکہ بدون علامت تلاش ممکن نہیں اس لئے اس مقام پر شیخ کامل کے شرائط و علامات مرقوم ہوتے ہیں اوّل علم شریعت سے بقدر ضرورت واقف ہو خواہ تحصیل علم سے یا صحبت علما سے تاکہ فساد عقائد و اعمال سے محفوظ رہے اور طالبین کو بھی محفوظ رکھ سکے ورنہ مصداق او خویشتن گم است کرا رہبری کند ٭ کا ہوگا دوم متقی ہو یعنی ارتکاب کبائر و اصرار علی الصغائر سے بچتا ہو سوم تارک دنیا راغب آخرت ہو ظاہری باطنی طاعات پر مداومت رکھتا ہو ورنہ طالب کے قلب پر برا اثر پڑے گا چہارم مریدوں کا خیال رکھے کہ کوئی امر ان سے خلاف شریعت و طریقت ہو جاوے تو انکو متنبہ کرے پنجم یہ کہ بزرگوں کی صحبت اٹھائی ہو اُن سے فیوض برکات حاصل کئے ہوں اور یہ ضرور نہیں کہ اس سے کرامات و خوارق بھی ظاہر ہوتی ہوں نہ یہ ضرور ہے کہ تارک کسب ہو بلکہ دنیا کا حریص و طامع نہ ہو اتنا کافی ہے (از قول جمیل) اور باقی متعلقات اس کے مثلاً آداب طالب و شیخ و حکم تعدد شیوخ وغیرہ مسائل جزئیہ میں بیان کئے جاویں گے فائدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ بیعت اسلام و غزوہ وغیرہ کے مقامات سلوک کی بیعت بھی لی ہے کالنصح[1] لکل مسلم و ان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم و ان لا یسئلون الناس شیئا پس اسکے سنت ہونے میں کوئی شک نہیں بعدہ بوجہ اشتباہ بیعت خلافت کے سلف نے صحبت پر اکتفا فرمایا پھر خرقے کی رسم بجائے بیعت جاری ہوئی جب وہ رسم خلفا میں نہ رہی صوفیہ نے اس مردہ سنت کو پھر زندہ کیا (از قول جمیل) رہا ابتدا اس لقب صوفی کی سو خیر القرون میں تو صحابی تابعی تبع تابعی امتیاز اہل حق کے لئے کافی القاب تھے پھر خواص کو زہاد و عباد کہنے لگے پھر جب فتن و بدعات کا شیوع ہوا اور اہل زیغ بھی اپنے کو عباد و زہاد کہنے لگے اُس

---

[1] بیعت ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا اور اللہ کے حکم کے مقابلہ میں کسی کی ملامت کا خوف و خیال نہ کرنا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگنا

وقت اہل حق نے امتیاز کے لئے صوفی کا لقب اختیار کیا اور دوسری صدی کے اندر اس لقب کی شہرت ہوگئی (قشیریہ)

دوسرا باب ریاضت و مجاہدہ میں

اسمیں دو رکن ہیں اول کی مجاہدہ اجمالی میں جاننا چاہئے کہ اصول اسکے چار امور ہیں قلت کلام قلت طعام قلت منام قلت اختلاط مع الانام ان سب امور میں مرتبۂ اوسط حسب تعلیم شیخ کامل ملحوظ رکھے نہ اسقدر کثرت کرے جس سے غفلت وقساوت وکاہلی پیدا ہو نہ اسقدر قلت کرے کہ جس سے صحت وقوت زائل ہوجاوے خلاصہ یہ کہ نفس کے مطالبات دو قسم کے ہیں حقوق وحظوظ حقوق وہ جس سے قوام بدن وبقائی حیات ہے حظوظ جو اس سے زائد ہے حقوق کو باقی اور حظوظ کو فانی کرے فائدہ عظیمہ سالکان طریق نے حزن وغم کو اعلیٰ درجہ کا مجاہدہ قرار دیا ہے کہ اس سے نفس کو پستی وشکستگی حاصل ہوتی ہے جو کہ آثار عبودیت سے ہے اور یہ امر مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے یہاں سے یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ سالک کو جو قبض پیش آجاتا ہے وہ علامت اس کے بُعد وطرد کی نہیں کیا عجب کہ اسکا تصفیہ ومجاہدہ مقصود ہو ہرگز اسکی شکایت نہ کرے سرے تسلیم خم کرکے اپنا کام کرتا رہے قطعہ باغباں گر پنج روزے صحبت گل بایدش بر جفائے خار ہجراں صبر بلبل بایدش ❊ ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال ❊ مرغ زیرک چوں بدام افتد تحمل بایدش ❊ ابو علی دقاق فرماتے ہیں صاحب الحزن یقطع من طریق اللہ تعالیٰ ما لا یقطعہ من فقد حزنہ سنین البتہ فکر یعنی قلب کا ستیاناس کر دیتی ہے دوسرا رکن ریاضت تفصیلی ہیں اس میں دو قسم ہیں قسم اول اخلاق حمیدہ میں اور وہ چند مقامات ہیں توبہ صبر شکر خوف۔ رجا زہد توحید توکل محبت وشوق اخلاص وصدق مراقبہ محاسبہ تفکر ہر ایک مقام کو ایک ایک فصل میں بیان کیا جاتا ہے مع اسکی دلیل اور ماہیت وطریق تحصیل کے یہ سب احیاء العلوم سے لیا گیا ہے اور جو مضمون دوسری جگہ کا ہے اُسپر حاشیہ لکھدیا ہے

فصل پہلی توبہ میں

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ

ف جواہر غیبی سے حدیث شریف میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان دائم الفکر لیس لہ راحۃ ۱۲ ترمذی شمائل

قشیریہ ۱۲ ف فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ خالص اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو

علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ الحدیث رواہ مسلم **ماہیت** خطا کو یاد کرکے دل دکھ جانا
اور اس کے لئے لازم ہے اس گناہ کا ترک کر دینا اور آئندہ کو پختہ ارادہ رکھنا کہ اب نہ کریں گے
اور خواہش کے وقت نفس کو روکنا **طریق تحصیل** قرآن حدیث میں جو وعیدیں گناہوں پر آئی
ہیں انکو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل میں سوزش پیدا ہوگی یہی توبہ ہے **احکام** اگر نماز روزہ
وغیرہ قضا ہوا ہو اسکی قضا کرے اگر بندونکے حقوق ضائع ہوئے ہیں ان سے معاف کرائے یا ادا
کرے **فصل دوسری صبر میں** قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اصبروا الآیۃ وقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان
اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ رواہ مسلم **ماہیت**
انسان کے اندر دو قوتیں ہیں ایک دین پر ابھارتی ہے دوسری ہوائے نفسانی پر سو محرک دین کو
محرک ہوا پر غالب کر دینا یہ صبر ہے **طریق تحصیل** اس قوت ہوا کو ضعیف اور کمزور کرنا چاہیئے
فصل تیسری شکر میں قال اللہ تعالی واشکروا لی الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اصابتہ سراء شکر رواہ مسلم وقد مر آنفا **ماہیت** نعمت منعم حقیقی کیطرف سے سمجھنا اور
اس سمجھنے سے دو باتیں ضرور پیدا ہوتی ہیں ایک منعم سے خوش ہونا دوسری اسکی خدمتگذاری
وامتثال اوامر میں سرگرمی کرنا **طریق تحصیل** اللہ تعالی کی نعمتوں کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے **فصل
چوتھی رجا میں** قال اللہ تعالی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد متفق علیہ **ماہیت** محبوب چیزیں
یعنی فضل ومغفرت ونعمت وجنت کے انتظار میں قلب کو راحت پیدا ہونا اور ان چیزونکے حاصل
کرنیکی تدبیر اور کوشش کرنا سو جو شخص رحمت وجنت کا منتظر ہے اور اسکے حاصل کرنیکے اسباب
یعنی عمل صالح وتوبہ وغیرہ کو اختیار نہ کرے اسکو مقام رجا حاصل نہیں وہ دھوکہ میں ہے جیسے کوئی شخص
تخم پاشی نہ کرے اور غلہ پیدا ہونیکا منتظر رہے صرف ہوس خام ہے **طریق تحصیل** اللہ تعالی کی وسعت رحمت اور عنایت یاد

ء اللہ کی رحمت کا حال جانے تو اس کی جنت سے ناامید نہ ہو مشکوۃ ص ۱۹۳ فی باب بلا ترجمہ تحت باب الاستغفار ۱۲

کیا کرے اور سوچا کرے **فصل پانچویں خوف میں** قال اللہ تعالیٰ واخشونِ الایۃ وقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا
ان سلعۃ اللہ الجنۃ رواہ الترمذی **ماہیت** قلب کا دردناک ہونا ایسی چیز کے خیال میں جو
ناگوار طبع ہو اور اسکے آئندہ واقع ہونے کا اندیشہ ہو **طریق تحصیل** اللہ تعالیٰ کے قہر وعتاب کو یاد
کیا کرے اور سوچا کرے **فصل چھٹی زہد میں** قال اللہ تعالیٰ لِکَیلا تَاسَوا علیٰ مَا فَاتَکُم وَلَا تَفرَحُوا
بِمَا اٰتَاکُم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول صلاح ہذہ الامۃ الیقین والزہد واول فسادہا
البخل والامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان **ماہیت** کسی رغبت کی چیز کو چھوڑ کر اس سے بہتر
چیز کی طرف مائل ہونا مثلاً دنیا کی رغبت علیحدہ کر کے آخرت کی رغبت کرنا **طریق تحصیل** دنیا کے
عیوب ومضرتوں اور فنا ہونیکو اور آخرت کے منافع اور بقا کو یاد کرے اور سوچے **فصل ساتویں
توحید میں** یہاں توحید افعالی مراد ہے قال اللہ تعالیٰ واللہ خَلَقَکُم وَمَا تَعمَلُونَ الایۃ وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَن
یَشَاءَ اللہُ رَبُّ العٰلَمِینَ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء
لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ
اللہ علیک رواہ احمد والترمذی **ماہیت** یقین کر لینا کہ بدون ارادہ خداوندی کے کوئی کچھ
نہیں کر سکتا **طریق تحصیل** مخلوق کی عجز اور خالق کی قدرت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے **فصل آٹھویں
توکل میں** قال اللہ تعالیٰ وَعَلَی اللہِ فَلیَتَوَکَّلِ المُؤمِنُونَ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا
سالت فاسأل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ رواہ احمد وترمذی **ماہیت** صرف
وکیل یعنی کارساز پر قلب کا اعتماد کرنا **طریق تحصیل** اسکی عنایتوں اور وعدوں اور اپنی گذشتہ کامیابیوں کا

یاد کرنا اور سوچنا **فصل نویں محبت میں** قال اللہ تعالیٰ یحبہم ویحبونہ الآیۃ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ
متفق علیہ **ماہیت** طبیعت کا مائل ہونا ایسی چیز کیطرف جس سے عزت حاصل ہوئی میلان
اگر قوی ہو جاتا ہے اسکو عشق کہتے ہیں **طریق تحصیل** دنیا کے علائق کو قطع کرے یعنی غیر اللہ کی
محبت کو دل سے نکالے کیونکہ دو محبتیں ایک دل میں جمع نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کے کمالات
واوصاف وانعام کو یاد کرے اور سوچے **فصل دسویں شوق میں** قال اللہ تعالیٰ من کان یرجوا
لقاء اللہ فان اجل اللہ لآت الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسألک
لذۃ النظر الی وجھک والشوق الی لقائک رواہ النسائی **ماہیت** جس محبوب چیز کا من وجہ
علم ہو اور من وجہ علم نہ ہو اسکو بکمالہ جاننے اور دیکھنے کی خواہش طبعی ہونا **طریق تحصیل** محبت پیدا
کرنا کیونکہ محبت کے لئے شوق لازم ہے **فصل گیارھویں انس میں** قال اللہ تعالیٰ ھو الذی
انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایقعد قوم یذکرون
اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ
رواہ مسلم **ماہیت** جو چیز من وجہ ظاہر اور معلوم ہو اور من وجہ مخفی اور مجہول ہو اگر وجوہ مخفیہ پر نظر
واقع ہو کر اس کے ادراک کی خواہش ہو اسکو شوق کہتے ہیں اور اگر وجوہ معلومہ پر نظر واقع ہو کر اسپر
فرح وسرور ہو اسکو انس کہتے ہیں یہ فرحت کبھی یہاں تک غلبہ کرتی ہے کہ مطلوب کے صفات
جلال پیش نظر نہیں رہتے اور اس وجہ سے اس کے اقوال وافعال میں کسی قدر بے تکلفی ہونے لگتی ہے
اسکو انبساط اور ادلال کہتے ہیں چونکہ یہ بھی آثار محبت سے ہے اسکی تحصیل کیلئے کوئی جداگانہ طریق

نہیں ہے **فصل بارھویں رضا میں** قال اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ الآیۃ
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ رواہ
احمد والترمذی **ماہیت** حکم قضا پر اعتراض نہ کرنا زبان سے نہ دل سے بعض اوقات اس کا یہانتک
غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی یہ بھی آثار محبت سے ہو سکی تحصیل کا جداگانہ طریق نہیں ہے

فصل تیرھویں نیت و ارادے میں قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ
رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال
بالنیات متفق علیہ **ماہیت** دل کا ابھرنا ایسی چیز کی طرف جسکو اپنی غرض و نفع کے موافق سمجھتا ہو
طریق تحصیل اس چیز کی مثلاً عمل صالح و سلوک طریق آخرت کے منافع و مصالح کی معرفت
حاصل کرکے ان میں غور کرے دلکو حرکت پیدا ہوگی **فصل چودھویں اخلاص میں** قال اللہ تعالیٰ
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ تعالیٰ ھذا عبدی حقا
رواہ ابن ماجۃ **ماہیت** اپنی طاعت میں صرف اللہ تعالیٰ کے تقرب و رضا کا قصد رکھنا اور
مخلوق کی خوشنودی اور رضامندی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کے قصد کو نہ ملنے دینا **طریق
تحصیل** معالجہ ریا میں معلوم ہوگا کیونکہ ریا کو دفع کرنا عین اخلاص کا حاصل کرنا ہے **فصل پندرھویں
صدق میں** مراد اس سے خاص صدق ہے یعنی مقامات صادق میں ہونا قال اللہ تعالیٰ اِنَّمَا
الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ وعن عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وھو

یلعن بعض رقیقه فالتفت الیه فقال لعاً ئین وصد یقین الی قول ابی بکر الاعوروا ه البیهقی فی شعب الایمان **ماہیت** جس مقام کو حاصل کرے کمال کو پہنچاوے اسمیں کسر نہ ہے **طریق تحصیل** ہمیشہ نگراں رہے اگر کچھ کمی ہو جاوے تو اسکا تدارک کرے اسیطرح چندروز میں کمال حاصل ہو جاوے گا

فصل سولھویں مراقبے میں قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم وقال علیہ السلام احفظ اللہ تجدہ تجاھک رواہ احمد والترمذی **ماہیت** دل سے دھیان رکھنا اس شخص کا جو اسکو دیکھ بھال رہا ہے **طریق تحصیل** یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر و باطن پر مطلع ہے اور کوئی بات کسی وقت اس سے پوشیدہ نہیں اور اسکے ساتھ ہی اسکی عظمت و قدرت وجلال اور اسکے عذاب وعقوبت کو بھی یاد کرے اسکی مصیبت سے وہ دھیان بندھنے لگے گا پھر کوئی کام خلاف مرضی اللہ تعالیٰ کے اس سے نہ ہوگا

فصل سترھویں فکر میں قال اللہ تعالیٰ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثروا مایبقی علی مایفنی رواہ احمد **ماہیت** دو معلوم چیزوں کا ذہن میں حاضر کرنا جس سے تیسری بات ذہن میں آجاوے مثلاً ایک بات یہ جانتا ہے کہ آخرت باقی ہے دوسری یہ بات جانتا ہے کہ باقی قابل ترجیح کے ہے ان دونوں سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آخرت قابل ترجیح کے ہے ان دونوں چیزوں کا حاضر فی الذہن کرنا یہی اسکی تحصیل کا طریق ہے ان مقامات مذکورہ کی تصحیح سے اور مقامات بھی درست ہو جاتے ہیں تقویٰ۔ ورع قناعت یقین عبودیت استقامت حیا حریت فتوت خلق ادب معرفت جن کا ذکر ان نصوص میں ہے اَتْقَی اللّٰہَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ اَلْقَنَاعَۃُ کَنْزٌ لَا یَفْنٰی۔ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الایۃ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ۔ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ قولہ علیہ السلام یوم القیمۃ یارب امتی امتی۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ (تنبیہ) چونکہ ترتیب بہت ظاہر ہے اسلئے میں نے تفصیل کو موجب

اختیار کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کرو باقی چیز کو فانی پر ۱۲ مشکوٰۃ کتاب الرقاق ۱۲

تطویل سمجھا۔

دوسری قسم اخلاق ذمیمہ میں

اور وہ چند چیزیں ہیں۔ شہوت آفات لسان۔ غضب۔ حقد۔ حسد۔ حب دنیا۔ بخل۔ حرص۔ حب جاہ۔ ریا۔ عجب۔ غرور۔ ان چیزوں کا زائل کرنا سالک کو ضرور ہے انکو بھی چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں مثل قسم اول کے یہ بھی احیاء سے منقول ہے **فصل شہوت میں** قال اللہ تعالیٰ ویرید الذین یتبعون الشہوات ان تمیلوا میلاً عظیماً **ماہیت** ظاہر ہے **معالجہ** مجاہدہ کرنا چاہئے مجاہدے کا طریق باب دوم میں معلوم ہو چکا ہے **فصل آفات لسان میں** قال اللہ تعالےٰ مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا رواہ احمد والترمذی یہ بہت سی آفتیں ہیں فضول باتیں کرنا۔ خلاف شرع باتیں کرنا۔ بحث و مباحثہ ناحق کرنا۔ تکرار لڑائی کرنا۔ کلام میں بناوٹ اور تکلف کرنا۔ گالی گلوج کرنا۔ کسی پر لعنت کرنا۔ گانا بجانا دل لگی کرنا جس سے دوسرے کو ایذا پہنچے یا اسمیں زیادہ مشغولی کرنا کسی کا راز ظاہر کر دینا۔ جھوٹا وعدہ کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ یا جھوٹی قسم کھانا۔ یا جھوٹی گواہی دینا۔ غیبت کرنا۔ چغلخوری کرنا۔ دونوں طرف جاکر دو رویہ باتیں بنانا۔ کسی کی زیادہ تعریف و خوشامد کرنا۔ ذات و صفات الٰہی میں محض اٹکل پچوں گفتگو کرنا۔ علما سے فضول باتیں پوچھنا **معالجہ** جو بات کہنا ہو تھوڑی دیر پہلے تامل کرلے کہ اس سے اللہ تعالیٰ جو کہ سمیع و بصیر ہیں ناخوش تو نہ ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بات گناہ کی منہ سے نہ نکلے گی **فصل غضب میں** قال اللہ تعالیٰ اذ جعل الذین کفروا فی قلوبھم الحمیۃ حمیۃ الجاہلیۃ الآیۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تغضب رواہ البخاری **ماہیت** جوش مارنا خون قلب کا بدلہ لینے کے لئے **معالجہ** یہ یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ کو مجھپر زیادہ قدرت ہے اور میں اسکی نافرمانی بھی کیا کرتا ہوں اگر وہ بھی مجھ سے یوں معاملہ کریں تو کیا ہو اور یہ سوچے کہ بدون ارادہ خداوندی کے کچھ واقع نہیں ہوتا سو میں کیا چیز ہوں کہ مشیت الٰہی میں مزاحمت کروں اور زبان سے اعوذ باللہ پڑھے اور اگر کھڑا ہو بیٹھ جاوے

جو بیٹھا ہو لیٹ جاوے اور ٹھنڈے پانی سے وضو کر ڈالے اگر اس سے بھی نہ جائے تو اس
شخص سے علیحدہ ہو جائے یا اسکو علیحدہ کر دے **فصل حقد میں** قال اللہ تعالیٰ خُذِ
الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ الآية وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تباغضوا متفق علیہ **ماہیت** جب غصہ میں بدلہ لینے کی قدرت نہیں ہوتی تو اس کے
ضبط کرنے سے اس شخص کی طرف سے دل پر ایک قسم کی گرانی ہو جاتی ہے اسکو حقد یعنی کینہ کہتے ہیں
اس شخص کا قصور معاف کر کے اس سے میل جول شروع کرے گو تکلف ہی سہی چند روز میں کینہ دل
سے نکل جاویگا **فصل حسد میں** قال اللہ تعالیٰ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تحاسدوا رواہ البخاری **ماہیت** کسی شخص کی اچھی حالت کا
ناگوار گذرنا اور یہ آرزو کرنا کہ یہ اچھی حالت اس کی زائل ہو جاوے **معالجہ** گو تکلف ہی سہی اس
شخص کی خوب تعریف کیا کرو اور اس کے ساتھ خوب احسان سلوک تواضع سے پیش آؤ ان
معاملات سے اس شخص کے قلب میں تمہاری محبت پیدا ہوگی پھر وہ تم سے اسی طور پیش آویگا
اس سے تمہارے دل میں اسکی محبت پیدا ہوگی اور حسد جاتا رہیگا **فصل حب دنیا میں**
قال اللہ تعالیٰ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ الآية وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر رواہ مسلم **ماہیت دنیا** جس چیزیں فی الحال حظ
نفس ہو اور آخرت میں اس کا کوئی نیک ثمرہ مرتب نہ ہو وہ دنیا ہے **معالجہ** موت کو کثرت سے
یاد کیا کرے اور مدتوں کے لئے منصوبے اور سامان نہ کرے اور نہ سوچے **فصل بخل میں**
قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار رواہ الترمذی
ماہیت جس چیز کا خرچ کرنا شرعاً یا مروّۃً ضروری ہو اس میں تنگ دلی کرنا **معالجہ** مال کی محبت
کو دل سے نکالے اور حب مال کے نکالنے کا وہی طریق ہے جو معالجہ حب دنیا میں مذکور ہوا

۴ ۱۲ مشکوٰۃ ص ۱۶۷ باب الاتفاق وکراہیۃ الاسراف ۱۲

فصل حرص میں قال اللہ تعالی ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہرم ابن آدم ویشب منہ اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر متفق علیہ **ماہیت** قلب کا مشغول ہونا مال وغیرہ کیساتھ **معالجہ** خرچ گھٹاوے تاکہ زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو اور آئندہ کی فکر نہ کرے کہ کیا ہوگا اور یہ سوچے کہ حریص وطامع ہمیشہ ذلیل وخوار رہتا ہے

فصل حب جاہ میں قال اللہ تعالے تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لہا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی **ماہیت** لوگوں کے دلوں کا مسخر ہوجانا جس سے وہ لوگ اسکی تعظیم واطاعت کریں **معالجہ** یوں سوچے کہ جو لوگ میری تعظیم واطاعت کررہے ہیں نہ یہ رہیں گے نہ میں رہوں گا پھر ایسی موہوم وفانی چیز پہ خوش ہونا نادانی ہے اور دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ شرع کیخلاف تو نہ ہو مگر عرفاً اس شخص کی شان کے خلاف ہو اس سے لوگوں کی نظر میں ذلیل ہوجاویگا مگر مقتدا کو ایسا کام کرنا زیبا نہیں دین میں فتور پڑے گا

فصل ریا میں قال اللہ تعالی یراؤن الناس الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسیر الریاء شرک رواہ ابن ماجۃ **ماہیت** اللہ تعالی کی طاعت میں یہ قصد کرنا کہ لوگوں کی نظر میں میری قدر ہوجاوے **معالجہ** حب جاہ کو دل سے نکالے کیونکہ ریا اسی کا شعبہ ہے اور عبادت پوشیدہ کیا کرے یعنی جو عبادت کہ جماعت سے نہیں ہے اور جس عبادت کا اظہار ضرور ہے اس کے لئے ازالہ حب جاہ کافی ہے ایک طریق معالجہ کا حضرت سیدی مرشدی مولائی الحاج الحافظ محمد امداد اللہ صاحب دامت برکاتہم کا ارشاد فرمودہ ہے وہ یہ کہ جس عبادت میں ریا ہو اسکو خوب کثرت سے کرے پھر نہ کوئی التفات کریگا نہ اسکو یہ خیال رہیگا وہ چند روز میں ریا سے عادت پھر عادت اور اخلاص بن جاویگی

فصل تکبر میں قال اللہ تعالی ان اللہ

۴ اور فرمایا رسول علیہ السلام نے نہیں جائیگا بہشت میں جسکے دل میں رائی برابر بھی کبر ہو مشکوۃ باب الغضب والکبر

لا یحب المستکبرین ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم **ماہیت** اپنے کو صفات کمال میں دوسرے سے بڑھکر سمجھنا **معالجہ** اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرے اُسکے مقابلہ میں اپنے کمالات کو ہیچ پائیگا اور جس شخص سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اس کیساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آوے یہانتک کہ اس کا خوگر ہو جاوے

فصل عجب میں قال اللہ تعالیٰ اذ اعجبتکم کثرتکم الآیۃ ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما المھلکات فھوی متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسہ وھی اشدھن رواہ البیہقی فی شعب الایمان **ماہیت** اپنے کمال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اسکا خوف نہ ہونا کہ شاید سلب ہو جاوے **معالجہ** اس کمال کو عطائے خداوندی سمجھے اور اُس کی استغنا و قدرت کو یاد کرکے ڈرے کہ شاید سلب ہو جاوے

فصل غرور میں قال اللہ تعالیٰ ولا یغرنکم باللہ الغرور مسر الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التجافی من دار الغرور رواہ البیہقی فی شعب الایمان **ماہیت** جو امر خواہش نفسانی کے موافق ہو اور اسکی طرف طبیعت مائل ہو کسی شبہے اور شیطان کے دھوکے کے سبب اُسپر نفس کو اطمینان حاصل ہونا **معالجہ** ہمیشہ اپنے اعمال و احوال کو قرآن و حدیث و بزرگان دین کے اقوال و افعال سے ملاتا رہے ان رذائل کے ازالے سے باقی رذائل سب دفع ہو جاویں گے چنانچہ ظاہر ہے ان اوصاف حمیدہ و ذمیمہ کو کسی بزرگ نے دو رباعیوں میں اختصار و اجمال کے ساتھ جمع فرما دیا ہے وہ رباعیاں قابل یاد رکھنے کے ہیں ۔

رباعی

خواہی کہ شوی منزل قرب مقیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین
نہ چیز بنفس خویش وفرما تعلیم
تفویض و توکل و رضا و تسلیم

رباعی

خواہی کہ شود دل تو چوں آئینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت
دہ چیز بروں کن از درون سینہ
بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

فصل جاننا چاہیے کہ مقام مراقبہ کے متعلق دو چیزیں اور ہیں ایک مشارطہ کہ مراقبے سے پہلے ہے

ف جبکہ بھلا معلوم ہوا تمکو تمہارا زیادہ ہونا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں تین مہلکات سو وہ خواہش ہے جسکی پیروی کیجاوے اور بخل ہے جس کے موافق عملدرآمد ہو اور اچھا سمجھنا آدمی کا اپنے آپ کو اور یہاں سب سے بڑھکر ہے ۱۲ مشکوٰۃ ۳ بحوالہ مذکورہ ۱۲ اور دھوکہ نہ دیدے تمکو اللہ کی باتوں میں شیطان اور فرمایا رسول علیہ السلام نے ذلک رہنا دھوکہ کی چیز یعنی دنیا سے مشکوٰۃ [illegible] کتاب الرقاق

دوسرے محاسبہ جو مراقبے کے بعد ہے مشارطت۔ یہ کہ روزانہ صبح اٹھکر تہوڑی دیر تنہائی میں بیٹھکر اپنے نفس کو خوب فہمائش کرے کہ دیکھو فلاں فلاں کام کیجیو فلاں مت کیجیو اس کے بعد مراقبہ یعنی نگہداشت اس معاہدے کی رکھنا چاہیئے جب دن ختم ہو پھر سوتے وقت محاسبہ کرے یعنی صبح سے شام تک جو اعمال کئے ہیں انکو تفصیلاً یاد کرے جو نیک کام کئے ہیں اُنپر شکر الٰہی بجالاوے جو بُرے کام کئے ہوں یا نیک کاموں میں کوئی آمیزش ہوگئی ہو اُسپر نفس کو ملامت و زجر و توبیخ کرے اور اگر خالی زجر و توبیخ کافی نہ ہو تو کچھ مناسب سزا اپنی تجویز کرکے عملدرآمد کرے قال اللہ تعالیٰ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (از احیاء العلوم)

تیسرا باب اذکار و اشغال و مراقبات میں

ذکر کے معنے تو ظاہر ہیں شغل تصور ذکر کو کہتے ہیں اور مراقبہ تصور مذکور کو اذکار و اشغال و مراقبات کثرت سے کتب قوم میں مذکور ہیں مگر ہم اس مقام پر تینوں چیزوں میں سے دو دو طریقے تبرکاً اپنے ہادی و مرشد حضرت مولانا الحاج الحافظ امداد اللہ صاحب دامت برکاتہم کے ارشادات ضیاء القلوب و ارشاد مرشد سے نقل کرتے جو بہت سلیس اور مختصر اور مفید ہیں ٭

طریق ذکر دوازدہ تسبیح

بعد نماز تہجد کے توبہ و استغفار عجز و انکسار کرکے ہاتھ اٹھاکے یہ دعا بحضور قلب پڑہے اَللّٰھُمَّ طَہِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اللہُ یا اللہ یا اللہ تین بار یا سات مرتبہ تکرار کرے اور گیارہ بار استغفار اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر چار زانو بیٹھے اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور جو انگلی اس کے پاس ہے اس سے رگ کیماس کو کہ بائیں زانوں کے اندر ہے محکم پکڑے اور کمر کو سیدھی رکھے پھر دلجمعی سے ہیبت اور حرمت اور تعظیم تمام کیساتھ جوش

؎ اسواء سے پاک کردے اور اپنے نور معرفت سے منور فرما ۱۲

الحانی سے ذکر شروع کرے بعد اعوذ و بسم اللہ کے باخلاص تمام تین بار کلمۂ طیب اور ایک بار کلمۂ شہادت پڑھکے سر کو قلب کی طرف کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت کے واقع ہے جھکا کے کلمۂ لا کو قوت اور سختی سے دل کے اندر سے کھینچے اور آلہ کو داہنے مونڈھے پر لیجا کر سر کو پشت کی طرف مائل کرکے تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل میں سے نکالکر پس پشت ڈالدیا اور دم کو چھوڑ کر لفظ الا اللہ کو زور اور سختی سے دل پر ضرب مارے اور تصور کرے کہ عشق اور نور الٰہی کو دل میں داخل کیا اسی طرح اس نفی و اثبات کو فکر اور ملاحظہ اور واسطے کے ساتھ دو سو بار کہے اور اس ذکر میں نو بار لا الٰہ الا اللہ اور دسویں مرتبہ محمد رسول اللہ کہے بعد اسکے بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمۂ شہادت کہے لیکن مبتدی کلمۂ لا الٰہ میں لا معبود اور متوسط لا مقصود اور منتہی لا موجود ملاحظہ کرے اس کے بعد لمحہ دو لمحہ مراقب ہوکے تصور کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے میرے سینے میں آتا ہے **طریق ذکر اثبات مجرد** پھر دو زانوں بیٹھے اور کمر سیدھی کرے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لیجا کے لفظ الا اللہ کو زور اور سختی سے دل پر ضرب کرے اسکو چار سو بار دمادم کرے پھر بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمۂ شہادت کہے اور لمحہ دو لمحہ مراقب رہے **طریق ذکر اسم ذات** پھر ذکر اسم ذات اللہ اللہ کا کرے اس طرح سے کہ اول حرف ہائے لفظ اللہ کو پیش اور دوسرے ہائے لفظ اللہ کو ساکن کرے یعنی جزم دے اور آنکھیں بند کرکے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لاکر لفظ مبارک اللہ اللہ کی دونوں ضرب جہر اور قوت سے دل پر مارے اس ذکر اسم ذات دو ضربی کو چھ سو بار دمادم کرے لیکن دسویں گیارھویں بار اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی[2] مع ملاحظہ معنوں کے کہتا رہے تاکہ کیفیت اور لذت ذکر کی اور دفع غفلت و خواب حاصل ہو بعد اس کے بطور سابق تین بار کلمۂ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے پھر ایک ضربی اسطرح سر کو داہنے مونڈھے کی طرف کج کرکے لفظ مبارک اللہ کو دل پر سو بار دمادم کرے بعدہ تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہکر درود شریف اور استغفار گیارہ گیارہ بار پڑھکر دعا مانگے اور مناجات کرے

طریق ذکر لطائف ستہ

اے عزیز جان تو کہ جسم انسان میں چھ لطیفے ہیں یعنی چھ مقام ہیں کہ فیضان و برکات و انوار الٰہی سے

[1] اس کی شرح مسئلہ وحدۃ الوجود میں دیکھو ۱۲ [2] اللہ تعالیٰ میرے پاس ہیں اور مجھے دیکھ بھال رہے ہیں اور میرے ساتھ ہیں

بھرے ہیں اوّل لطیفہ قلبی ہے کہ مقام اس کا دو انگشت نیچے پستان چپ کے واقع ہے اور نور
اس کا سُرخ ہے دوسرا لطیفہ روحی ہے جگہ اسکی دو انگشت نیچے پستان راست کے ہے اور نور
اُس کا سفید ہے تیسرا لطیفہ نفسی ہے کہ مقام اس کا زیر ناف ہے اور نور اس کا زرد ہے چوتھا
لطیفہ سری ہے کہ جگہ اسکی مابین سینے کے ہے اور نور اس کا سبز ہے پانچواں لطیفہ خفی ہے کہ ٹھکانہ
اس کا پیشانی ہے نور اس کا نیلگوں ہے چھٹا لطیفہ اخفی ہے موضع اس کا ام الدماغ ہے نور اس کا
سیاہ ہے مثل سیاہی چشم کے پس طالب کو چاہیئے کہ ان چھیوں لطیفوں کے ذکر اور شغل میں
اسقدر مشغول ہو اور مشق کرے کہ اثر ذکر ظاہر ہو **طریق شغل اسم ذات** اللہ در پارچہ کاغذ شکل
قلب صنوبری برنگ سُرخ یا نیلگوں کشیدہ و دراں نقطہ اللہ بآب طلا یا نقرہ بنویسد و پیوستہ
نظر برآں دارد تا کہ نقش ایں اسم در دل پدید آید یا صورت وہمی را بر صفحۂ دل بنویسد و مدام
متوجہ بآں باشد تا غیب از حواس پدید آید **طریق ذکر سرمدی** کہ آنرا انحد و سلطان الاذکار
می گویند بطریق معہود چشم و گوش را از انامل بند نماید و حواس را جمع نمودہ تصور نماید کہ در دماغ
آوازی مثل آواز افتادن آب از بالا بہم مسموع میگردد بہمت تمام متوجہ باستماع آں آواز باشد
چنانکہ گفت **شعر** در راہ عشق وسوسہ اہرمن بسی است ٭ ہشدار گوش را بہ پیام سروش دار یکلحظہ
از و غافل نشود رفتہ رفتہ آں آواز قوت گیرد تا آنکہ بے بند کردن گوش ہم غائب نشود و شور عالم
او را مزاحمت نرساند بلکہ آواز سرمدی بر ہمہ آواز غالب باشد و دریں مشغولی ذوق و شوق فرو
گیرد کہ تحریر نمی آید **مراقبہ رویت** اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی[1] ٭ با ملاحظہ معنی صورت رویت حق
تعالیٰ خود را در ملاحظہ دارد و برآں مواظبت نماید تا وجدان صورت ملکہ گردد **مراقبہ فنا** کُلُّ مَنْ[2]
عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ٭ با ملاحظہ معنی صورت یقینی فنا جملہ
موجودات و بقائے آں ذات بے کیفت تصور نماید و بچشم دل آنرا ببیند و دراں محو شود تا ایں
معنی بوجہ احسن جلوہ گر گردد و فنائے سالک و اضمحلال عقل و علم رونماید **فائدہ** احقر نے ایک
معتبر کتاب میں لکھا ہوا دیکھا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے دہلی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کو خواب میں دیکھا سوال کیا کہ کیوں حضرت آپکے زمانے کی نسبت اور اس زمانے کی نسبت

[1] کیا اسکو خبر نہیں کہ اللہ دیکھتا ہے ۱۲ [2] جو کچھ زمین پر ہے فانی ہے اور باقی رہیگی ذات تیرے رب کی جو صاحب بزرگی کا اور انعام والی ہے ۱۲

میں کیا فرق ہے ارشاد فرمایا کہ ہمارے زمانے میں تین چیزوں کی زیادہ کثرت کرتے تھے نماز و تلاوت
قرآن و ذکر اور اسوقت لوگوں نے صرف ذکر پر اکتفا کر لیا ہے انتہی راقم نے جو غور کیا تو قرآن مجید
کی آیت میں تینوں چیزوں کو جمع پایا اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ
بلکہ بقول حضرت شاہ ولی اللہ صاحب غالباً صحابہ و تابعین میں حصول نسبت کے لئے اسی نماز
و تلاوت و دیگر اوراد کی کثرت بشرط خشوع و تدبر کافی تھی ان اشغال متعارفہ کی انکو حاجت
نہ تھی پس سالک کو ضرور ہے کہ ان چیزوں کو مہمل نہ چھوڑے اور انکے آداب و شرائط کی حفاظت
و رعایت سے غافل نہ ہو گو آداب نماز و تلاوت کے بہت مبسوط ہیں مگر اس مقام پر مختصراً اتنا سمجھ
لینا کافی ہے کہ قرآن مجید جب پڑھنے کا ارادہ کرے تو تھوڑی دیر پہلے یہ سوچ لے کہ میں اللہ تعالیٰ
کے روبرو بیٹھا ہوں جس طرح شاگرد استاد کے روبرو ہوتا ہے اور بطور سبق کے اللہ تعالیٰ کو سنا
رہا ہوں اس مراقبے سے جو کیفیت پیدا ہوگی خود معلوم ہو جاویگا اور نماز میں حضوری حاصل ہونیکے
کئی طریق ہیں ایک یہ خیال کرنا کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھکو دیکھ رہا ہے
تیسرا یہ کہ معنے کا خیال رکھنا چوتھا ہر لفظ کو بقصد منہ سے نکالنا کہ کوئی لفظ محض یاد سے نہ پڑھے ہر ہر
لفظ پر قصد کرتا جائے کہ اب یہ کہونگا پھر اب یہ کہونگا پانچواں طریق یہ سمجھنا کہ میری عمر کی یہ آخری
نماز ہے شاید اب عمر کا خاتمہ ہو جاوے۔ ان طریقوں میں سے جو طریق آسان اور دلچسپ ہو اس کو اختیار
کر لے اور کسی قدر اوراد بھی صبح و شام پڑھ لیا کرے ہمارے حضرت صاحب کی کتاب ارشاد مرشد
میں ضروری چیزیں موجود ہیں اس میں سے جسقدر بسہولت ممکن ہو معمول کر لے۔

افسوس

اس زمانے میں نماز و قرآن کی حد سے زیادہ بے قدری ہو رہی ہے عوام کیا خواص بھی بہت ہی
کم ہیں جو ٹھیک ٹھیک طور پر نماز کے خصوصاً جماعت کے پابند ہوں بلکہ بہت سے فقیر و نکا تو یہ

[illegible]

[illegible]

گمان ہے کہ باطنی نماز کافی ہے ظاہری نماز کی کیا ضرورت ہے تو یہ صاف فرضیت نماز کا انکار
کرنا ہے جس سے یقیناً ایمان سلب ہو جاتا ہے نعوذ باللہ منہ پھر جو ان میں پڑھے ہیں جن ہیں وہ قرآن مجید کی
آیتوں کی تحریف کرتے ہیں اَلَّذِیْنَ[1] ھُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ دَآئِمُوْنَ سے استدلال ہے کہ دیکھیے
صاحب! صلوٰۃ ظاہری تو دائم ہو نہیں سکتی پس صلوٰۃ باطنی ہی مراد ہے کہیں وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ[2]
سے تمسک ہے کہ نماز بھی اچھی چیز ہے مگر ذکر اللہ اس سے بھی اکبر ہے سو اکبر کے ہوتے اصغر کی
کیا حاجت ہے صاحبو یہ صریح الحاد ہے ایک موٹی بات تو یہی ہے کہ تمہارے پہلے پیروں نے
اور سب پیروں کے پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں نہیں سمجھا کیوں نہیں کیا تمام
عمر ایسے فضول فعل کے کیوں پابند رہے دوسرے تمام قرآن حدیث عموم فرضیت سے بھرا پڑا
ہے اس میں نہ کسی آدمی کی تخصیص ہے نہ کسی حالت کا استثنا بجز ان لوگوں کے جو قاعدہ شرعی سے
مرفوع القلم ہیں رہا استدلال آیات مذکورہ سے وہ محض لچر ہے اول تو یہ کہنا کہ صلوٰۃ ظاہری
دائم نہیں ہو سکتی غیر مسلم ہے کہ ہر چیز کا دوام اسکے مناسب ہوتا ہے مثلاً اگر کہا جاوے کہ فلاں
شخص ہمارے پاس ہمیشہ آتا ہے تو کیا ضرور ہے کہ وہ ہر وقت آنے ہی میں مشغول رہے بلکہ
مطلب یہ ہے کہ جو وقت اس کے آنے کا معین ہے اسمیں بلا ناغہ آتا ہے اسیطرح نماز ظاہری کا دوام
سمجھ لو کہ اپنے معین اوقات میں ناغہ نہ ہونا یہی دوام ہے۔ دوسرے اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ نماز باطنی
ہی مراد ہے تو چلو یہ بھی فرض سہی مگر اس سے ظاہری نماز کا فضول ہونا کس طرح معلوم ہوا نماز باطنی
آیت سے فرض نماز ظاہری دوسری آیت سے فرض دونوں ادا کیا کرو اور یہ کہنا کہ ذکر اللہ نماز سے
بڑھکر ہے تو اکبر کے سامنے اصغر کی کیا حاجت یہ بھی محض مہمل تقریر ہے اول تو لذکر اللہ اکبر کی یہ تفسیر
متعین نہیں بلکہ ممکن ہے کہ نماز کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہو کہ نماز میں جو فلاں فلاں برکت ہے اس کی
وجہ یہ ہے کہ ذکر اللہ یعنی اللہ کی یاد ہے اور اللہ کی یاد ہی بڑی چیز اس لئے نماز میں یہ برکت ہوئی
سو اس تقریر پر تو اس میں نماز کی ترغیب ہے نہ کہ تنقیص اور اگر وہی تفسیر مان لیجاوے تو یہ
کیا ضرورت ہے کہ اکبر کے ہوتے اصغر کی حاجت نہ ہو بھلا اگر دونوں فرض ہوں تو کیوں نہیں
حاجت ہوگی مثلاً ایک شخص کے دو بیٹے ہیں ایک بڑا ایک چھوٹا تو بس اسی قاعدے کہ اکبر کے ہوتے

[1] وہ لوگ کہ اپنی نماز پر مداومت کرتے ہیں پارہ تبارک الذی سورہ معارج رکوع اول ۱۲ [2] بیشک اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے ۱۲ م

اصغر کی کیا حاجت ہے چھوٹے بیٹے کا گلا گھونٹ کر کام تمام کر ڈالنا چاہئے اللہ تعالیٰ فہم سلیم عطا
فرماویں رہا یہ شبہ کہ ہمارا مقام عالی ہو گیا ہے اس مقام پر عبادت معاف ہو جاتی ہے اس کا
جواب باب رفع اغلاط میں مذکور ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

چوتھا باب احوال میں

حالات رفیعہ بیشمار ہیں مگر ہم چند مشہور احوال کو بیان کرتے ہیں چند فصلوں میں **فصل قبض وبسط**
میں خوف ورجا جب بڑھ جاتا ہے قبض وبسط ہوتا ہے مگر اتنا فرق ہے کہ خوف ورجا آئندہ کی
حالت یاد کرکے ہوتا ہے اور قبض وبسط محبوب کی تجلی جمالی یعنی آثار لطف وفضل کے فی الحال
وارد ہونیسے قلب کو سرور وفرحت ہونا اور تجلی جلالی یعنی آثار عظمت واستغنا کے فی الحال وارد
ہونیسے قلب کا گرفتہ ہونا کہلاتا ہے **فصل انس وہیبت میں** قبض وبسط میں جب اور ترقی
ہوتی ہے اسکو ہیبت وانس کہتے ہیں **فصل وجد اور اس کے مراتب میں** اللہ تعالیٰ کی
طرف سے جو کیفیت قلب پر وارد ہو اور اسکو اسکی حالت سے بدل ڈالے جیسا حزن وسرور
یہ وجد کہلاتا ہے اور اگر صاحب وجد کو بیخود کردے اسکو وجود کہتے ہیں اور اگر خود تغیر نہ ہو
مگر سالک تغیر پیدا کرنیکا قصد کرے اسکو تواجد کہتے ہیں اور پھر ترتیب اس کے مراتب کی یہ
ہے تصور پھر ورود پھر شہود پھر وجود پھر خمود جیسے کسی دریا پر آنے کا ارادہ کیا پھر اس پر آ
پہنچا پھر اسکو دیکھا پھر سوار ہوا پھر اس میں ڈوب گیا اور مر گیا البتہ تواجد اگر بقصد ریا ہووے تو
گناہ ہے **فصل فرق وجمع وجمع الجمع میں** مخلوق کو یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو بھی فاعل اور موصوف
صفات کیساتھ فرمایا ہے فرق ہے اور یہ سمجھنا کہ انہیں نہ کوئی فعل ہے نہ کوئی صفت حقیقۃً فاعل
اور موصوف ذات حق ہے اور سب اس کا پرتو یہ جمع ہے اور بالکل مخلوق پر نظر ہی نہ رہنا یہ جمع
الجمع ہے اور ایک اصطلاح اسمیں اور ہے ممکنات کو فاعل موصوف سمجھنا فرق ہے اور صرف حق پہ
نظر ہونا یہ جمع ہے اور مخلوق کو آئینہ صفات حق سمجھنا جمع الجمع ہے **فصل تمکین و
تلوین میں** سالک کے قلب کے حالات کا مختلف ہونا کبھی قبض کبھی بسط کبھی سکر کبھی صحو یہ تلوین
ہے اور بباعث اطمینان و وصول تام کے قلب کی حالت کا یکساں رہنا تمکین ہے تلوین والا

پہچانا جاتا ہے اور صاحب تمکین کی حالت عوام کی سی ہو جاتی ہے پس صاحب تلوین صاحب حال ہے اور صاحب تمکین حقیقت شناس اور صاحب تلوین ابھی راہ میں ہے اور صاحب تمکین واصل ہو چکا یوسف علیہ السلام کے قصے میں زنان مصر صاحب تلوین تھیں اور حضرت زلیخاں صاحب تمکین **فصل فنا و بقا میں** فنا کی کئی قسمیں ہیں فنائے افعال و اخلاق و صفات یعنی سالک سے برے افعال و اخلاق و صفات زائل ہو گئے اور بجائے اسکے افعال و اخلاق و صفات حمیدہ پیدا ہو گئے انکے پیدا ہونے کو بقا کہتے ہیں اس فنا میں فانی چیز واقع میں جاتی رہی تو یہ فنا واقعی ہے دوسری قسم فنائے ذات و فنائے خلق اس کے یہ معنے نہیں کہ واقع میں سالک اور مخلوقات فنا ہو جاتے ہیں بلکہ غلبۂ شہود ذات و صفات حق کی وجہ سے سالک کو اپنے اور مخلوق کے وجود کا علم نہیں رہتا تو یہ فنائے علمی ہے واقع و حسی نہیں جیسے کوئی غریب سا آدمی کسی شاہی دربار میں دفعۃً پہنچ جاوے بعض اوقات ہیبت کے مارے اپنی پرائی کچھ خبر نہیں رہتی اور واقع میں وہاں سب موجود ہیں پھر بعض اوقات اس فنا کا بھی علم نہیں ہوتا جیسے سونے میں اکثر اوقات یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ میں سوتا ہوں اسکو فناء الفناء کہتے ہیں اور بعض کی اصطلاح میں فناء الفناء بقا کو کہتے ہیں یعنی وہ بیخودی جو فنا کہلاتی تھی جاتی رہی اور یہ شخص افاقے میں آ گیا اسلئے اسکو فناء الفنا کہا اور فنائے صفات بشریہ کو قرب نوافل اور فنائے ذات کو قرب فرائض بھی کہتے ہیں **فصل غیبت و حضور میں** کوئی وارد قوی قلب پر آیا خواہ صفات خداوندی کا غلبہ ہوا یا کچھ ثواب و عذاب یاد آیا اس کے غلبہ سے حواس معطل ہو گئے اور اور طرف کی خبر نہ رہی یہ غائبیت ہے یعنی خلق سے اور جب ہوش آ گیا حضور ہو گیا اور کبھی اس غائبیت کو حضور کہتے ہیں یعنی حضور بحق کبھی حضور کی جگہ شہود بولتے ہیں اسکے معنے بھی حضور کے ہیں سو جو چیز قلب میں حاضر ہو گی وہ شاہد اور مشہود ہے لیکن اکثر صوفیہ جب لفظ شہود بولتے ہیں تو شہود حق مراد لیتے ہیں اور لفظ شواہد سے مخلوق مراد لیتے ہیں پس غائبیت کی دو قسمیں نکلیں ایک محمود دیگر خلق کیطرف سے ہے ایک مذموم اگر حق کیطرف سے ہے اسیطرح حضور کو سمجھو **فصل سکر و صحو میں** انوار غیب کے غلبے سے ظاہری و باطنی احکام میں امتیاز کا اٹھ جانا سکر ہے اور اس امتیاز

قشیریہ ۱۲ جواہر غیبی قشیریہ و حضرت سیدی و مرشدی ۱۲ تحفہ مرسلہ ۱۲ قشیریہ ۱۲ جواہر غیبی از مصباح الہدایہ ۱۲ جواہر غیبی از مصباح الہدایہ ۱۲

کا عود کرآنا صحو ہے غرض سُکر غیبت سے بڑھا ہوا ہے **فصل محو اثبات میں** اس کے معنے قریب قریب فنا وبقا کے ہیں اور وہی قسمیں یہاں بھی ہیں اور محو کے معنے ہیں اور بھی چند الفاظ مستعمل ہیں محق سحق طمس اور اگر ان الفاظ میں کچھ فرق کیا جاوے تو بھی مضایقہ نہیں مثلاً محو صفات کو محق کہیں اور فنائے ذات کو سحق اور صفات و ذات کے آثار محو ہو جانے کو طمس کہتے ہیں **فصل تجلی و استتار میں** تجلی ظہور کو کہتے ہیں اور استتار پوشیدہ ہونے کو تجلی کی کئی قسمیں ہیں اور ہر ایک کے جُدا آثار ہیں ایک تجلی ذاتی اسکا اثر یہ ہے کہ اگر سالک کے وجود عنصری کے صفات و آثار کچھ باقی ہیں تب تو بیہوش ہو جاتا ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام طور پر بیہوش ہو گئے اور اگر وجود عنصری کے آثار بالکل فانی ہو چکے ہیں تو مشاہدہ کر سکتا ہے چنانچہ قبل موت تو یہ خلعت خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوا اور بعد موت سب مومنین کو جنت میں دیدار ہوگا دوسری تجلی صفاتی اسکی علامت یہ ہے کہ اگر صفات جلالی تجلی کریں تو سالک پر خشوع وخضوع کا غلبہ ہوتا ہے اور اگر صفات جمالی تجلی کریں تو سالک کو سرور وانس ہوتا ہے تیسری تجلی افعالی ہے اسکی علامت یہ ہے کہ سالک کی نظر کسی کی مدح و ذم و نفع و ضرر ورد و قبول پر نہیں رہتی **محاضرہ** تجلی افعال کو کہتے ہیں مکاشفہ تجلی صفات کو اور مشاہدہ تجلی ذات کو محاضرہ قلب سے ہوتا ہے اور مکاشفہ سر سے اور مشاہدہ روح سے **فصل غیرت میں** اہل کمال کے نزدیک اطاعت حق ہر امر میں مقدم ہوتی ہے اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق میں خلل ڈالا تو اہل کمال کو اس چیز کے رفع کرنے کا ایک ولولہ پیدا ہوتا ہے اسکو غیرت کہتے ہیں **فصل** منجملہ ان افعال رفیعہ کے سچا اور اچھا خواب ہے جس میں انبیا یا فرشتوں کی زیارت ہو یا جنت اور دوسرے مقامات متبرکہ دیکھے **فصل** منجملہ ان احوال رفیعہ کے کشف ہے **فصل** منجملہ ان احوال رفیعہ کے فراست صادقہ ہے یعنی سچی اٹکل جو مطابق واقع کے ہو..... **فصل** منجملہ ان احوال رفیعہ کے اجابت دعا اور اُس کے قصد کے مطابق کام بنجانا ہے

فصل منجملہ اُن احوال رفیعہ کے کرامات ہیں کرامت ایسا امر خارق عادت کو کہتے ہیں جو اتباع شریعت کرنے والے سے ظاہر ہو اور اگر اتباع شریعت اس شخص میں نہیں ہے تو یا وہ سحر ہے یا کوئی شعبدہ یا ثمرۂ ریاضت ہے جو اکثر جوگیوں کو بھی حاصل ہو جاتا ہے یا استدراج ہے جیسا دجّال کے لئے ہوگا کہ اس کے حکم سے بارش ہوگی خزائن مدفونہ اس کے پیچھے پیچھے دوڑیں گے مُردے کو زندہ کریگا فی الفتوحات المکیۃ سئل البسطامی عن طی الارض فقال لیس بشئ وان ابلیس یقطع من المشرق الی المغرب فی لحظۃ واحدۃ وماھو عند اللہ بمکان وسئل عن اختراق الھواء فقال ان الطیر یخترق الھواء والمؤمن افضل من الطیر فکیف یحسب کرامۃ بشارک فیھا طائر وھکذا اعلل جمیع ما ذکر لہ وقال ابویزید لو نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتی یرتقی فی الھواء فلا تغتروا بہ حتی ینظروا کیف تجدونہ عند الامر والنھی وحفظ الحدود واداء الشریعۃ **فصل** اس میں اختلاف ہے کہ منتہائے سلوک کیا ہے بعض نے مرتبۂ فنائے تام کہا ہے جسمیں تجلّی بے کیف کا مشاہدہ و معائنہ ہوتا ہے بعض نے عبدیت کو کہا ہے بعض نے رضا کو احقر کے نزدیک یہہ اختلاف لفظی ہے اعتبارات مختلفہ سے سب اقوال صحیح ہیں وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ مقامات میں سب میں آخر مقام رضا ہے اور احوال عروجی میں سب سے آخر مرتبہ فنا ہے اور احوال نزولی میں سب میں آخر عبدیت ہے اس انتہائے عروج کو فنا فی اللہ اور انتہائے نزول کو بقا باللہ بھی کہتے ہیں ولایت کاملہ اسی مقام پر حاصل ہوتی ہے۔

پانچواں باب معارف میں

ہر شخص کا اس میں جداگانہ مذاق ہے مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ حقائق و معارف وہ مقبول ہیں جس کو شریعت رد نہ کرے سیر یہ میں ابوسلیمان دارانی کا قول منقول ہے

ربما یقطع فی قلبی النکتة من نکت القوم ایاما فلا اقبل منہ الا بشاهدین عدلین الکتاب
والسنة ابو سعید خراز کا قول ہے کل باطن یخالفہ ظاهر فهو باطل اور دلیل ان علوم کی کشف
ہے ویس اور قرآن و حدیث کے اندر ان مسائل کا داخل کرنا تکلف سے خالی نہیں اور معارف
حسب اختلاف مذاق بیشمار ہیں مگر اس مقام پر چند معارف اختصار کیساتھ ذکر کئے جاتے ہیں
جو زیادہ مشہور ہیں اس باب میں چند فصول ہیں **فصل وحدۃ الوجود** میں ظاہر ہے کہ تمام
کمالات حقیقۃً اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں اور مخلوقات کے کمالات عارضی طور پر ہیں کہ اللہ
تعالیٰ کی عطا و حفاظت کے سبب ان میں موجود ہیں ایسے وجود کو اصطلاح میں وجود ظلی کہتے
ہیں اور ظل کے معنے سایہ کے ہیں سو سایہ سے یہ نہ سمجھہ جائیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی جسم ہے یہ عالم
اس کا سایہ ہے بلکہ سایہ کے وہ معنے ہیں جیسے کہا کرتے ہیں کہ ہم آپکے زیر سایہ رہتے ہیں یعنی آپکی
حمایت اور پناہ میں اور ہمارا امن و عافیت آپکی توجہ کے بدولت ہے اسیطرح چونکہ ہمارا وجود بدولت
عنایت خداوندی ہے اسلئے اسکو وجود ظلی کہتے ہیں پس یہ بات یقیناً ثابت ہوئی کہ ممکنات کا
وجود حقیقی اور اصلی نہیں ہے عارضی اور ظلی ہے اب وجود ظلی کا اگر اعتبار نہ کیا جاوے تو صرف
وجود حقیقی کا ثبوت ہوگا اور وجود کو واحد کہا جاوے گا یہ وحدۃ الوجود ہے اور اگر اسکا بھی اعتبار
کیجیے کہ آخر کچھ تو ہے بالکل معدوم تو ہی نہیں گو غلبہ نور حقیقی سے کسی مقام پر سالک کو وہ نظر نہ
آوے یہ وحدۃ الشہود ہے اس کی ایسی مثال ہے کہ نور ماہتاب نور آفتاب سے حاصل ہے اگر اس
نور ظلی کا اعتبار نہ کیجئے تو صرف آفتاب کو منور ماہتاب کو تاریک کہا جاوے گا یہہ مثال وحدۃ
الوجود کی ہے اور اگر اسکے نور کا بھی اعتبار کیجئے کہ آخر اس کے کچھ تو آثار خاصہ ہیں گو وقت
ظہور نور آفتاب کے وہ بالکل مسلوب النور ہو جاوے یہ مثال وحدۃ الشہود کی ہے یہاں سے معلوم
ہوا کہ حقیقت میں یہ اختلاف لفظی ہے مآل کار دونوں کا ایک ہوا اور چونکہ اصل و ظل میں
نہایت قوی تعلق ہوتا ہے اسکو اصطلاح صوفیہ میں عینیت سے تعبیر کرتے ہیں اور عینیت کے
یہ معنے نہیں کہ دونوں ایک ہو گئے یہ تو صریح کفر ہے چنانچہ صوفیہ محققین اس

عینیت کے ساتھ غیرت کے بھی قائل ہیں پس یہ عینیت اصطلاحی ہے نہ لغوی مسئلے کی تحقیق تو اسی قدر ہے اس سے زیادہ اگر کسی کلام منثور یا منظوم میں پایا جاوے وہ کلام حالت سکر کا ہے نہ قابل ملامت ہے نہ لائق نقل و تقلید

فصل تنزلات ستہ میں

یہ ظاہر ہے کہ مصنوعات سے صانع کا ظہور ہوتا ہے ورنہ کیونکر پتہ لگے پھر خود صانع میں ایک مرتبہ ذات کا ہوتا ہے ایک صفات کا پھر صفات میں بھی ایک مرتبہ جامعیت اور اجمال کا ہوتا ہے ایک مرتبہ تفصیل کا اور ہمیشہ ذات کا نشان صفات سے لگتا ہے اور اجمال کا پتہ تفصیل سے جب یہ سب باتیں سمجھ میں آگئیں تو اب سمجھے کہ مخلوقات سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ہم کو علم ہوا تو ظہور ظلی کے اعتبار سے یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظہور اللہ تعالیٰ کا مخلوقات سے ہوا پھر اسی قاعدہ مذکور کے موافق اللہ تعالیٰ کی صفات تفصیلیہ سے صفات اجمالیہ کا اور ان سے ذات کا پتہ لگے گا اس لئے یوں کہہ سکتے ہیں کہ اول ظہور اللہ تعالیٰ کا صفت جامعیت اجمالیہ سے ہوا پھر صفات تفصیلیہ سے پھر مخلوقات سے ہوا اب مخلوقات میں ایک عالم ارواح ہے ایک عالم اجسام کا اور چونکہ ان میں بوجہ غایت لطافت و کثافت کے مناسبت نہیں انکے تعلق کے لئے ایک ایسی چیز پیدا کی جسکو دونوں سے مناسبت ہے اسکو عالم مثال کہتے ہیں تو مخلوقات کی ترتیب میں روح پہلے ہوئی پھر عالم مثال پھر عالم اجسام میں سب سے آخر انسان پیدا ہوا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی صفتیں پیدا کر دیں اس وجہ سے اسکو جامع کہتے ہیں جس ترتیب سے مخلوقات پیدا ہوتی گئیں ظہور صانع کا بڑھتا گیا تو اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ بعد ظہور مرتبہ صفات تفصیلیہ کے عالم ارواح سے ظہور ہوا پھر عالم مثال پھر عالم اجسام سے پھر انسان سے پس دو مرتبے ظہور کے تو صفات میں تھے اور چار مخلوقات میں تھے یہ چھ ظہور علی الترتیب اعتبار کئے گئے[1] ان ہی چھ ظہور کو تنزلات ستہ کہتے ہیں اور یہ تنزل انکی اصطلاح میں ظہور کو کہتے ہیں نہ آسمان سے زمین پر بلکہ انسان کے اندر آجانے کو سو تنزلات ستہ کے تو چھ مرتبے ہوئے اور وجود کے سات مرتبے کیونکہ ایک مرتبہ وجود کا خود

[1] [illegible]

ذات حق ہے سوم مرتبہ ذات حق کو ہاہوت کہتے ہیں اور مرتبہ صفات اجمالیہ کو لاہوت اور حقیقت محمدیہ اور مرتبہ صفات تفصیلیہ کو جبروت اور اعیان ثابتہ اور حقیقت آدم اور عالم ارواح و مثال کو ملکوت اور عالم اجسام کو ناسوت اور عالم انسان کو مرتبہ جامعہ کہتے ہیں یہ سب اصطلاحی الفاظ ہیں ورنہ یقینی بات ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آدم علیہ السلام مخلوقات الٰہی سے ہیں نہ کہ صفات الٰہیہ سے تحقیق مسئلے کی اسی قدر ہے اس سے آگے اہل سکر کا غلبہ ہے جس میں انکی زبان وقلم سے موہوم الفاظ نکلے اور ناواقف لوگ اصطلاح کو حقیقت سمجھنے لگے

فصل تجدد امثال میں اوپر بیان ہو چکا ہے کہ مخلوقات ہر وقت اپنے وجود میں فیضان الٰہی کی محتاج ہیں اگر ادھر سے وجود کی حفاظت نہ ہو تو فوراً نیست و نابود ہو جاوے اب اہل کشف کی تحقیق یہ ہے کہ یہ وجود ہر آن میں جدا آتا ہے مگر اتصال و تشابہ وجودات کی وجہ سے جسکو امتیاز تغائر کا نہیں ہوتا ہے درمیان کا عدم معلوم ہوتا ہے اس کی ایسی مثال ہے جیسی بتی کے سرے پر جو آگ کا شعلہ ہے اس میں چراغ سے ہر وقت نیا تیل آتا ہے اور وہ فنا ہو کر دوسرا آتا ہے اسی طرح تمام تیل ختم ہو جاتا ہے مگر حس میں ہرگز نہیں معلوم ہوتا کہ پہلا اب فنا ہو گیا اور دوسرا اب آیا اسکو تجدد امثال کہتے ہیں۔

چھٹا باب اصطلاحات میں

اس باب میں بھی تمام اصطلاحات کا لکھنا مقصود نہیں چند مشہور اصطلاحات مرقوم ہوتے ہیں چند فصلوں میں **فصل ملامتی اور قلندر** میں قلندر[1] وہ ہے کہ صرف ضروری عبادت کرے باقی اوقات ذکر و فکر میں گذارے اور ملامتی وہ ہے کہ تمام فرائض و نوافل کا بھی پابند ہو مگر لوگوں کی نظر سے مخفی رکھے بعض لوگوں نے اسکے ساتھ جھوٹی مشابہت پیدا کرنا چاہا ہے کہ تمام تر فسق و فجور میں مبالغہ و اصرار ہے کہ مقصود ہمارا یہ ہے کہ لوگوں میں قدر نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کو طاعت کی پروا کیا ہے **فصل مجذوب و سالک مجذوب** میں جو شخص[2] مقامات کو جو باب دوم میں مذکور ہوئے ہیں اول طے کرے پھر عالم غیب سے کشش کیا جاوے

[1] جواہر غیبی از مصباح الہدایۃ ۱۲ [2] جواہر غیبی از شرح گلشن راز ۱۲

وہ سالک مجذوب ہے اور جس کو پہلے کشش ہو پھر مقامات طے کرے وہ مجذوب سالک ہے اور اول شخص کو محب اور دوسرے کو محبوب کہتے ہیں **فصل وصل** میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ذوقی حضور و تعلق ہو جاوے اور غیر سے غفلت و ذہول جب یہ نسبت متصل ہو جاوے اُس کو وصل کہتے ہیں **فصل اتصال** میں ماسوی اللہ سے منقطع ہونے کو حق کیساتھ اتصال کہتے ہیں اور ذات کا اتصال ذات سے نہیں ہوتا یہ خاصہ جسم کا ہے حق تعالیٰ کی شان میں اس کا اعتقاد کرنا کفر ہے۔ جیسا جہلاء سمجھتے ہیں کہ قطرے کی طرح سمندر میں مل گیا ہو لانا فرماتے ہیں شعر اتصالے بے تکیف بے قیاس ۔۔ ہست رب الناس را با جان ناس ۔۔ اور قطرہ و سمندر میں تو بے تکیف اتصال نہیں ہوتا اس سے اس جہل کی تردید ہوتی ہے اور جو کسی شعر وغیرہ میں ایسے الفاظ موجود ہیں وہ قابل تاویل ہیں تشبیہ ہیں ایک قصہ مذکور ہے سأل ابن شاهين الجنيد عن معنى مع فقال مع على معنيين مع الانبياء بالنصرة والكلاءة قال تعالىٰ انني معكما اسمع وارى ه ومع العامة بالعلم والاحاطة قال الله تعالىٰ ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم الاية فقال ابن شاهين مثلك يصلح ان يكون دالا للامة على الله تعالىٰ غرض بعد انقطاع خلق کے یہ جسم مقام اور حال میں ہو خوف میں یا رجا میں انس میں یا ہیبت میں یہ سب وصال ہے **فصل حال اور مقام** میں سالک کے قلب پر جو کیفیت غیب سے نازل ہو جس میں اسکا کچھ اختیار نہیں اسکو حال کہتے ہیں اور جس مرتبہ سلوک میں اس نے پختگی و استقامت حاصل کی ہو وہ مقام ہے تو مقام تو سالک کے تحت میں ہوتا ہے اور حال سالک کے تحت میں سالک ہوتا ہے **فصل وقت و نفس** میں بندے پر جو حال غالب ہو جیسے حزن و سرور مثلاً اُس کو وقت کہتے ہیں اور یہ سالک وغیرہ سالک دونوں کو پیش آتا ہے دوسرے معنی وقت کے سالک کیساتھ مخصوص ہیں وہ یہ کہ غیب سے کوئی حال ایسا غالب ہو کہ سالک اپنی حالت سے باہر ہو جاوے الصوفی ابن الوقت کے یہی معنی ہیں ۔۔ اور اگر یہ حالت دائم ہو تو نفس کہتے ہیں

[illegible]

فصل تجرید و تفرید میں دنیوی و اُخروی اغراض کو ترک کر دینا تجرید ہے[1] اور کسی چیز کو اپنی
طرف نسبت نہ کرنا تفرید ہے فصل حریت یعنی آزادی میں آزادی کے معنی ہیں اپنے نفس
کی بندگی اور اطاعت سے نکل جانا نہ یہ کہ خدا کی بندگی اور احکام شرع سے باہر ہونا کہ عین
گرفتاری ہے احکام شرع سے باہر ہونا کہ عین گرفتاری ہے احکام شرع کبھی معاف
نہیں ہوتے البتہ پہلے جو اطاعت دشواری سے ہوتی تھی وہ اب آسانی سے ہونے لگتی
ہے تو تکلیف ساقط نہیں ہوتی بلکہ کلفت تکلیف ساقط ہو جاتی ہے شعر من آزاں روز کہ در بند
توام آزادم ۔ بادشاہم کہ بدست تو اسیر افتادم فصل[2] ہمت میں۔ قلب کو کسی
طرف اس طرح مجتمع اور یکسو کرنا کہ دوسری چیز کا خطرہ نہ آوے ہمت ہے اس ہمت سے
بڑے بڑے کام بنتے ہیں آجکل اس کو توجہ[3] کہتے ہیں فصل قرب و بعد میں[4] قرب الٰہی کی
تین قسمیں ہیں ایک عام و ضروری وہ قرب ہے علم و قدرت کیساتھ یعنی اللہ تعالیٰ سب کو
جانتے ہیں اور سب پر قادر ہیں دوسرا قرب ممکن وہ خاص قرب ہے فضل و لطف کیساتھ
جسکو چاہیں مورد اپنے لطف و فضل کا بنا دیں تیسرا قرب محال وہ ذات کا ذات سے ملجانا
ہر قرب کے مقابلہ میں بُعد کے جُدا معنے ہوں گے فصل خاطر میں اور اس کے اقسام
میں قلب[5] پر جو خطاب وارد ہو وہ خاطر ہے اس کی چار قسمیں ہیں ایک اللہ کیطرف دوسرا
فرشتے کی طرف سے تیسرا نفس کی طرف سے چوتھا شیطان کی طرف سے اول کو خاطر حق دوسرے
کو الہام تیسرے کو ہواجس چوتھے وسواس کہتے ہیں پہچان یہ ہے کہ اگر نیک بات دل میں
آوے اور اس کے خلاف پر عمل کر سکے تو الہام اور اگر خلاف پر عمل نہ کر سکے تو خاطر حق ہے
اور اگر بُری بات دل میں آوے تو اگر شہوت و غضب و تکبر وغیرہ صفات نفس کیطرف رغبت
ہوتی ہے تو ہواجس ہے اور اگر کسی گناہ کی طرف میلان ہے تو وسواس ہے بعضوں نے اور طرح
فرق بیان کیا ہے فصل وارد میں وارد[6] خاطر سے عام ہے کیونکہ خاطر تو کلام نفسی ہے اور
وارد عام ہے جمیع کیفیات کو جیسے حزن و سرور و قبض و بسط وغیرہ فصل شاہد میں[7] جو چیز
قلب پر غالب ہو وہ شاہد ہے بعض کا قول ہے کہ شاہد صاحب جمال کو کہتے ہیں اور اگر اسکے روبرو

۱؎ جواہر غیبی از مصباح الہدایۃ ۱۲ ۲؎ جواہر غیبی از رشحات ۱۲ ۳؎ راقم ۱۲ ۴؎ قشیریہ ۱۲ ۵؎ قشیریہ ۱۲ ۶؎ قشیریہ ۱۲ ۷؎ قشیریہ ۱۲

صوفی کے قلب میں کچھ تغیر پیدا نہ ہو تو یہ علامت اس کے فنائے نفس کی ہے اور اگر تغیر پیدا ہو جائے تو علامت حیات نفس کی ہے تو گویا وہ صاحب جمال اُسکے حال کا شاہد ہوا **فصل** لطائف ستہ میں وہ یہ ہیں نفس، قلب، روح، سر، خفی، اخفی ان کے جواہر و عرض ہونے میں اور مجرد اور مادی ہونے میں اور انکے واحد یا متعدی ہونے میں اور تعین مقامات حق میں اہل طریق مختلف ہیں اصل یہ ہے کہ جس کو جسطرح کشف ہوا اُسی طرح فرمایا بہرحال قابل بیان اسقدر ہے کہ نفس کی اصل غذا غفلت ہے اس مرتبہ میں اسکو امارہ کہتے ہیں اور شہوات کی [illegible] گو ابھی پورا سکون نہ ہو لوامہ کہلاتا ہے اور جب بالکل قرار ہو جاوے مطمئنہ کہتے ہیں غرض امارگی کے مرتبے میں اسکی غذا کی تقلیل میں کوشش کرے اور غذا قلب کی ذکر ہے اور غذا روح کی حضوری ہے اور غذا سر کی مکاشفہ اور غذا خفی کی شہود و فنا اور غذا اخفی کی فناء الفناء بعض نے اسمیں بھی کسی قدر اختلاف کیا ہے سو ع ہر کسے را اصطلاحے دادہ ایم **فصل** شطح میں بے اختیاری کی حالت میں جو غلبہ وارد کی وجہ سے ظاہری قواعد کے خلاف کوئی بات منہ سے نکل جاوے وہ شطح ہے اس پہ نہ گناہ ہے نہ اس کی تقلید جائز ہے **فصل** تمثل میں کوئی ذات باوجود بقا اپنی حالت و صفت کسی دوسری صورت میں ظہور کرے اس دوسری صورت کو صورت مثالی کہیں گے جیسے جبرئیل علیہ السلام صورت بشریہ میں متمثل ہوتے تھے یہ نہ تھا کہ فرشتے سے آدمی بن گئے ورنہ تمثل نہ ہوتا استحالہ وانقلاب ہوتا خواب و مکاشفات میں حق تعالیٰ کو صورت مثالیہ میں دیکھ سکتے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام نے اسی تجلی مثالی سے نور الٰہی کو دیکھا ذات خداوندی کو نہیں دیکھا ورنہ طالب دیدار نہ ہوتے پس اللہ تعالیٰ مثل سے پاک ہے مگر مثال خود اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی بیان فرمائی ہے کیونکہ جن دو چیزوں میں کچھ صفات مشترک ہوں ان میں ایک کو دوسرے کی مثال کہتے ہیں مثلاً حسین آدمی کو چاند سے تشبیہ دیں وہ آدمی چاند نہیں ہو گیا مگر صفت حسن میں اشتراک ہونے سے چاند کو آدمی کی مثال کہیں گے اور اس کی شناخت سے حسن انسانی کی اسیقدر شناخت ہو جاویگی گو کامل شناخت نہ ہو سکو اچھی طرح سمجھ لو اس میں غور نہ

---

[1] ارشاد مرشد ۱۲ [2] احیاء العلوم ۱۲ [3] قطرات الحیات ۱۲ [4] فتمثل لہا بشرا سویا ۱۲ [5] رایت ربی فی احسن صورۃ ۱۲ [6] لیس کمثلہ شئ ۱۲ [7] مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح ۱۲

کرنے سے کفر والحاد لازم آجاتا ہے **فصل خلع بدن میں** کوئی روح اپنا بدن حالت حیات میں چھوڑ کر دوسرے مردہ بدن میں چلی جاوے یہ بات ریاضت سے حاصل ہو سکتی ہے **فصل بروز میں** کوئی روح کسی زندہ کے بدن میں تصرف کرے یہ تصرف جن و شیاطین کی تو معمولی بات ہے اور انسان سے بطور خرق عادت واقع ہوتا ہے[1] **تنبیہ** ہنود جو تناسخ یعنی آواگون کے قائل ہیں وہ اہل حق کے نزدیک باطل ہے امور مذکورہ کے وقوع سے کسی کو جواز تناسخ کا دھوکہ نہ ہو جاوے تناسخ اور ان میں صریح فرق ہے تمثل میں تو ذات کو اپنی کسی حالت سے انتقال ہی نہیں ہوتا اور تناسخ میں روح کا منتقل ہونا اعتبار کیا گیا ہے اُس سے تو یہ فرق ہے اور خلع بدن میں جو روح دوسرے بدن میں گئی ہے اُسکی ابھی موت نہیں آئی تھی اور تناسخ بعد مرنے کے قرار دیا گیا ہے اور بروز میں جس بدن میں روح نے اپنا اثر کیا اس میں پہلے سے بھی روح موجود ہے بخلاف تناسخ کے کہ یہی روح اس بدن میں آئی ہے ان فرقوں کو اچھی طرح سمجھ لو **فصل چہاردہ خانوادہ میں** اوّل زیدیاں[2] منسوب بخواجہ عبدالواحد بن زید دوم عیاضیاں منسوب بخواجہ فضیل بن عیاض سوم خانوادہ ادہمیاں منسوب بخواجہ ابراہیم بن ادہم چہارم خانوادہ ہبیریاں منسوب بہ ابوہبیرۃ البصری پنجم خانوادہ چشتیاں منسوب بخواجہ ممشاد علو دینوری ششم خانوادہ عجمیاں منسوب بخواجہ حبیب عجمی ہفتم خانوادہ طیفوریاں منسوب بسلطان العارفین بایزید بسطامی ملقب بہ طیفور ہشتم خانوادہ کرخیاں منسوب بمعروف کرخی نہم خانوادہ سقطیاں منسوب بہ سری سقطی دہم خانوادہ جنیدیاں منسوب بہ سید الطائفہ جنید بغدادی یازدہم خانوادہ گازرونیاں منسوب بہ ابواسحاق گازرونی دوازدہم خانوادہ طوسیاں منسوب بشیخ علاؤالدین طوسی سیزدہم خانوادہ سہروردیاں منسوب بشیخ نجیب الدین سہروردی چہاردہم خانوادہ فردوسیاں منسوب بشیخ نجم الدین کبری فردوسی یہ خانوادے تو اصل ہیں اور ان سے آگے اور شاخیں نکلی ہیں اور انکے نام یہ ہیں اوّل خانوادہ قادریہ غوثیہ منسوب بہ حضرت غوث الاعظم دوم خانوادہ ویسویہ منسوب بخواجہ احمد ویسو سوم خانوادہ نقشبندیہ منسوب بخواجہ بہاؤالدین نقشبند چہارم خانوادہ نوریہ منسوب بشیخ ابوالحسن نوری پنجم خانوادہ خضرویہ منسوب باحمد خضرویہ ششم خانوادہ شطاریہ

---

[1] از فصل تمثل تا اینجا از انوار العارفین منقول است ۱۲ [2] یہ سب انوار العارفین سے منقول ہیں ۱۲

عشقیہ منسوب بشیخ عبداللہ شطار ہفتم خانوادہ حسنیہ بخاریہ منسوب بسید جلال مخدوم جہانیاں بخاری ہشتم خانوادہ زاہدیہ منسوب بخواجہ بدرالدین زاہد نہم خانوادہ انصاریہ منسوب بحضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری دہم خانوادہ صفویہ منسوب بشیخ صفی الدین یازدہم خانوادہ عیدروسیہ منسوب بسید عبداللہ ملکی العیدروسی دوازدہم خانوادہ مداریہ منسوب بحضرت بدیع الدین مدار **فصل** اقسام اولیا اس باب میں بزرگوں کی مختلف عبارتیں ہیں خلاصہ یہ ہے کہ وہ سب بارہ گروہ ہیں اقطاب۔ غوث۔ امامین۔ اوتاد۔ ابدال۔ اخیار۔ ابرار۔ نقبار نجبار عمد۔ مکتومان۔ مفردان۔ قطب العالم ایک ہوتا ہے اسکو قطب العالم و قطب اکبر و قطب الارشاد و قطب الاقطاب و قطب المدار بھی کہتے ہیں اور عالم غیب میں اسکا نام عبداللہ ہوتا ہے اس کے دو وزیر ہوتے ہیں جو امامین کہلاتے ہیں وزیر یمین کا نام عبدالملک اور یسار کا نام عبدالرب ہوتا ہے اور بارہ قطب اور ہوتے ہیں سات تو سات اقلیم میں رہتے ہیں انکو قطب اقلیم کہتے ہیں اور پانچ یمن میں ہیں انکو قطب ولایت کہتے ہیں یہ عدد تو اقطاب معینہ کا ہے اور غیر معین ہر شہر اور ہر قریہ میں ایک ایک قطب ہوتا ہے غوث ایک ہوتا ہے بعض نے کہا ہے کہ قطب الاقطاب ہی کو غوث کہتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ وہ اور ہوتا ہے اور وہ مکہ میں رہتا ہے بعض نے اسمیں بھی اختلاف کیا ہے اوتاد چار ہوتے ہیں عالم کے چار رکن میں رہتے ہیں ابدال چالیس ہوتے ہیں بائیس یا بارہ شام میں اور اٹھارہ یا اٹھائیس عراق میں رہتے ہیں۔ اخیار پانچسو یا سات سو ہوتے ہیں اور ان کو ایک جگہ قرار نہیں سیاح ہوتے ہیں ان کا نام حسین ہوتا ہے اور ابرار اور اکثر نے انہی کو ابدال کہا ہے نقبار تین سو ہوتے ہیں ملک مغرب میں رہتے ہیں سب کا نام علی ہوتا ہے نجبا ستر ہوتے ہیں اور مصر میں رہتے ہیں سب کا نام حسن ہے۔ عمد چار ہوتے ہیں زمین کے چاروں گوشوں میں رہتے ہیں سب کا نام محمد ہوتا ہے اور غوث ترقی کرکے فرد ہوجاتا ہے اور فرد ترقی کرکے قطب وحدت ہوجاتا ہے اور مکتوم تو مکتوم ہی ہیں **فصل** بعض کلمات مصطلحہ حضرات نقشبندیہ میں ضیاء القلوب سے اختصاراً بعینہ منقول ہوتے ہیں یہ گیارہ کلمے ہیں ہوش در دم عبادت از آن ست کہ

۱؎ از انوار العاشقین ۱۲ ؎ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیانہ ۱۲ مسلم مشکوٰۃ باب مخالطۃ الجنب فصل ۱

ہمیشہ ہوشیار و آگاہ بر نفس خود باید تا کہ دم بغفلت نہ برآید و ایں شغل دافع تفرقہ نفسے
است **نظر بر قدم**[1] آنست کہ در آمد و رفت راہ ہر جا کہ باشد نظر بر پشت پا دارد تا نظر پراگندہ
نشود و شاید نظر بر قدم اشارت بسرعت سیر سالک بود در قطع مسافت ہستی یعنی نظر او
ہر جا کہ منتہی شود فی الحال قدم براں نہد **سفر در وطن**[2] آنست کہ سالک از طبیعت بشری
سفر کند یعنی از صفات ذمیمہ بصفات حمیدہ برآید کہ معنی تخلقوا باخلاق اللہ است **خلوت**[3]
در انجمن آنست کہ بظاہر با خلق و بباطن با حق تعالیٰ بود **یاد کرد** عبارت[4] از ذکر لسانی و قلبی
است یعنی **باز گشت** از کردن غفلت بذکر حق تعالیٰ باز گشت و آں ایں است کہ با ہر بارے کہ ذاکر
بزبان دل کلمہ طیبہ را گوید در عقب آں بدل مناجات کند کہ الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو
نگاہ داشت مراد از مراقبہ خاطر است از خطرہ ما سوی اللہ چنانکہ اگر در یکدم صد بار کلمہ
طیبہ را گوید خاطر بغیر نرود **یاد داشت** عبارت از متوجہ بودن بحق تعالیٰ است بہر دم و بہر
حال بسبیل ذوق **وقوف زمانی** آنست کہ بندہ بہر حال واقف احوال خود باشد اگر
بطاعت است شاکر باشد و اگر بمعصیت است عذر خواہد **وقوف عددی** و آں عبارت
است از رعایت عدد طاق در نفی اثبات چنانکہ گذشت **وقوف قلبی** آنست ذاکر آگاہ
و واقف باشد با حق تعالیٰ بوجہی کہ دل را ہیچ علاقہ بغیر حق نباشد بعض نے کسی کسی لفظ کی
اور طور پر بھی تفسیر کی ہے مگر حاصل سب کا قریب قریب ہے **فصل بعض الفاظ اصطلاحیہ**
فارسی میں جو اکثر بزرگوں کے منظوم کلام میں بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں اور جن کے
نہ جاننے سے دیکھنے والا کچھ سے کچھ سمجھ جاتا ہے وہ جواہر غیبی سے منقول ہوتے ہیں **بتکدہ**
و بت خانہ و شراب خانہ و دیر و خرابات عالم معنی باطن عارف کامل را گویند **پیر**
مغاں و پیر خرابات و خمار و بادہ فروش مرشد را گویند **ترسا** مرد روحانی را گویند
کہ از صفات ذمیمہ و نفس امارہ خلاص یافتہ باشد و موصوف بہ صفات حمیدہ شدہ باشد
ترسا بچہ واردات غیبی را گویند کہ از عالم غیب در دل سالک فرود آید **گبر و کافر** کسی کہ یک رنگ در
وحدت شدہ و روی از ما سوی اللہ تعالیٰ برتافتہ **می و ذوق** را گویند کہ از دل سالک سر زند و او را
خوش وقت گرداند **ساغر و پیمانہ** کسی کہ مشاہدہ انوار غیبی و ادراک مقامات کند **زنار**

قولہ تعالیٰ یمشون علی الارض ہونا و قولہ تعالیٰ لا تمدن عینیک الی ما متعنا ۱۲ سے المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ مشکوٰۃ کتاب الایمان ۱۲ سے لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن

علامت یک رنگی و یک جہت شدن راگویند یار و دلبر و محبوب صنم و دوست تجلی صفات راگویند چشم و ابرو و جمال کلام و الہام غیبی راگویند لب و دہاں صفت حیات راگویند.
قلاش و قلندر اہل ترک راگویند شیدا اہل جذبہ و اہل شوق راگویند ساقی و مطرب فیض رسانندگاں شغل راگویند شراب و بادہ بمعنی محبت ست می لعل خوں عاشقاں کہ از راہ دیدہ در جام کنار س ریزند مستی فرو گرفتن عشق با جمیع صفات و ست و خراب استغراق راگویند و مست و شیدا اہل حزن و ذوق راگویند اقامت غلبہ عشق راگویند رجعت رجعت از مقام وصول بقہر بطریق انقطاع راگویند قلاشی معاشرت و مباشرت اعمال راگویند او باش آنکہ غم ثواب و عقاب نہ کند قلندر و قلاش اہل صفا و اہل ترک و اہل فنا راگویند شمع نور اللہ راگویند کباب پرورش دل تجلیات حق صبوحی مجاذبہ راگویند صبح طلوع احوال و اوقات و اعمال راگویند بامداد مقام بازگشت احوال و اوقات کفر تاریکی راگویند بت و شاہد معانی مقصود راگویند کشف و شہود مرتبہ عین اللہ راگویند چلیپا عالم طبائع راگویند دیر عالم انسانی راگویند کلیسا عالم حیوانی راگویند طامات معارف راگویند جفا پوشانیدن دل سالک از مشاہدہ جور باز داشتن سالک از سلوک عروج خشم ظہور صفات قہر راگویند دلدار صفت باسطی راگویند دلبر صفت قابضی راگویند زلف غیب ہویت راگویند گیسو ظاہر طالب راگویند میخانہ لاہوت راگویند بادہ عشق راگویند وصل عبارت است از نسیان خود بشہود نور وجود حق تعالیٰ وفا عنایت ازلی راگویند غمگساری صفت رحمانی راگویند تفرد عبارت ست از تنہا کردن از جمیع ماسوی اللہ تعالیٰ اتحاد عبارت از استغراق در ہستی حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ سعادت عبارت است اخلاص شدن بادیدن حق تعالیٰ شقاوت عبارت ست از دیدار حق تعالیٰ باز ماندن +

فصل بعض اصطلاحات کثیر الشیوع فی الفن کے حل میں فیض واقدس فیض مقدس عبارت ہے تجلیات اسمائیہ سے جو اعیان ثابتہ کو خارج میں مطابق صور علمیہ کے وجود دیتی ہے اور یہ مرتب ہوتا ہے فیض اقدس پر جو عبارت ہے اُس تجلی سے جس سے نفس اعیان ثابتہ کا حضرت علم میں ہوا ہے پس ظہور کو تجلی اور کلام اور نفس رحمانی اور تاثیر فی الاعیان

اثنا بننے کے اعتبار سے فیض اقدس اور تاثیر فی الاعیان الخارجہ کے اعتبار سے فیض مقدس کہتے ہیں کذا مفید العالم بیان الواحدیۃ بتصرف ما تشبیہ وتنزیہ بیشمار نصوص اوصاف کثیرہ واجب کا حادث کے لئے اور بالعکس اثبات ہے سمع وبصر علم ارادہ قدرت رحمت فرح ضحک ید وجہ باقی یہ ظاہر ہے کہ واجب میں اس کی شان کے مناسب اور حادث میں اسکی شان کیموافق ان کا تحقق ہے اور یہی صورت ذات اسماء وصفات ومظاہر کونیہ تشبیہ کہلاتا ہے اور مرتبہ ذات میں ان مظاہر سے تجرد تنزیہ کہلاتا ہے (از خصوص الکلم)

مراتب عقل ونفس وطبیعت وہیولی وجسم وشکل ان سب کے معانی وحقائق تو مشہور ہیں صوفیہ کو یہ بھی مکشوف ہوا ہے کہ ان سب میں مرتبے ہیں مثلاً خاص خاص روح اور ایک سب ارواح کی اصل اسی طرح ایک عقل ہے جو سب عقلوں کی اصل ہے وقس علی ہذا البواقی پس ان اصولوں کے مراتب کو روح الروح اور عقل کل یا کلی اور طبیعت کل یا کلی اور جوہر ہبا اور جسم کل اور شکل کہتے ہیں اور ان سب کو غیر مادی کہتے ہیں یہ اسماء کیائی کہلاتے ہیں (از خصوص الکلم)

خیال متصل وخیال منفصل جواہر غیبی میں تحت عنوان جوہر در عالم مثال مذکور ہے نزد محققین مثال دو قسم است یکے آنکہ قوت متخیلہ انسانی در ادراک آن شرط است و در خواب وتخیل نمودار مے شود وآں گاہے صواب باشد وگاہے خطا۔ وآنرا مثال مقید وخیال متصل نامند دوم آنکہ قوت متخیلہ در ادراک آں شرط نیست بلکہ بقوت باصرہ نیز ادراک تواں کرد چنانچہ صورت ہائے کہ در آئینہ وچیز ہائے صافی مے نماید۔ وآں را مثال مطلق وخیال منفصل خوانند زیرا کہ ایں ہا جدا از قوت متخیلہ بذات ہائے خود موجودند جیسا ارواح برنگ جسد چنانچہ ارواح موتی بصورت جسمانی در خواب می نماید وروح کامل صورت جسمانی گرفتہ بر یکے از محبان خود ظاہر شود وآں صحیح وصواب است خطا را اندر وراہ نیست (کذا ول)

ساتواں باب مسائل فرعیہ میں

اس باب میں بعض ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں چند فصلوں میں **فصل**

بعد وصول کے مردود نہیں ہوتا جو مردود ہوا وہ وصول سے پہلے ہوا **فصل** اولیاء کو عبادت
میں دوسروں سے زائد ثواب ملتا ہے کیونکہ عبودیت و اخلاص زیادہ ہوتا ہے **فصل**
اعلیٰ درجے کے ولی کی عبادت کا ثواب ادنیٰ درجے کے ولی سے زائد ہوتا ہے **فصل** خرق
عادت کئی قسم پر ہے ایک قسم کشف ہے وہ دو طرح سے کشف کونی کشف الٰہی کشف کونی یہ کہ بعد
مکانی یا زمانی اس کے لئے حجاب نہ ہے کسی چیز کا حال معلوم ہو جاوے کشف الٰہی یہ کہ علوم و اسرار
و معارف متعلق سلوک کے یا متعلق ذات و صفات کے اس کے قلب پر وارد ہوں یا عالم
مثال میں یہ چیزیں متمثل ہو کر مکشوف ہوں دوسری قسم الہام ہے صوفی کے قلب پر اطمینان
کیساتھ کوئی علم القا ہو کبھی ہاتف غیبی آواز سن لیتا ہے تیسری قسم تصرف و تاثیر دوسری اشیا میں
عالم میں خواہ ہمت سے یا دعا سے بیشمار حکایتیں اس باب میں اولیاء اللہ سے منقول ہیں
فصل کشف و الہام سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے اگر موافق قواعد شرعیہ کے ہے قابل عمل ہوگا
ورنہ واجب الترک ہے اور اگر قواعد شرعیہ کے خلاف نہ ہو لیکن خود کشف میں باہم اختلاف
ہوا تو اگر وہ دونوں کشف ایک شخص کے ہیں تب تو اخیر کشف اعتماد ہوگا اور اگر وہ دونوں
کشف دو شخصوں کے ہیں تو صاحب صحو کا کشف بہ نسبت صاحب سُکر کے قابل عمل ہے
اور اگر دونوں صاحب صحو ہیں تو جسکا کشف اکثر شرع کے موافق ہوتا ہو وہ قابل اعتبار ہے
اور اگر اسمیں بھی دونوں برابر ہیں تو جس شخص میں آثار قرب الٰہی و قبولیت کے زیادہ پائے
جائیں اس کے کشف کو ترجیح ہوگی اور اگر اسمیں بھی برابر ہیں تو جسکو اپنا دل قبول کرے اُسپر
عمل جائز ہے اور اگر ایک کشف ایک شخص کا دوسرا کشف کئی شخصوں کا ہو تو جماعت کے
کشف کو قوت ہوگی البتہ اگر وہ تنہا سب سے اکمل ہے تو اس کے کشف کو ترجیح ہوگی **فصل**
خوارق کا ہونا ولایت کے لئے ضروری نہیں بعض صحابہؓ سے عمر بھر میں ایک خرق عادت بھی

[illegible]

واقع نہیں ہوا حالانکہ وہ سب اولیا سے افضل ہیں فضیلت کا مدار قرب الٰہی و اخلاص عبادت پر ہے خوارق اکثر جوگیوں سے بھی واقع ہوتے ہیں یہ ثمرہ ریاضت کا ہے خرق عادت کا رتبہ ذکر قلبی سے بھی کم ہے صاحب عوارف نے غیر اہل خوارق کو اہل خوارق سے افضل کہا ہے عارفین کی بڑی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم ہوں اور بڑا کشف یہ ہے کہ طالبان حق کی استعداد معلوم کرکے اس کے موافق انکی تربیت کریں شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ بعضے اہل کرامت نے مرنے کے وقت تمنا کی ہے کہ کاش ہم سے کرامتیں ظاہر نہ ہوتیں رہا یہ شبہ کہ پھر اولیاء کا اولیا ہونا کیسے معلوم ہو سو اول تو ولایت ایک امر خفی ہے اس کے معلوم ہونیکی ضرورت ہی کیا ہے اور اگر معلوم کرنے سے یہ مقصود ہے کہ ہم ان سے مستفید ہوں تو انکی صحبت و تعلیم سے شرف حاصل کرو جب اپنی حالت روز بروز متغیر پاؤ گے خود ہی معلوم ہو جاویگا کہ یہ شخص صاحب تاثیر ہے شغل طریق تلاش پیر کمال باطنی کا حاصل کرنا جب ضرور ٹھیرا اور عادت اللہ یوں ہی جاری رہی ہے کہ بے توسل پیر کے یہ راہ قطع نہیں ہوتی اسلئے پیر کا تلاش کرنا ضرور ٹھیرا طریق اس کا یوں ہے کہ اکثر درویشوں سے جن پر احتمال کمال کا ہو ملتا رہے اور کسی کی عیب جوئی اور انکار میں مبادرت نہ کرے مگر جلدی سے بیعت بھی نہ کرے اول یہ دیکھے کہ شریعت پر مستقیم ہے یا نہیں اگر مستقیم نہیں اس سے علیحدہ ہو گو خوارق وغیرہ اس سے صادر ہوتے ہوں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا الآية وَقَالَ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا اور اگر شرع پر مستقیم ہے تو خود اس کا نیک اور ولی ہونا ثابت ہو گیا مگر اس شخص کو تو ضرورت تربیت و تکمیل ہے اسلئے ابھی بیعت نہ کرے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ اسکی صحبت سے قلب میں کچھ اثر یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت دنیاوی معاصی سے نفرت پیدا ہوتی ہے یا نہیں کیونکہ حدیث شریف میں اولیاء اللہ کی یہی علامت آئی ہے اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ اکثر عوام کو تھوڑی صحبت میں اسکا محسوس کرنا دشوار ہے اسوقت یوں چاہیئے کہ اس کے مریدوں میں سے جسکو عاقل راست گو دیکھے اس سے شیخ کی تاثیر کا حال دریافت کرے اللہ تعالیٰ نے

فرمایا فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ[1] اور حدیث میں ہے اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ[2]
اگر کوئی معتبر آدمی شہادت دے اس کا اعتبار کرے اور جو بہت سے آدمی ویسی شہادت
دیں تو زیادہ اطمینان کا باعث ہے مگر وہ گواہی دینے والے قرائن سے سچے معلوم ہوتے ہوں مریدان
بے پرانند کے مصداق نہ ہوں اس اطمینان کے بعد اس سے بیعت ہو جاوے اور اس کے
ارشاد کے موافق عملدر آمد کرے **فصل** تعدد پیر میں اگر ایک شخص کی خدمت میں خوش
اعتقادی کیساتھ ایک معتد بہ مدت تک رہا مگر اس کی صحبت میں کچھ تاثیر نہ پائی تو دوسری جگہ
اپنا مقصود تلاش کرے کیونکہ مقصود خدا تعالیٰ ہے نہ شیخ رباعی با ہر کہ نشستی ونشد جمع
دلت ٭ وز تو نہ رمید صحبت آب وگلت ٭ زنہار زصحبتش گریزاں می باش ٭ ورنہ نکند
روح عزیزاں بحلت ٭ لیکن شیخ اول سے بد اعتقاد نہ ہو ممکن ہے کہ وہ کامل مکمل ہو مگر اس کا
حصہ وہاں نہ تھا اسیطرح اگر شیخ کا انتقال قبل حصول مقصود کے ہو جاوے یا ملاقات کی امید
نہ ہو جب بھی دوسری جگہ تلاش کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ قبر سے فیض لینا کافی ہے دوسرے
شیخ کی کیا ضرورت ہے کیونکہ قبر سے فیض تعلیم نہیں ہو سکتا البتہ صاحب نسبت کو احوال کی ترقی
ہوتی ہے سو یہ شخص تو ابھی محتاج تعلیم ہے ورنہ کسی کو بھی بیعت کی ضرورت نہ ہوتی کہ کھوں
قبریں کاملین بلکہ انبیاء کی موجود ہیں **فصل** اور بلا ضرورت محض براہ ہوس تاکی کئی کئی جگہ بیعت
کرنا بہت برا ہے اس سے بیعت کی برکت جاتی رہتی ہے اور شیخ کا قلب مکدر ہو جاتا ہے
اور نسبت قطع ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے اور ہرجائی مشہور ہو جاتا ہے **فصل** اور اگر شیخ کی صحبت
سے قلب میں کچھ تاثیر معلوم ہوتی ہو تو اس کی صحبت کو غنیمت سمجھے اور اس کے عشق ومحبت کو
دل میں محکم کرے اور اس کی پوری اطاعت کرے اور اسکو خوش رکھے کوئی ایسی حرکت نہ کرے
جو اس کے تکدر کا باعث ہو کہ اس سے فیوض بند ہو جاتے ہیں سورۂ حجرات کی آیتوں میں آداب
نبویہ بتلائے گئے ہیں شیخ چونکہ خلیفہ کامل نبی کا ہے اس کی محبت وآداب کا بھی وہی حکم ہے
فصل مشہور ہے کہ اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھنا ظاہراً اسمیں اشکال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ[3] پس سمجھنا چاہیئے کہ اگر اسکو محبت میں ایسا سمجھا تو معذور ہے اور اگر

---

[1] پس پوچھو اہل علم کو اگر تم نہیں جانتے ہو [2] سوائے اس کے نہیں ہے کہ جہل کی شفا سوال کرنا اور دریافت کر لینا ہے اور دل سے مشکوٰۃ باب التیمم صلاۃ مرقوف بہ معنا [illegible] [3] ہر صاحب علم سے بڑھکر کوئی نہ کوئی ذی علم ہے پارہ ۱۳ رکوع ۳

غلبہ شکر نہیں ہے تو اتنا سمجھے کہ میری تلاش سے زندہ لوگوں میں اس سے زیادہ نفع پہنچانیوالا
شخص مجھکو نہیں مل سکتا ہٰذا قال سیدی سندی مرشدی شیخ الحاج الحافظ محمد امداد اللہ صاحب
دامت برکاتہم **فصل** شیخ سے اگر احیاناً کوئی فعل قابل اعتراض سرزد ہو جاوے تو اعتراض
نہ کرے حضرت موسیٰ و خضر علیہم السلام کا قصہ یاد کر لے اشعار آں پسر را کش خضر برید حلق ٭
سرّ آں را در نیابد عام خلق ٭ در خضر در بحر کشتی را شکست ٭ صد درستی در شکست خضر
ہست یا تو تاویل کرلے یا یوں سمجھ لے کہ اولیا معصوم نہیں ہوتے ہیں اور توبہ سے سب معاف
ہوتا ہے مگر یہ اس شیخ کیلئے ہے جو شرع کا پابند صاحب استقامت ہو اور اتفاقاً اس سے کوئی فعل
ہو جاوے اور اگر اس نے فسق و فجور کو عادت بنا رکھا ہو وہ ولی نہیں اُسکے قول و فعل کی
تاویل کچھ ضرور نہیں اس سے علیحدگی اختیار کرے **فصل** جس طرح اولیاء کے آداب میں تقصیر
ممنوع ہے اسی طرح افراط اور غلو اور بھی بدتر ہے کہ اس میں اللہ و رسول کی شان میں تفریط
ہوتی ہے مثلاً عالم الغیب سمجھنا اس سے کفر لازم آتا ہے قال اللہ تعالیٰ لا یعلم من فی السمٰوٰت و
الارض الغیب الا اللہ وقل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا یحیطون
بشیء من علمہ الا بما شاء یا انکو کسی چیز کے موجود یا معدوم کر دینے پر یا اولاد
و رزق وغیرہ دینے پر یا خدا سے زبردستی دلا دینے پر قادر سمجھنا یہ کفر ہے قال اللہ تعالیٰ
قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ یا انکے ساتھ عبادت
کے طریقوں میں کوئی طریق برتنا مثلاً ان کی منت ماننا یا ان کی قبر کا طواف کرنا یا ان سے دعا مانگنا یا ان
کے نام کا وظیفہ جپنا یہ سب بعض معصیت و بدعت کے اور بعض کفر و شرک کے طریقے ہیں
قال اللہ تعالیٰ ایاک نعبد و ایاک نستعین وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطواف
حول البیت مثل الصلوٰۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم تلا

قولہ تعالیٰ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَکُمْ إِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ
جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ وَقَالَ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ أَمْثَالُکُمْ **فصل** ولی
کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہونچ سکتا نہ عبادت کبھی معاف ہوسکتی ہے بلکہ خواص
کو زیادہ عبادت کا حکم ہے البتہ مجذوب کہ مسلوب الحواس ہوتا ہے معذور ہے نہ ولی
معصوم ہوتا ہے نہ صحابہ کے مرتبے کو کوئی ولی پہنچ سکتا ہے لقولہ تعالیٰ کُنْتُمْ خَیْرَ أُمَّةٍ وَقَوْلِہٖ
علیہ السلام خیر القرون قرنی ولاجماعہم علی ان الصحابۃ کلہم عدول ولقول عبد اللہ بن المبارک من التابعین
الغبار الذی دخل انف فرس معاویۃ خیر من اویس القرنی وعمر المروانی **فصل** قبریں
اونچی اونچی اور ان پر گنبد بنانا عرس میں دھوم دھام کرنا بہت سی روشنی کرنا جیسا آجکل
رائج ہے زندے یا مردے کو سجدہ کرنا سب ممنوع ہے البتہ زیارت کرنا اور ایصال
ثواب کرنا اور اگر صاحب نسبت ہو ان سے فیوض لینا یہ سب اچھی باتیں ہیں **فصل** پیر بھی فارغ
نہ بیٹھ رہے کمالات میں ترقی کرتا رہے قال اللہ تعالیٰ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ دعوی کمال نہ کرے
ہاں اظہار نعمت میں مضائقہ نہیں قال اللہ تعالیٰ لَا تُزَکُّوْا أَنْفُسَکُمْ وَقَالَ اللہُ تَعَالٰی وَأَمَّا بِنِعْمَةِ
رَبِّکَ فَحَدِّثْ اور افشائے طریق پر حریص رہے قال اللہ تعالیٰ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ مریدوں کے
ساتھ شفقت و محبت سے رہے قال اللہ تعالیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔ انکی خطا و قصور
سے درگذر کرے قال اللہ تعالیٰ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ
عَنْهُمْ امیر دنیاداروں کی خاطر غریبوں کو علیحدہ نہ کرے قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ إِلٰی قَوْلِہٖ فَتَکُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور مریدوں سے متوقع دنیا طالب نفع

دنیوی کا نہو قال اللہ تعالیٰ تُرِیْدُوْنَ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وقال
لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اور ایذائے خلق پر صبر کرے لقولہ علیہ السلام رحم اللہ اخی
موسیٰ لقد اوذی اکثر من ھذا فصبر اپنے کو متانت و وقار سے رکھے ورنہ مریدوں
کی نظر میں بے وقعتی ہونیسے انکو فیض نہ ہوگا لما ورد فی حقہ علیہ السلام من یراہ من بعید ہابہ
ومن یراہ من قریب احبہ ونحوہ اور ایک مرید کو دوسرے مرید پر ترجیح نہ دے لقولہ تعالیٰ
عَبَسَ وَتَوَلّٰی البتہ اگر ایک کو خدا کی طلب زیادہ ہے اسکو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں اور
ایسی حرکت نہ کرے جس سے خلقت کو بد اعتقادی ہو کہ اس میں طریق ارشاد مسدود ہوتا ہے
قال اللہ تعالیٰ داعیا الی اللہ اول باب سے یہانتک یہ مضامین ارشاد الطالبین کے ہیں جو قاضی
ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی عمدہ تصانیف سے ہے **فصل تصور شیخ** میں اسکو برزخ اور رابطہ اور واسطہ
بھی کہتے ہیں سکے یہ معنی تو آجتک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدا تعالیٰ کو پیر کی شکل میں سمجھے یہ تو
محض باطل ہے اِنَّ اللہ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ سے دھوکہ ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ صورت ناک اور
منہ ہی کو نہیں کہتے مثلاً یہ بولتے ہیں اس مسئلے کی یہ صورت ہے حالانکہ اس مسئلہ کی ناک و منہ
نہیں ہے بلکہ صورت کے معنی صفت کے بھی آتے ہیں تو انسان کو آخر سمع بصر وغیرہ عنایت ہوا ہے
اس لئے اسکو صورت حق کہا گیا غرض یہ تصور شیخ کے بالکل بے اصل ہیں کتب فن میں اسقدر
مذکور ہے کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنیسے اُس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے
اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے طرح طرح کے برکات ہوتے ہیں اور بعض محققین نے
تصور شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا ہے کہ ایک خیال دوسرے خیال کا دافع ہوتا ہے اس سے یکسوئی میسر
ہو جاتی ہے خطرات دفع ہو جاتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب نے کشکول میں یہی حکمت فرمائی
اس کے بعد فرماتے ہیں وہرچند برزخ لطیف تر بود و از معانی معقولہ بود کارگر تر بود و ہرچند کثیف بود و از
صور مرئیہ بود کارزبون تر بود بہرحال اس میں جو حکمت و فائدہ ہو راقم کا تجربہ ہے

[illegible]

کہ یہ شغل خواص کو تو مفید ہوتا ہے اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی کی نوبت آجاتی ہے اسی
واسطے امام غزالی وغیرہ محققین نے عوام اور اغبیا کے لئے ایسے ایسے اشغال کی تعلیم سے
منع فرمایا ہے جس سے کشف وغیرہ ہوتا ہو اس لئے عوام کو تو بالکل اس سے بچنا چاہیئے اور خواص
بھی اگر کریں تو احتیاط حد محدود رکھیں اسکو حاضر و ناظر اور ہر وقت اپنا معین و دستگیر نہ سمجھیں
کیونکہ کثرت تصور سے کبھی صورت مثالیہ روبرو حاضر ہو جاتی ہے کبھی تو وہ محض خیال ہوتا ہے
اور کبھی کوئی لطیفہ غیبی اس شکل میں متمثل ہو جاتا ہے اور شیخ کو اکثر اوقات خبر تک بھی نہیں ہوتی
اس مقام پر اکثر عوام کو لغزش ہو جاتی ہے **فصل** عورتوں کو دست بدست بیعت نہ کرنا چاہیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کو بیعت میں ہاتھ نہیں لگایا اجنبی عورت کو ہاتھ
لگانا حرام ہے صاحب محبوب السالکین میفرمایند بیعت کنانیدن نسواں را این ست اگر نسا ر
غائب ست بوکالت محارم نسبی یا رضاعی بیعت کنند و آنچہ شرائط ست ہمہ کلمہ بفرمایند و خرقہ دامنی
و ہد اگر نسواں حاضر ست در پردہ مرید کنند بیعت دست نہ کنند عہد با رجال کنند با عورت
نہ کنند و ہم در کتاب مذکور ست کہ این در حق مرداں ست کہ مارا قبول کردی و بعورت امر و نہی بسلسلہ
است **فصل** سماع ہرچند یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن اگر مانعین کے دلائل سے بالکل قطع نظر کر کے اسکو جائز سمجھا
جائے تب بھی جواز کے بہت سے شرائط ہیں انصاف سے دیکھنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں کون مجلس
ان آداب و شرائط کیساتھ ہوتی ہے نہ اخوان ہیں نہ زمان۔ نہ مکان صرف ایک رسم رہ گئی ہے
ہر قسم کے لوگ مختلف نفسانی اغراض سے جمع ہوتے ہیں اور بزرگوں کے طریقے کی سخت بدنامی
ہوتی ہے اس مقام پر صرف سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ کا ارشاد فوائد الفواد سے نقل کئے دیتے ہیں چند
چیز موجود شود سماع آنگاہ شنود آں چیست مسمع است و مسموع و مستمع و آلہ سماع ست فرمودند مسمع گوینده
است مییابد کہ مرد تمام باشد و کودک و عورت نباشد اما مسموع آنچہ میگوید باید کہ ہزل و فحش نباشد اما
مستمع آنکہ می شنود باید بحق شنود و مملو باشد از یاد حق اما آلہ سماع و آں مزامیر ست چوں چنگ و رباب و مثل

کہ درمیان نباشد تحقیق سماع حلال باشد اب آگے انصاف درکار ہے اور اگر ان شرائط
سے بھی قطع نظر کیجاوے تب بھی یہ سمجھنا چاہیئے کہ سماع میں ایک خاص اثر ہے کہ کیفیت غالبہ کو قوت
دیتا ہے اس زمانے میں چونکہ اکثر نفوس میں خبث وحب غیر اللہ غالب ہے اسی کو غلبہ ہوگا پھر
حب غیر اللہ حرام ہے تو اس کے سبب کو کیا فرمایئے گا **فصل** خواجہ عبید اللہ[۱] احرار رحمۃ اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں کہ استغراق میں ترقی نہیں ہوتی کیونکہ ترقی دوام عمل سے ہے اور اسمیں
عمل کا انقطاع ہو جاتا ہے **فصل** شارح[۲] گلشن راز فرماتے ہیں کہ محض اہل کمال کی تقلید سے
بدون غلبہ حال کے خلاف شریعت کلمات منہ سے نکالکر کافر مت ہو صاحب گلشن راز کا
شعر ہے **شعر** ترا اگر نیست احوال مواجید ۔ مشو کافر بنادانی بہ تقلید ۔ **فصل** مرج[۳] البحرین میں ہے
کہ اگر سکر وغلبے میں صوفی کے منہ سے کچھ نکل جاوے تو اسپر نہ اعتراض کرو نہ اسکی تقلید طریق علم
سکوت ہے راقم کہتا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر اعتراض نہ کرو باقی وہ بات تو ضرور قابل اعتراض
ہے خصوصاً جبکہ عوام کو مضر ہو اسوقت اس کی غلطی ظاہر کر دینا واجب ہے **فصل** قرآن و
حدیث کے ظاہری معنے کا انکار کرنا کفر ہے البتہ ظاہر کو تسلیم کرنا اور اس کے باطن کیطرف
عبور کرنا محققین کا مسلک ہے مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے نہیں
جاتے اہل ظاہر نے تو کتا پالنے کو برا سمجھا مگر دلمیں صفات کلبیہ کو ہمیشہ جمع رکھائیں تو یہ کسما
رہی مگر ایمان موجود ہے جس سے مرپٹ کر جنت مل جاویگی منکرین ظاہر نے کتا پالنے کی اجازت
دی اور کہا کہ مولوی لوگ حدیث کا مطلب نہیں سمجھے بیت سے مراد قلب ہے اور ملائکہ سے مراد
انوار غیبیہ اور کلب سے مراد صفات سبعیہ وغیرہا یہ لوگ شرع کا انکار کرکے کافر اور مستحق جہنم
ہوئے محققین نے کہا کہ مطلب تو حدیث کا وہی ہے جو اہل ظاہر سمجھے مگر اسمیں غور کرنا چاہیئے
کہ ملائکہ کو کتے سے کیوں نفرت ہے صرف اسکے صفات ذمیمہ سبعیہ ونجاست وحرص وغضب وغیرہ
کیوجہ سے تو معلوم ہوا کہ یہ صفات مذموم ہیں پھر جب ظاہری گھر میں کتا رکھنا جائز نہیں تو باطنی
گھر میں ان صفات کا رکھنا کیسے جائز ہوگا اس محقق نے ظاہراً کتا پالنے کو بھی حرام کہا
کیونکہ وہ مدلول مطابقی ہے اور باطناً ان صفات مذمومہ کے ساتھ متصف

---

[۱] جواہر غیبی از رشحات ۱۲ [۲] جواہر غیبی ۱۲ [۳] اقتباس از مشکوۃ الانوار ۱۲

ہونے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلول التزامی ہے فصل اہل کشف نے فرمایا ہے کہ ہر لطیفے میں دس ہزار حجابات ظلمانی و نورانی ہیں اور لطیفۂ قالبیہ کو ملا کر سات لطیفے ہیں تو ستر ہزار حجاب ہوئے ذکر سے ظلمت دفع ہوتی ہے اور نور لطیفے کا سالک کو نظر آتا ہے یہ علامت ان حجابات کے اٹھ جانے کی ہے مثلاً حجاب نفس کا شہوت و لذت ہے اور حجاب دل کا نظر کرنا غیر حق پر اور حجاب عقل کا معانی فلسفیہ میں خوض کرنا اور حجاب روح کا مکاشفات عالم مثال کے وعلیٰ ہذا انہیں کسی طرف ملتفت نہ ہو مقصود حقیقی کیطرف متوجہ رہے اور غیر مقصود کی نفی کرتا رہے شعر عشق آں شعلہ است کو چوں بر فروخت + ہرچہ جز معشوق باقی جملہ سوخت + تیغ لا در قتل غیر حق براند + در نگر آخر کہ بعد لا چہ ماند + ماند الا اللہ و باقی جملہ رفت + مرحبا اے عشق شرکت سوز رفت

فصل اقسام حجاب و وقوف سالک میں فوائد الفواد میں ہے کہ سالک وہ ہے جو راہ چلے اور واقف وہ ہے جو بیچ میں اٹک جاوے پس جب سالک عبادت میں کوتاہی کرتا ہے اگر جلدی سے توبہ استغفار کر کے بدستور پھر سرگرم ہو گیا تو پھر سالک بن جاویگا اور اگر خدانخواستہ وہی غفلت رہی تو اندیشہ ہے کہ کہیں راجع یعنی واپس نہ ہو جاوے اس راہ کی لغزش کے سات درجے ہیں اعراض۔ حجاب۔ تفاصل۔ سلب مزید۔ سلب قدیم۔ تسلی۔ عداوت۔ اول اعراض ہوتا ہے اگر معذرت و توبہ نہ کی حجاب ہو گیا اگر پھر بھی اصرار رہا تفاصل ہو گیا اگر اب بھی استغفار نہ کیا تو عبادت میں جو ایک زائد کیفیت ذوق و شوق کی تھی وہ سلب ہو گئی یہ سلب مزید ہے اگر اب بھی اپنی بیہودگی نہ چھوڑی تو جو راحت و حلاوت کہ زیادتی کے قبل اصل عبادت میں تھی وہ سلب ہو گئی اسکو سلب قدیم کہتے ہیں اگر اسپر بھی توبہ میں تقصیر کی تو جدائی کو دل گوارا کرنے لگا یہ تسلی ہے اگر اب بھی وہی غفلت رہی تو محبت مبدل بعداوت ہو گئی نعوذ باللہ منہا

آٹھواں باب اصلاح اغلاط میں

غلطیاں تو بیشمار ہیں مگر جن میں آجکل لوگ زیادہ مبتلا ہیں انکی اصلاح چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں فصل اس غلطی کی اصلاح کہ فقیری میں اتباع شریعت کی ضرورت نہیں فتوحات میں ہے کل[1] حقیقۃ علی خلاف الشریعۃ زندقۃ باطلۃ اور اسی میں ہے[2] مالنا طریق الی اللہ الا علی

[1] جو حقیقت شریعت کیخلاف ہو بددینی اور مردود ہے[2] نہیں ہمارے لئے اللہ کیطرف کو کوئی راستہ مگر شرعی طور سے اور نہیں ہے کوئی راہ ہمارے لئے اللہ کی طرف کو مگر وہی جو اس نے شریعت میں بتلادی ۱۲ عن الناس ۱۲

الوجه المشروع لا طريق لنا الى الله الا ما شرعه **اسمی میں ہے** قال ان ثم طريقا الى الله خلاف ما شرعه فقوله زندقة ولا يقتدى بشيخ لا ادب له **حضرت بایزید فرماتے ہیں** لو نظرتم الى رجل اعطى من الكرامات حتى يرتقي في الهواء فلا تغتروا به حتى تنظروا كيف تجدونه عند الامر والنهي وحفظ الحدود واداء الشريعة **حضرت جنید فرماتے ہیں** الطرق كلها مسدودة على الخلق الا على من اقتفى اثر رسول الله صلى الله عليه وسلم **فتوحات میں ہے** ما عبد الله من لم يعلم بحكمه بمكان فان الله ما اتخذ وليا جاهلا وقيل ان البطالة مع العلم خير من العمل مع الجهل انتہی اور اس باب میں ہزاروں ارشادات بزرگوں کے مذکور ہیں کہاں تک لکھا جاوے قشیریہ میں حضرت ذوالنون مصری و سری سقطی و ابو سلیمان و احمد بن ابی الحواری و ابو حفص حداد و ابو عثمان و نوری و ابو سعید خراز سے اور دوسری کتابوں میں بھی مثل دلیل العارفین ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی و مکتوبات قدسیہ حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی اور قوت القلوب ابو طالب مکی وغیرہا میں یہ مضمون نہایت استحکام کے ساتھ مذکور و منقول ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تقرب الٰہی اول علم شریعت پھر عمل شریعت کی سخت ضرورت ہے اور بدون اس کے آگے راہ نہیں چلتی اور کبھی کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرکے اور طریق بدعت کو اختیار کرکے ولی نہیں ہو سکتا جب بدعت قاطع طریق ہے تو کفر و شرک کا تو کیا پوچھنا ہے آجکل کے لوگوں نے علم و عمل کے اڑانے کو وہ لفظ یاد کئے ہیں علم کی نسبت حجاب اکبر اور عمل کی نسبت دعوی آزادی صاحبو حجاب اکبر کے اگر یہ معنی ہوں تو جتنے بزرگوں کے نام لکھے گئے ہیں یہ ہوئے بلکہ محجوب ٹھہرتے ہیں ہر ایک اصطلاحی الفاظ

ہے حقائق کے قاعدے سے اس کے بہت باریک معنی ہیں مگر موٹے سے معنی یہ سمجھو کہ حجاب اکبر اس پردے کو کہتے ہیں جو بادشاہ کے قریب پڑا رہتا ہے کہ وہاں پہنچکر بادشاہ کا بہت ہی قرب ہو جاتا ہے تو اس میں علم کی مدح ہے یعنی جب علم حاصل کر لیا تو جتنے حجاب تھے سب اٹھ گئے یہاں تک کہ حجاب اکبر تک پہنچ گیا اب ایک تجلی سے حیرت کا غلبہ ہو یہ حجاب بھی اٹھ جاوے واصل ہو جاوے اور جس نے سرے ہی سے علم نہیں حاصل کیا خواہ تحصیل یا صحبت علما سے وہ تو ابھی بہت پردوں کے پیچھے ہے اور بہت دور رہا دعوے آزادی تو آزادی کے معنی باب اصطلاحات میں گذر چکے ہیں کہ قید شہوت و غفلت سے آزاد ہونا ہے نہ کہ احکام محبوب حقیقی سے اشعار گر تو خواہی حری دل زندگی + بندگی کن بندگی کن بندگی + زندگی مقصود بہر بندگی ست + زندگی بے بندگی شرمندگی ست + جز خضوع و بندگی و اضطرار + اندریں حضرت ندارد اعتبار + ہر کہ اندر عشق یابد زندگی + کفر باشد پیش او جز بندگی + ذوق یابد تا دہد طاعات بر + مغز یابد تا دہد دانہ شجر + اور اگر یہ شبہ ہے کہ علم حقیقت اگر علم شریعت کے خلاف نہیں ہے تو بزرگوں نے اسرار کو کیوں پوشیدہ کیا ہے شریعت تو اظہار کے قابل ہے تو اسکا حال اچھی طرح سمجھ لو کہ ہمارا یہ دعوی نہیں کہ علم شریعت ہی کو علم حقیقت کہتے ہیں بلکہ دعوی یہ ہے کہ علم حقیقت علم شریعت کے خلاف نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ شریعت نے ایک چیز کو حرام یا کفر کہا ہے حقیقت میں وہ حلال اور ایمان ہو جاوے مثلاً دیوانی کا قانون اور ہے فوجداری کا اور مگر یہ نہیں کہ جو چیز قانون اول میں جائز ہو وہ قانون دوم میں ناجائز یا بالعکس ہاں البتہ ایک کے مضامین جداگانہ ضرور ہیں سو یوں تو شریعت میں بھی مضامین مختلف ہیں اور خود حقیقت میں بھی مگر وہ مضامین شریعت کے مضامین کی نفی نہیں کرتے پوشیدہ کر دینے سے جو شبہ پیدا ہوا تھا وہ تو رفع ہو گیا اب یہ بات سمجھ لینے کی ہے کہ پوشیدہ رکھنے کی کیا وجہ ہے تو سمجھنا چاہیے کہ قابل اخفا کے [illegible] تھیں ایک اسرار سو امام غزالیؒ[1] نے اسکی کئی وجہیں فرمائی ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے کہ مضامین خلاف شریعت تو نہیں ہوتے مگر دقیق زیادہ ہوتے ہیں جو عوام کے فہم میں نہیں آسکتے اور انکو مضر ہوتے ہیں دوسرے تعلیم سلوک کے طریقے اس میں اخفا کی یہ وجہ ہے کہ اعلان میں

---

[1] ذکرہ فی کتاب قواعد العقائد ۱۲

اسکی بیقدری اور دوسرے طالب کی ہوسناکی کا احتمال ہے تیسرے ثمرات مجاہدہ ومکاشفات وغیرہ اس کا اخفا بوجہ احتمال ریا ودعوے کے ہے غرض کسی امر کا اخفا اس وجہ سے نہیں ہے کہ مخالف شرع ہے اور اگر فرضاً ایسا ہو تو وہ قابل رد وانکار کے ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس کو دولت وصول میسر ہوئی ہے علم شریعت اور اتباع سنت سے ہوئی ہے اور اگر کسی بزرگ کا کوئی قول یا فعل خلاف سنت منقول ہے یا تو سکر اور غلبہ حال میں وہ امر صادر ہوا یا وہ حکایت غلط منقول ہے یا ان سے کسی باریک مسئلہ میں جہاں دلیل شرعی خفی و دقیق تھی خطاء اجتہادی ہوگئی جس میں وہ شرعاً معذور ہے اور خدائے تعالیٰ سے انکو بعد نہیں ہوا یہاں تو کھلم کھلا مخالفت بلکہ اس کی نفی اور اسکے ساتھ استہزا و تمسخر کیا جاتا ہے جس کے کفر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ خلاف شرع کوئی کام کرنا درست نہیں [illegible] وغیرہ ان کا ذکر باب مسائل میں آ بھی چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ کی اطاعت بھی جب ہی تک ہے کہ وہ اللہ و رسول کیخلاف نہ کہے ورنہ اس شیخ ہی کو سلام رخصت کرنا چاہئے حضرت نوری فرماتے ہیں من رأیتہ یدعی مع اللہ تعالی حالۃ تخرجہ عن حد العلم الشرعی فلا تقربن منہ شیخ سعید الدین شرح رسالہ مکیہ میں فرماتے ہیں اگر بنادانی خود بجاہل یا اہل بدعت ارادت آوردیا از دست او خرقہ بباطل پوشید بانجہ محقق حق رود تجدید ارادت کنم تا گمراہ نشود

فصل عورتوں اور امردوں کی مخالطت کا مضر ہونا

جواہر غیبی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص طواف کرتا جاتا تھا اور کہتا جاتا اللّٰھم انی اعوذ بک منک کسی نے اسکا حال دریافت کیا کہنے لگا کہ ایک بار کسی امرد حسین کو نظر شہوت سے دیکھا اسی وقت غیب سے ایک طمانچہ لگا جس سے آنکھ جاتی رہی یوسف بن حسین فرماتے ہیں رأیت آفات الصوفیۃ فی صحبۃ الاحداث ومعاشرۃ الاضداد ورفق النسوان شیخ دمشقی

[illegible]

فرماتے ہیں اذا اراد اللہ ھوان عبد القاہ الی ھولاء الانتنان والجیف یرید بہ صحبۃ الاحداث
مظفر قرمیسینی فرماتے ہیں اخس الارفاق ارفاق النسوان علی ای وجہ کانت کسی نے حضرت
شیخ نصیر آبادی سے کہا کہ لوگ عورتوں کے پاس بیٹھتے اور کہتے ہیں کہ ان کے دیکھنے میں ہماری نیت
پاک ہے انہوں نے فرمایا ملازمت الاشباح باقیۃ فان الامر والنہی باق والتحلیل والتحریم
مخاطب بہ اور غضب یہ ہے کہ بعض اسکو ذریعہ قرب الٰہی سمجھتے ہیں خدا کی پناہ اگر معصیت ذریعہ قرب
الٰہی کا ہو تو سارے رنڈی بھڑوے کامل ولی ہوا کریں اور یہ جو مشہور ہے بدون عشق مجازی کو
عشق حقیقی حاصل نہیں ہوتا اول تو یہ قاعدہ کلیہ نہیں دوسرے عشق حلال موقع پر بھی ہو سکتا ہے
صرف نکتہ اس قاعدے میں یہ ہے کہ مجازی عشق سے قلب کے تعلقات متفرقہ قطع ہو جاتے ہیں اور نفس
ذلیل ہو جاتا ہے اب صرف ایک بلا کو دفع کرنا رہتا ہے اسکے دفع کرتے ہی کام بنگیا سو یہ غرض
تو اولاد بی بی کا سے بھی بیساتھ زیادہ محبت کرنیسے حاصل ہو سکتی ہے غیر عورت اور امرد
کی کیا تخصیص ہے اور اگر اتفاق بلا اختیار کہیں دل پھنس ہی گیا تو اسوقت مجازی سے حقیقی حاصل ہونے
کیلئے یہ شرط ہے کہ محبوب اور محب میں دوری ہو ورنہ وصل و قرب میں تمام عمر اسی میں مبتلا رہے گا
اسی لئے مولانا جامی فرماتے ہیں شعر دلیا باید کہ در صورت ثانی [illegible]
[illegible] بقول شاعر شعر [illegible]
[illegible] کے اقوال کو آڑ
بنا رکھا ہے اور [illegible] اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اور خود ان سے بھی پوشیدہ نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فصل [illegible] مرشد کو خدا جاننا اس غلطی کی اصلاح
[illegible] ہو چکی ہے فصل جنت [illegible] صریح قرآن مجید کے خلاف
[illegible] تو اسکی تحقیق [illegible] مسائل میں ہو چکی ہے اس سے اطمینان کیجئے

[illegible]

فصل قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنا موٹی بات ہے کہ اس صورت میں ایسی آیتوں کا
کیا مطلب ہوگا مثلاً کِتَابٌ اَنْزَلْنَاہُ اِلَیْکَ یعنی یہ کتاب ہے جسکو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا یہ کون کہہ رہا ہے
اور کس سے کہہ رہا ہے اتنی تو یہ ایمان تو گیا ہی تھا عقل بھی گئی گذری خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ
ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ابراہیم خواص رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو شیطان نے
گرا رکھا تھا میں اس کے کانوں میں دفعیہ کے لئے اذان کہنے لگا اندر سے شیطان نے پکارا کہ
مجھے چھوڑ دو اسکو قتل کر ڈالوں یہ قرآن کو مخلوق کہتا ہے فقط۔ اللہ اکبر قرآن کو حادث اور کلام مخلوق
کہنے سے شیطان کو بھی نفرت ہے اور افسوس کہ آدمی کو ایسا اعتقاد ہو پھر ولی ہونیکا دعویٰ فصل ایک
غلطی یہ کہ زبان اور ہیبت کی احتیاط نہیں کرتے یعنی زبان سے جو کلمہ چاہتے ہیں بیباک ہو کر نکال دیتے
ہیں خواہ اس سے کفر ہو جاوے یا حق تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی ہو جاوے یہ نہیں
سمجھتے کہ نظم بے ادب را اندریں رہ بار نیست + جائے او بر دار شد دار نیست + از خدا جوییم توفیق
ادب + محروم ماند از فضل رب + بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد + بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد +
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق + باشد او در بحر حسرت غریق + ہر کہ گستاخی کند در راہ دوست +
رہزن مردان شد و نامرد اوست + بد ز گستاخی کسوف آفتاب + شد عزازیل از جرأت رد باب
خصوصاً وحدۃ الوجود کے دعوے میں تو زبان کی لگام ہی نہیں کبھی خدا کو بندہ بنا دیا کہیں بندے کو خدا
ٹھیرا دیا بعد یا کی لے پرده گفتهاں کہ صاحب تحقیق + واندر صفت صدق و یقین صدیقی + ہر مرتبہ از وجود
حکمے دارد + گر حفظ مراتب نکنی زندیقی + اس مسئلے کی جو تعلیم غرض تھی کہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیا جاوے
اس کی ہوا بھی نہیں لگتی زبانی جمع خرچ سے کیا ہوتا ہے رباعی از سعدی قطعہ گفتہ است یقین +
خوشتر کہ ہزار دور وحدت سفتن + مغرور سخن مشو کہ توحید خدا + واحد دیدن بود نہ واحد گفتن + اور
شکم کی بے احتیاطی یہ کہ حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہیں کرتے سود خوار زن بازاری جو کوئی ہو کی
دعوت و نذرانہ قبول کر لیتے ہیں بزرگوں نے صاف فرما دیا ہے کہ بدون اکل حلال انوار الہٰی نصیب
نہیں ہوتے شاہ کرمانی فرماتے ہیں من غض بصرہ عن المحارم وامسک نفسہ عن الشہوات وعمر

باطنه بدوام المراقبة وظاهره باتباع السنة وعود نفسه اکل الحلال لم تخطئ فراسته **فصل ایک**
غلطی یہ کہ بعض کا اعتقاد ہے کہ فقیری میں کوئی ایسا درجہ ہے کہ وہاں پہنچکر احکام شرعی ساقط اور
معاف ہو جاتے ہیں یہ اعتقاد صریح کفر ہے جبتک کہ ہوش وحواس قائم رہیں ہرگز احکام شرع معاف
نہیں ہو سکتے البتہ بیہوشی میں معذور ہے حضرت ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں علم الفناء والبقاء[1]
یدور علی اخلاص الوحدانیة وصحة العبودیة وما کان غیر هذا فهو المغالیط والزندقة کسی نے
حضرت جنید[2] سے ذکر کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو واصل ہو گئے اب ہمکو ان ظاہری احکام کی کیا
حاجت ہے آپ نے فرمایا بیشک واصل تو ہو گئے مگر جہنم واصل ہوئے خدا رسیدہ نہیں ہوئے
ارشاد فرمایا کہ زنا کرنیوالا چوری کرنیوالا بہتر ہے ایسے شخص سے جس کا یہ اعتقاد ہوا اور فرمایا کہ
اگر میں ہزار برس زندہ رہوں بلا عذر شرعی وظیفہ بھی ناغہ نہ کروں **فصل ایک غلطی** یہ ہے کہ اپنے
کمالات کا صراحةً یا اشارةً دعوی افتخار کیساتھ ہوتا ہے اور دوسرونکی تحقیر و توہین قال اللہ تعالی
فلا تزکوا انفسکم اگر اظہار نعمت کی غرض سے کوئی بات موقع کی کہی جاوے اور اسکو اپنا کمال نہ سمجھیں
محض فضل خداوندی سمجھیں مضائقہ نہیں قال اللہ تعالی واما بنعمة ربك فحدث ٭ بعض
جہلا ایک عجیب دعوی کیا کرتے ہیں کہ ہماری نسبت ایسی قوی ہے کہ گناہ کر لینے بھی اس میں فتور
نہیں آتا اور بعضے کہتے ہیں کہ ہمکو گناہوں سے کدورت کے عوض ترقی ہوتی ہے یاد رکھنا چاہئے
کہ یہ نسبت جسکو معصیت سے بقا یا ترقی ہو شیطانی نسبت ہے اور ایسی ترقی کو مکر و استدراج
کہتے ہیں خدا کی پناہ ایسے شخص کے راہ پر آنیکی کوئی امید نہیں عمر بھر اسی دھوکے میں پھنسا رہتا ہے
نسبت اتقیا یہی ہے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار فرمودند کہ مکر الہی وہست یکے بہ نسبت عوام دیگرے
بہ نسبت خواص است الیقای حال ست باوجود ترک ادب حضرت قطب العالم عبد القدوس
گنگوہی فرماتے ہیں کہ در کار مستقیم باش و در شرع مستدیم ہر چند استقامت شرع است در کار ست
نوار انوار ست و اسرار اسرار اسراری آرند مریدی نورے می دید پیش پیر عرضداشت کہ من چنیں نور می بینم پیر
دانائے روزگار فرمود بر و گشت کار از حق غیرے بے اذن بکیر مرید ہم چناں کرد مر نور در پردہ شدم
مرید پیش پیر ازیں حال عرض داشت پیر حق پرستید فرمود خاطر جمع دار کہ آں نور حق نیست کہ اگر ارتکاب خلاف شرع

[1] قشیریہ ۱۲ [2] بواقیت ۱۲ جواہر مکی ۱۲ انوار التماس ۱۲ علم فنا و بقا یعنی تصوف کا مدار وحدانیت سے اخلاص اور عبودیت کی تحقیق کرنے پر ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ سب دھوکہ بازی اور بد دینی ہے ۱۲

آں نور کشوف بودی نور نہ بودی بلکہ ظلمت بودی حق نبودی باطل بودی شعر ہرچہ دارد داعیہ
شرع نیست ، وسوسۂ دیو بود بے نزاع فصل ایک غلطی یہ ہے کہ احادیث کے بیان کرنے میں
نہایت بے احتیاطی ہوتی ہے حدیث کی تحقیق علمائے حدیث سے کرنا چاہئے یہ کسی طرح درست نہیں کہ
کسی اردو فارسی کی کتاب یا کسی عربی کی غیر معتبر کتاب میں حدیث کا نام دیکھ لیا اور اس سے استدلال
شروع کر دیا بہت سی عجیب و غریب حدیثیں جنکا کہیں پتہ نہیں مشہور ہیں جیسے انا عرب بلا عین اور
مثل اس کے جن کے نہ الفاظ کا پتہ نہ معانی کا نشان حدیث شریف میں اس مقدمہ میں سخت وعید
آئی ہے من[1] کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار اسی قبیل سے یہ دعویٰ کرنا کہ حضور سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کئی ہزار کلمات تصوف کے جو شب معراج
میں آپ لائے تھے سب سے علیحدہ تلقین فرمائے اور کوئی اس قابل نہ تھا اس دعوے میں کتنے
جھوٹ جمع ہوتے ہیں اوّل یہ کہ کئی ہزار کلمہ تصوف کے معراج میں عطا ہوئے مدعی کو اس کی اطلاع
کس طرح ہوئی وہاں تو اسقدر ابہام ہے کہ فرشتے تک کو اطلاع نہیں ہوئی یہ کہاں کھڑے سنتے تھے
بھلا ایسے مقام کا راز کس طرح معلوم ہو سکتا ہے بیت الکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز باغباں ✦
بلبل چہ گفت و گل چہ شنید و صبا چہ کرد ✦ دوسرا جھوٹ یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپ نے
تلقین خفیہ فرمایا خود حضرت[2] علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کو حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خاص باتیں بتلائی ہیں آپ نے نہایت اہتمام سے اسے انکار فرمایا اور
ارشاد کیا کہ ہمارے پاس کوئی خاص چیز نہیں مگر قرآن مجید کا سمجھنا جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے
عنایت ہوتا ہے سو یہی فہم تفرد تھا اس نور نسبت کا جو بدولت صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آپکے
سینے میں پہنچی تھی اور وہی ابتک سینہ بسینہ منتقل ہوتی آئی یہی معنی ہیں اس قول کے کہ تصوف سینہ
بسینہ آتا ہے اور یہ نہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتیں کانا پھوسی کے ذریعہ
سے ابتک آرہی ہیں اگر ایسے بے اصل دعوے کا اعتبار کیا جاوے تو تمام کارخانہ ہی درہم برہم ہوا
جاتا ہے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ میاں کتابوں میں گو لکھا ہے کہ حاتم بڑا سخی تھا مگر یہ علم سفینہ ہے اور مجھکو
اپنے بزرگوں سے سینہ بسینہ راز پہنچا ہے کہ وہ بڑا کنجوس تھا مگر یہ بات کسی سے کہنا نہیں ورنہ خشک ملا کہو

[1] بخاری شریف ۱۲ [2] اور اسی فہم کی بدولت حقائق و اسرار قرآنی آپ پر مکشوف ہوئے تھے ۱۲ [1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جان
بوجھ کر جو مجھ پر جھوٹ بولتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈھ لے متفق علیہ مشکوٰۃ صفحہ ۲ کتاب العلم ۱۲

اسی طرح جس چیز کو چاہو سینہ بسینہ لے آؤ پھر کس چیز کا اعتبار رہیگا تیسرا جھوٹ یہ کہ سب صحابہ کو نعوذ
باللہ نا قابل ٹھیرایا اور قرآن وحدیث سے صحابہ کے خصوصاً خلیفۂ اوّل کے فضائل دیکھو تو سب اشتباہ
جاتا رہے سید الاولیا میں ہے کہ فاضل ترین ہمہ امت حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اند و
سید اہل تجرید و پادشاہ اہل تفرید مشائخ حضرت ایشان را مقدم ارباب مشاہدہ سید ارند (جواہر
غیبی فصل) ایک غلطی یہ کہ جس طرح حق تعالیٰ کا جنت میں دیدار ہوگا اسی طرح دنیا میں دیدار کے
قائل ہیں جاننا چاہیے کہ قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ دنیا میں دیدار کی تمنا کی اور
لن ترانی جواب سنا حدیث شریف میں موجود ہے انکم لن تروا ربکم حتی تموتوا یعنی موت سے پہلے
کبھی خدا تعالیٰ کو نہ دیکھو گے دوسری حدیث میں ہے حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ
ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم اب قرآن وحدیث کے بعد اور کون چیز ہے جس پر یقین آوے
قال اللہ تعالیٰ فبای حدیث بعدہ یؤمنون ۵ اب محققین کا کلام سنئے کیا فرماتے ہیں مصباح الہدایۃ
میں ہے رویت عیان در این جہان متعذر است چہ باقی و فانی را مجال دیدار نیست و در آخرت مومنان را موعود
و کافران را ممنوع کشف الآثار میں ہے روزے در مجلس جناب ارشاد مآب قبلۂ کونین غوث الثقلین شیخ
محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و ارضاہ مذکور شد کہ فلان مرید آنجناب میگوید کہ من
جناب حق سبحانہ و تعالیٰ را بچشم سر می بینم آنحضرت او را حضور خود خواندند و پرسیدند و اعتراف نمود
آنجناب او را ازین قول منع فرمودند و عہد گرفتند کہ باز دگر این چنین نہ گوید حاضران سوال کردند کہ
این مرد محق است یا مبطل فرمودند محق است لیکن امر بر وے ملتبس گشتہ و وجہش آنست کہ وے
بچشم سر نور جمال را دید بعد از وقتے از بصیرت کہ روزنیست قلبی است سوراخی بطرف بصر او پیدا گشت و شعاع بصرش
بنور شہود دل و بصر متصل شد پس آنچہ بصیرتش مشاہدہ کرد مظنون شد کہ بصر من دیدہ است و فرق نکرد کہ اینجا
دو رویت است کشف شیخ قوام الدین کا ارشاد ہے مکاشفہ آنست کہ ہویت حق سبحانہ تعالیٰ ادراک
کنند و یاد دریابند ہرچہ خواہی نام نہ رویت قلبی را خواہ رویت بصیرت گو خواہ مکاشفہ خواہ مشاہدہ یا صطلاح صوفیہ رویت قلبی
است نہ رویت عیانی کہ بجاسۂ بصر تعلق دارد بحر العلوم شرح مثنوی میں فرماتے ہیں در این تجلی حضرت موسیٰ علیہ السلام مشاہدہ حق سبحانہ

[illegible] جواہر غیبی ۱۲ [illegible] جواہر غیبی ۱۲ [illegible] جواہر غیبی ۱۲ [illegible] تحقیق تم ہرگز نہ دیکھو گے اپنے رب کو جب تک نہ مر جاؤ ۱۲ جمع الفوائد
کتاب الملاحم ۱۲ [illegible] قسطلانی [illegible] ۱۲ [illegible] اس کے جواب تو سبحات سے [illegible] ۱۲ [illegible] ذاتیہ [illegible] تو جلادیں
[illegible] ۱۲ مسلم شریف ۱۲ [illegible] باب اثبات رویۃ المومنین ۱۲ [illegible] اب اس کے بعد کس بات پر ایمان لاویں گے ۱۲

تعالیٰ نمود و بسبب مشاہدہ فانی شدند و رویت حاصل نشد مکتوبات قدسی میں ہے اینجا گویند کہ حجاب درمیان ست
و آنچہ آنجا بود عیاں نماند کہ ارتفاع حجاب از میان ست (انوار العارفین) احیاء العلوم میں ہے عہ یُریٰ بالاعین والابصار
فی الدار الآخرۃ دار القرار لا یُریٰ فی الدنیا مختص اور کتب سلوک میں مقام فنا میں جو مشاہدہ ہونا
لکھا ہے وہ رویت قلبی ہے جیسا اوپر گذر چکا اور نیز مقام فنا مشابہ خواب کے ہوتا ہے سو خواب میں اللہ
تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے تنبیہ بعض اوقات سالک روحانی تجلی کو تجلی ربانی سمجھ کر گمراہ ہوتا ہے اس مقام
پر شیخ کامل محقق کی ضرورت ہے در مکتوبات چہاردہم حضرت یحییٰ منیری ست بدانکہ تجلی عبارت از ظہور
ذات و صفات الوہیت ست جل جلالہ و روح را نیز تجلی باشد و بسیار روندگاں دریں مقام مغرور شدہ
اند و پنداشتند کہ تجلی حق یافتند اگر شیخ صاحب تصوف نباشد ازیں ورطہ خلاصی دشوار بود
اکنوں بداں کہ فرق ست میان تجلی ربانی و تجلی روحانی چوں آئینہ دل از کدورت وجود ماسوی
اللہ صقالت پذیرد و مشرقہ آفتاب جمال حضرت گردد و جام جہاں نمای ذات و صفات او شود
لیکن نہ ہر کس را ایں سعادت مشاہدہ نماید از میان روندگان صاحب دولتی باشد چوں آئینہ
دل از صفات بشریت صاف کند یعنی صفات روحانی بر دل وی تجلی کند پس آگاہ بود کہ ذات
روح خلیفہ حق ست در تجلی آید و بخلافت خود دعوی انا الحق کردن گیرد و آگاہ بود کہ جملہ موجودات را پیش تخت
خلافت روح در سجدہ بیند و در غلط افتد و داند کہ گر حضرت حق ست قیاس بریں حدیث اذا تجلی اللہ لشیءٍ
خضع لہ کل شیءٍ وازیں جنس غلطہا بسیار افتد کہ تجلی روحانی وسمت حدوث دارد و از و تو تو فنا نباشد
و از تجلی روحانی غرور و پندار پدید آید و در طلب نقصان پدید آید و از تجلی حق سبحانہ و تعالیٰ ایں
جملہ برخیزد و ہستی بہستی مبدل شود و در طلب بیفزاید و تشنگی زیادہ گردد و از بعض بزرگوں کے
جو اس قسم کے اقوال ہیں شعر دیگراں را وعدہ فردا بود ۔ لیک ما را نقد ہم اینجا بود اسکے معنی حضرت شیخ عبدالقدوس
فرماتے ہیں یعنی او اینست آنجا وعدہ برویت بود و اینجا بچشم یقین مشاہدہ کنند ایں مقصود را محققان مشاہدہ گفتند
نہ محض رویت دانند تفصیل ایک غلطی یہ کہ شیخ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حیثیت سے خدا سمجھنا یہ اعتقاد
صریح کفر ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا تغیر و تبدل حدوث و احتیاج و تقیید حلول و اتحاد ہزاروں خرابیاں لازم آتی
ہیں ظاہری جسم تو ظاہری حواس سے محسوس ہے وہاں تو اس قدر تنزیہ ہے کہ حواس باطنی اور عقل کی بھی رسائی نہیں

لے انوار العارفین ۱۲ عہ دکھلائی دیگا ان آنکھوں اور نگاہوں سے دار آخرت میں جو دار قرار ہے اور نہ دیکھا جائیگا دنیا میں ۱۲

ہوتی تخیال وفکر میں جو چیز آوے اللہ تعالیٰ اس سے بھی منزہ ہے عمرو بن عثمان مکی فرماتے ہیں کل ما توھمہ
قلبك او سنح فی مجاری فکرك او خطر فی معارضات قلبك من حسن او بھاء او انس او جمال او ضیاء
او شبح او نور او شخص او خیال فاللہ تعالیٰ بعید من ذلك الا تسمع الی قولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر

نواں باب موانع طریق میں

یوں تو جتنے معاصی اور تعلقات ماسوی اللہ ہیں سب اس راہ کے رہزن ہیں مگر چند ضروری چیزوں کو
چند فصلوں میں بیان کیا جاتا ہے **فصل** ایک مانع مخالفت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے افسوس اس زمانہ میں رسوم بدعات کی بڑی کثرت ہے اور تصوف
انہی رسوم کا نام رہ گیا ہے قال علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشك ان یاتی علی الناس زمان
لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ الحدیث رواہ البیہقی فی شعب الایمان
جو حقیقت تصوف کی تھی فنا و بقا کی نسبت حاصل کریں اسکے معنی بھی نہیں جانتے ان رسوم
کے مقید ہوگئے ابو العباس دینوری نے اپنے زمانے کا حال بیان فرمایا ہے تو ہمارے زمانے کا کیا
ٹھکانا ہے ان کا ارشاد ہے نقضوا ارکان التصوف وھدموا سبیلھا وغیروا معانیھا باسامی
احدثوھا سموا الطمع زیادۃ وسوء الادب اخلاصا والخروج عن الحق شطحا والتلذذ
بالمذموم طیبۃ واتباع الھوی ابتلاء والرجوع الی الدنیا وصلا وسوء الخلق صولۃ والبخل
جلادۃ والسؤال عملا وبذاءۃ اللسان ملامۃ وما کان ھذا طریق القوم حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب ان رسوم کی نسبت فرماتے ہیں نسبت صوفیہ غنیمت است کبریٰ و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد
فصل ایک مانع یہ بڑی غلطی ہے کسی بے شرع پیر سے بیعت کرلی اب ساری عمر اسکو نیا ہتا رہا جب وہ
خود واصل نہیں تو اسکو کیسے واصل کریگا حضرت بندار کا قول ہے صحبۃ اھل البدع تورث
الاعراض عن الحق شیخ قوام الدینؒ فرماتے ہیں اے درویش محک و معیار ایں کار کتاب و سنت است

[illegible]

وسیر سلف کہ اہل اقتدا بودند نہ اجازت مجرد ومقام مترک کہ فلاں فرزند درویش ست
ورجائے آباواجداد خود نشستہ وچیزیکہ از شان شیخی مخالفت معیار ست آں فاسد وباطل
یعنی اگر قول وفعل شیخ مخالف کتاب وسنت واجماع بود ہیچ نباشد آں شیخ لائق شیخی ومقتدائے
نبود ہرکہ بدو اقتدا کند بمقصود نرسد بلکہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کامل سے بیعت کرے شیخ سعید الدین فرماتے
ہیں اگر نادانی خود بجاہل یا اہل بدعت ارادت آورد تجدید ارادت کند واز دست او خرقہ پوشد تا گمراہ
نشود اور یہ جو مشہور ہے شیخ من خس است اعتقاد من بس است سو اول تو ایسے جاہل فاسق آدمی سے اعتقاد
باقی رہنا مشکل ہے دوسرے یہ قاعدہ کلیہ نہیں شاذ ونادر ایسا بھی ہو گیا ہے جو شخص اس فن سے
ذرا بھی واقف ہے جانتا ہے کہ وصول مطلب کا طریقہ شیخ کامل صحبت وتعلیم ہے درویش اور شیخ کامل وہی ہے جو جامع
ہو ظاہر و باطن کا تیسرے یہ کہ اس سے بے شرع پیر مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر بہت بڑے درجے
کامل نہ ہو اگر شرع کے خلاف بھی نہ ہو تو یوں سمجھے کہ اگرچہ ان سے بڑھکر اور کامل ہوں مگر میرے
لئے یہی کافی ہیں اور میرا اعتقاد مجھے مقصود تک پہنچا دیگا **فصل** ایک مانع لڑکوں عورتوں کو دیکھنا
یا ان کے پاس بیٹھنا اٹھنا ہے اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں اپنے
پیر کے ساتھ چلا جاتا تھا ایک حسین لڑکے کو دیکھکر اپنے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت کیا اللہ تعالیٰ
اس صورت کو عذاب دیں گے انہوں نے فرمایا کیا تو نے اسکو دیکھا ہے جلدی اس کا نتیجہ
بھگتو گے وہ کہتے ہیں کہ بیس برس بعد میں قرآن بھول گیا اسی طرح عورتوں سے ملنا جلنا خدائے تعالیٰ
سے کوسوں دور پھینکتا ہے باب اغلاط میں بہ تفصیل مرقوم ہو چکا ہے **فصل** ایک مانع زبان درازی
اور دعوی کمالات ودعوی توحید اور گستاخی بے ادبی شریعت کیساتھ یا حق تعالیٰ کیساتھ
اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے **فصل** ایک مانع شیخ کی تعلیم سے زائد ٹوٹ کر مجاہدہ کرنا چند روز
میں گھبرا کر وہ تھوڑا تعلیم کیا ہوا بھی چھوٹ جاوے چنانچہ بہت سے لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا قال رسول[ع]
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا رواہ
الشیخان **فصل** ایک مانع یہ کہ حصول ثمرات مجاہدہ میں تقاضا عجلت کرنا کہ اتنے دن مجاہدہ
کرتے ہو گئے ابتک کچھ نتیجہ نہیں ہوا اسکا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو شیخ سے بداعتقاد ہو جاتا ہے یا
مجاہدہ ترک کر دیتا ہے طالب کو سمجھنا چاہئے کہ کوئی چیز بھی ایسی دفعۃً حاصل ہوتی ہے دیکھو یہی شخص کسی وقت بچہ

[ا] جواہر غیبی ۱۲ [ث] قشیریہ ۱۲ [ع] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں سے اتنا اختیار کرو کہ اتنا کہ نبھ سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جبتک تم نہ اکتا جاؤ

تھا کتنے دن میں جوان ہوا پہلے جاہل تھا کتنے دنوں میں عالم ہوا غرض عجلت و تقاضا گویا اپنے ہادی پر فرمائش ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب لاحدکم مالم یعجل ترمذی[1] اگر کسی وقت دل بہت گھبرایا کرے ان اشعار سے تسلی کر لیا کرے اشعار

قرنہا باید کہ تا یک کودک از لطف طبع	عاقلے کامل شود یا فاضل صاحب سخن
سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب	لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن
ماہہا باید کہ تا یک مشت پشم از پشت میش	صوفیے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن
ہفتہا باید کہ تا یک پنبہ آز آب و گل	شاہدے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن
روزہا باید کشیدن انتظار بے شمار	تا کہ در خوف صدف باراں شود دُرِّ عدن

فصل ایک مانع یہ کہ شیخ سے محبت و عقیدت میں فتور ڈالنا یا اس سے بڑھکر یہ کہ شیخ کا آزردہ کرنا حدیث میں ہے من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب[2]

دسواں باب وصایائے جامعہ میں

اسمیں چند فصلیں ہیں فصل امام قشیریؒ کے وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ اول عقاید موافق اہل سنت و جماعت کے درست کرے پھر ضرورت کیموافق عمل حاصل کرے خواہ درس سے یا صحبت علماء سے اور اختلافی مسئلے میں احتیاط پر عمل کرے اور جب معاصی سے توبہ خالص کرے اہل حق کو راضی کرے مال و جاہ کے تعلقات کو قطع کرے اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے نہ اس پر کوئی اعتراض کرے اپنے باطنی حالات شیخ سے پوشیدہ نہ کرے اور کسی سے ظاہر نہ کرے اگر کچھ قصور شیخ کا ہو جاوے فوراً معذرت کرے اور اقرار خطا کرے اپنے پیر بھائیوں پر حسد نہ کرے لڑکوں عورتوں کی صحبت سے بچے بلکہ ان سے زیادہ گھل مل کر باتیں بھی نہ کرے جب تک صاحب نسبت نہ ہو جاوے کسی کو مرید نہ کرے آداب شرع کا بہت پاس رکھے مجاہدہ و عبادت میں سستی نہ کرے تنہائی میں رہے اور اگر مجمع میں رہنے کا اتفاق ہو تو انکی خدمت کرے اپنے کو ان سے کم سمجھکر برتاؤ کرے دنیاداروں کی صحبت سے پرہیز رکھے فصل شاہ ولی اللہ

[1] جو میرے ولی سے عداوت کرے میں اس کو لڑائی کی اطلاع دیتا ہوں ۱۲ [2] سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک جلدی نہ کرے ۱۲

صاحب کی وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ بلا ضرورت و مصلحت دینی اغنیا سے صحبت نہ رکھے صوفیانِ
جاہل اور جاہلانِ عابد اور علمای زاہدانِ خشک اور جو محدثین اہل فقہ سے عداوت رکھیں اور جو
لوگ کلام میں انہماک رکھتے ہیں اُن سب کی صحبت سے بچے اور ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو عالم
صوفی ہو دنیا کا تارک ذکر اللہ و اتباع سنت کا عاشق ہو اور مذاہب میں ایک دوسرے پر ترجیح نہ دے
کہ حنفیوں کا مذہب سب سے اچھا ہے یا شافعیہ کا مذہب سب سے بڑھکر ہے اپنے مذہب پر عمل کرتا
رہے نہ صوفیوں کے طرق میں سے ایک دوسرے پر ترجیح دے کہ چشتیہ کی نسبت بڑے زور کی ہے دوسرا
کہے واہ نقشبندیوں میں اتباع سنت زیادہ ہے اور اسی قسم کے خرافات سے بچے جو لوگ مغلوب
الحال ہیں یا کسی تاویل سے کوئی امر کرتے ہیں جو اس شخص کے نزدیک خلاف سنت ہے انکو برا
بھلا نہ کہے اور خود وہی کرے جو قواعد شرعیہ کے موافق ہے **فصل** اس فصل میں حضرت سیدنا و مرشدنا الشیخ
الحافظ الحاج محمد امداد اللہ صاحب کی وصایا کا خلاصہ لکھکر رسالہ ہذا کو ختم کرتا ہوں اسکو آخر میں اسیواسطے
لکھا کہ خاتمہ میں برکت ہو ورنہ میرا حق یہ تہا کہ اُسی کو سب سے مقدم کرتا ع وللناس فیما یعشقون مذاہب
طالب حق پر لازم ہے کہ اوّل مسائل ضروری و عقائد اہل سنت و جماعت کے حاصل کرے پہر ان
رذائل سے تزکیہ کرے حرص امل غضب جہوٹ غیبت بخل حسد ریا کبر کینہ اور ہر اخلاق حمیدہ سے
صبر شکر قناعت علم یقین تفویض توکل رضا تسلیم اور شرع کا پابند ہے اور اگر گناہ ہو جاوے جلدی توبہ
کرکے نیک عمل سے تدارک کرے نماز با جماعت وقت پر پڑھے کسی وقت یاد الٰہی سے غافل نہ ہو نعمت
ذکر پر شکر بجا لاوے کشف و کرامات کا طالب نہ ہو اپنا حال یا سخن تصوف غیر قوم سے نہ کہے دنیا و فیہا
کو دل سے ترک کرے خلاف شرع فقرا کی صحبت سے بچے لوگوں سے بقدر ضرورت خلق کیساتھ ملے اپنے
کو سب سے کمتر جانے کسی پر اعتراض نہ کرے بات نرمی سے کرے سکوت و خلوت کو محبوب رکھے اوقات
منضبط رکھے تشویش دل میں نہ آنے دے جو کچھ پیش آوے حق کیطرف سے سمجھے غیر اللہ کا خطرہ نہ آنے دے
نیک کاموں میں نفع پہنچاتا رہے نیت خالص رکھے خورد و نوش میں اعتدال رکھے نہ اتنا زیادہ کہاوے
کہ کسل ہو اور نہ اسقدر کم کہ عبادت سے ضعف ہو جاوے کسب حلال افضل ہے اگر توکل کرے تو
مضائقہ نہیں بشرطیکہ کسی سے طمع نہ رکھے نہ کسی سے اُمید و خوف کرے حق تعالی کی حلاوت میں [illegible]

نعمت پر شکر بجا لاوے فقر فاقے سے تنگدل نہ ہو اپنے متعلقین سے نرمی برتے ان کی خطا وقصور سے درگذر کرے ان کا عذر قبول کرے کسی کی غیبت وعیب جوئی نہ کرے عیب پوشی کرے اپنے عیوب کو پیش نظر رکھے کسی سے تکرار نہ کرے مہمان نواز ومسافر پرور رہے غربا ومساکین وعلما وصلحا کی صحبت اختیار کرے قناعت وایثار کی عادت رکھے بھوک پیاس کو محبوب سمجھے کم ہنسے زیادہ روئے عذاب الٰہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے موت کا ہر وقت خیال رکھے روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کر لیا کرے نیکی پر شکر بدی پر توبہ کرے صدق مقال واکل حلال اپنا شعار کرے غیر مشروع مجلس میں نہ جاوے رسوم جہل سے بچے شرمگیں کم گو کم رنج صلاح نیکوکار نیکو رفتار باوقار بردبار رہے ان صفات پر مغرور نہ ہو اولیاء کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جاکر ایصال ثواب کرے مرشد کا ادب وفرمانبرداری کامل طور پر بجا لاوے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرتا رہے الحمد للہ کہ ۲۷ صفر روز پنجشنبہ ۱۳۱۵ھ وقت چاشت مدرسہ جامع العلوم کانپور میں رسالہ تعلیم الدین اختتام کو پہنچا یا الٰہی اسکو قبول فرما کر اپنے بندوں کو نفع بخش یا الٰہی شعر

نہ چو نقش بستہ مشوشم نہ بہ حرف ساختہ سرخوشم
نفسے بیاد تو مے کشم چہ عبارت وچہ معانیم

اللھم اختم لنا بالخیر والسعادۃ آمین

تمت

اس رسالے میں جن امور کی تعلیم ہے ہر چند کہ ان کی تحصیل میں سعی کرنا ضرور ہے مگر بدون امداد اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہے کہ سب ہیچ ہے بقول مولانا

نظم

ایں ہمہ گفتیم ولیک اندر بسیچ	بے عنایات خدا ہیچیم وہیچ
بے عنایات حق وخاصان حق	گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ وکعبہ کی ارشاد فرمودہ ایک مناجات جسمیں بزرگوں کے توسل سے تمام خیر وسعادت طلب کی ہے آخر میں لگادی جاوے تاکہ اسکو ذوق وشوق سے جناب الٰہی میں عرض کیا کریں اور اسمیں یہ بھی فائدہ ہے کہ بزرگوں کے توسل سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔ دوسرا فائدہ خاص حضرت صاحب کے متوسلین کے لئے یہ بھی ہے کہ انکو اپنے سلسلہ کا اتصال معلوم ہوجاویگا۔

وھو ھذا

شجرۂ پیرانِ چشت اہلِ بہشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے | اور درود و نعت ختم الانبیا کیواسطے | اور سب اصحاب و آل مصطفےٰ کیواسطے

در بدر پھرتی ہے خلقت التجا کیواسطے | آسرا تیرا ہی پر مجھ بے نوا کے واسطے | رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کے واسطے

ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول | بھیجیو یہ عرض میری اپنی برکت سے قبول | ہاتھ اٹھاؤں جب ترے آگے دعا کیواسطے

دین میں مجکو شرف دے عقبیٰ میں دے مجکو علو | دور کر دلسے مرے ہر منقصت اور ہر غلو | مولوی اشرف علی ذوالعلی کے واسطے

خلق کو ہوتا ہے حج زیارتِ خانہ نصیب | کر مجھے اپنی مدد سے حج مردانہ نصیب | حاجی امداد اللہ ذوالعطا کیواسطے

پاک کر ظلماتِ عصیاں سے الٰہی دل مرا | کر منور نور عرفاں سے الٰہی دل مرا | حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید | اپنی تیغ عشق سے کردے اگر مجھکو شہید | حاجی عبدالرحیم اہل غزا کے واسطے

کردے پیدا درد و غم میرے دل افگار میں | بار پاؤں جس لئے باری ترے دربار میں | شیخ عبدالباری شہ بے ریا کیواسطے

شرک و عصیان ضلالت سے بچا لے اے کریم | کر ہدایت مجکو اب راہِ صراطِ مستقیم | شاہ عبدالہادیِ پیر ہدا کے واسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ ثروت ہے مجھے | اپنے کوچے کی عطا کر ذلت و خواری مجھے | شاہ عضدالدین عزیز دوسرا کیواسطے

دے مجھے عشق محمد اور محمدیوں میں گن | ہو محمدی محمد در مرادات دین | شہ محمد اور محمدی اتقیا کے واسطے

حب حق حب الٰہی حب مولیٰ حب رب | الغرض کردے مجھے محو محبت سب کا سب | شہ محب اللہ شیخ باصفا کے واسطے

گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت ہے بعید | پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید | بوسعید اسعد اہلِ ورا کے واسطے

حال ابتر بال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام | لطف سے اپنے کرے کر ملک دیں کا انتظام | شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے

دیں ہی بس دیں ہو مرا دیہی بس ملک و مال | یعنی اپنے عشق میں کر مجکو با جاہ و جلال | شہ جلال الدین جلیل اصفیا کیواسطے

جب دنیائے دنی سے کرکے پاک مجکو اے حبیب | اپنے باغ قدس کی سیر تو میرے نصیب | عبد قدوس شہ قدوس صفا کے واسطے

کر معطر روح کو بوئے محمد سے مری | اور منور چشم کر روئے محمد سے مری | اے خدا شیخ محمد رہنما کے واسطے

کر عطا راہِ شریعت روئے احمد سے مجھے | اور دکھا نور حقیقت خوئے احمد سے مجھے | شیخ احمد عارف صاحب عطا کیواسطے

کھول دے راہِ طریقت قلب پر یا حق مرے | کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے | احمد عبدالحق شہ ملک بقا کیواسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال | ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دل میں تو ڈال | شہ جلال الدین کبیر اولیا کیواسطے

ہو گیا ہوں ظلمت عصیاں سی میرا شمس دیں
کر منور نور سی عرفاں کے ہیر شمس دیں
شیخ شمس الدین ترک شمس الضحی کیواسطے

لئے مرے اللہ رکھ ہر وقت بیکل و نہار
عشق میں اپنے مجھے دے صبر بیتاب و قرار
شیخ علاؤالدین صابر بارضا کے واسطے

[illegible] مجکو حق تلقینی ایمان سے
اور علاء دست بخش گنج شکر عرفاں سی
شہ فرید الدین شکر گنج بقا کیواسطے

عشق کی رہ میں ہوئے جو اولیا اکثر شہید
خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید
خواجہ قطب الدین مقتول ولا کیواسطے

بے ترے ہیں نفس و شیطان عدو ایمان و دیں
جلد ہو آ کر مرا یا رب مددگار و معین
شہ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے

یا الٰہی بخش ایسا محو دی کا مجکو جام
جس سے اٹھ جا پردۂ شرم وحیا و ننگ و نام
خواجہ عثمان باشرم وحیا کے واسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار
زندہ کر ذکر شریف حق سے اے پروردگار
شہ شریف زندنی با اتقیا کے واسطے

آتش شوق اس قدر دل میں کر [illegible]
ہر دم ہو سو مرے نکلے تری الفت کا دم
خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے

رحم کر مجھ پر تو اب یا [illegible] کمال
بخش عشق و معرفت کا مجکو یا رب ملک دل
شاہ بو یوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے

مست [illegible] بنا ہوئے محمد سے مجھے
محترم کر خواری کوے محمد سے مجھے
بو محمد محترم شاہ ولا کے واسطے

[illegible] یہ ہی امید تیری ذات سے
کہ بدل کر دے مرے عصیانکو حسنات سے
احمد ابدال چشتی باسخا کے واسطے

[illegible] قربت اے مولا پروردگار
کر مری شام حزن کو وصل سے روز بہار
شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کیواسطے

شادی و غم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر
اپنے درد و غم سے یا رب تو مجھے میرے شاد کر
خواجہ ممشاد علوی بوالعلا کے واسطے

[illegible]
بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آوے نظر
بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کیواسطے

عیش و عشرت سے دو عالم کی نہیں مطلب مجھے
چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یا رب مجھے
شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کے واسطے

[illegible] سب مجھے
بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے
شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کے واسطے

[illegible] گراں
تو ہے شیخ فریاد کو میری کہیں اے مستعان
شہ فضیل ابن عیاض با عطا کیواسطے

[illegible] تو اے واحد دو عالم کا حرف
دل میں اور آنکھوں میں بھر دے سربسر وحدت کا نور
خواجہ عبد الواحد بن زید شاہ کے واسطے

کر عنایت مجکو توفیق حسن اے ذوالمنن
تاکہ ہوں سب کام خیر تیری رحمت سے حسن
شیخ بصری امام اولیا کے واسطے

دور کر [illegible] جہل و غفلت کے حجاب
کھول دے مجھ پر در علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی شیر خدا کے واسطے

کچھ نہیں مطلب دو عالم کی گل و گلزار سے
کر مشرف مجکو تو دیدار پر انوار سے
سرور عالم محمد مصطفے کے واسطے

[illegible] ہو حاصل
کر تو ان نامونکی برکت سے دعا میری
یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے

[illegible] یا رب غرض ہر کار میں
کر شفاعت کا وسیلہ ہی تو دربار میں
مجھ ذلیل و خوار مسکین و گدا کیواسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دو جہت سے مجھے ۔ کر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے

کر دیا اس عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے ۔ کر دیا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے

کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ ۔ دیکھ مت اے میر عمل کر لطف پر اپنے نگاہ

چرخ عصیاں سر پہ ہے زیر قدم بحر الم ۔ چار سو ہے فوج غم کر جلد اب بحر کرم

گرچہ میں بدکار نالائق ہوں اے شاہ جہاں ۔ پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے ۔ اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب ۔ نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب

عقل و ہوش و فکر و رضائے دنیا بیشمار ۔ کی عطا تو نے مجھے پر اتنو لیے پروردگار

گرچہ عالم میں انہی سے ہیں بسیار کی ۔ پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی

گرچہ یہ ہدیہ نہ تھا قابل منظور رہے ۔ پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے

حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا ۔ کر مری امداد امداد اللہ وقت ہے امداد کا

جس نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا ۔ جس نے یہ شجرہ پڑھایا جس نے یہ شجرہ پڑھا

تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے[۱]

یا حق اپنے عاشقان باوفا کے واسطے

یا رب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے

کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

کون ہے تیرے سوا مجھ بینوا کے واسطے

ہے عصا اے آہ مجھ بیدست و پا کیواسطے

درد دل پر چاہئے مجکو خدا کے واسطے

بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کیواسطے

جان و دل لایا ہے تجھ پر فدا کیواسطے

کشتگان تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

اپنے لطف و رحمت بے انتہا کے واسطے

بخش دیجئے سب کو ان اہل صفا کیواسطے

۱؎ یہ مثلث مؤلف نے بڑھا دیا ہے ۱۲

تمت

حمد و ثنا مر علیمے را سزد کہ از نقطۂ کن تمامی کائنات را از کتم عدم بعرصۂ وجود جلوہ گر نمود و بخلعت خاص ولقد کرمنا بنی آدم جسم خاکی النسان ضعیف البنیان را معزز و مفتخر فرمودہ قلوب مومنین را بنور عرفان و ایقان منور ساخت و درود و سلام نازل باد برآں محبوب علی الاطلاق کہ طرق تزکیہ و تصفیۂ نفس تعلیم فرمودہ و مجلی باوصاف حمیدہ و محلی باخلاق سدیدہ نمود و برآل و اصحاب آنکہ در تتبع طرق او سعی کما ینبغی فرمودہ تابعین را آثار و دلائل ہدایت قائم نمود اما بعد بر قلوب ذوی البصائر مخفی و مستتر نماند کہ کتاب فیض انتساب ہدایت بخش مخترعین و مبتدعین طمانیت فرمائے مخلصین و متوسلین تعلیم الدین از تصنیف لطیف سراج المفسرین نبراس المحدثین زبدۃ الکاملین نخبۃ الفاضلین عالم المعی فاضل لوذعی مولانا و مقتدانا حضرت حاجی حافظ قاری مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت فیوضہ الجلی والخفی خلیفہ رشید حضرت حاجی شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ باتمام رسید۔

مختصر حالات مشائخ شجرہ مذکور از انوار العارفین وغیرہ

نمبر شمار	نام	نسب	پیدائش	وفات	مزار	مختصر حالات
۱	حضرت علیؓ	ابن ابوطالب	مکہ معظمہ	۲۱ رمضان ۴۰ھ	نجف اشرف	بچوں میں سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ آپ کے بیشمار فضائل ہیں خلافت کے بعد مدینہ میں چار ماہ قیام فرما کر عراق کو تشریف لے گئے تھے۔ آل عباس آپ سے ہیں (اور خرقہ پوشانی کی یہی اصل ہے) آپ کی مدت خلافت چار سال نو مہینے ہے۔
۲	امام حسن بصری	حضرت زید بن ثابتؓ کے مولیٰ	خلافت حضرت عمرؓ میں	یکم رجب ۱۱۰ھ	بصرہ	حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کے بعد چودہ سال کی عمر میں بصرہ تشریف لے گئے تھے۔ آپ اور آپ کی والدہ حضرت ام سلمہؓ کے مکان میں تشریف رکھتے تھے حضرت ابو زرعہ نے فرمایا ہے کہ امام حسن بصری نے چودہ سال کی عمر میں حضرت علیؓ کو مدینہ میں دیکھا اور ان سے بیعت کی۔ اس کے بعد آپ کوفہ و بصرہ کی جانب تشریف لے گئے اور پھر حضرت علیؓ سے ملاقات نہیں ہوئی علامہ سیوطی رحمۃ اللہ نے رسالہ اتحاف الفرق میں بیان کیا ہے کہ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ مسند ابو یعلیٰ میں ہے کہ ہم نے جویریہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو عقبہ بن ابی صہبار الباہلی نے خبر دی اور کہا کہ میں نے حسن بصری سے سُنا فرماتے تھے میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر الخ محمد بن حسن صیرمی نے جو ہمارے اساتذہ کے اُستاد ہیں بیان کیا ہے کہ یہ سند نص صریح ہے اس امر میں کہ امام حسن بصری کا حضرت علیؓ سے سماع ثابت ہے اور اس سند کے سب راوی ثقہ ہیں۔
۳	خواجہ عبدالواحد بن زید	×	×	۲۷ صفر ۱۷۷ھ	بصرہ	امام حسن بصری رحمۃ اللہ کے شاگرد ہیں۔ چالیس سال عشا کی وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے۔ ایک مرتبہ احباب کی درخواست پر دعا کی تو اشرفیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ احباب نے حلوا خرید کر کھایا لیکن آپ نے کچھ نہیں کھایا۔ آپ کی کرامتیں بہت ہیں۔ آپ کی وفات بصرہ میں ہوئی۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۴	فضیل بن عیاض	+	+	محرم ۱۸۷ھ	مکہ معظمہ	آپکی کنیت ابو علی اور ابوالفیض ہے۔ اصل میں کوفہ یا خراسان یا بخارا کے ہیں۔ پہلے قزاقوں کے سردار تھے لیکن پھر بھی جماعت کی نماز اور نفل روزہ و نماز کو نہ چھوڑتے تھے طبیعت میں مروّت بہت تھی۔ ایک دن ایک قافلہ میں یہ آیت اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ (کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وقت نہیں آیا ہے) (آگیا آگیا) سُنی فرمایا اُن وجان اور توبہ کرکے حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوگئے۔ کچھ دنوں کوفہ میں امام ابوحنیفہ کی خدمت میں رہے ایک قاری سے سورۃ القارعہ سُنی۔ سُن کر ایک نعرہ لگا کر انتقال فرما گئے۔
۵	ابراہیم بن ادہم بلخی	فاروقی الحسنی	+	بقول اکثر ۱۶۲ھ بقول بعض ۱۵ شوال ۱۶۱ھ	بقول بعض بغداد اور بقول بعض شام بمقام جبلہ عه	کنیت ابو اسحاق ہے۔ پہلے امیر بلخ تھے۔ شکار گاہ میں غیب سے ہرن سے اور زین پوش سے آوازیں سنیں یقین حاصل ہوا۔ عالم بالا والے آپکے دیکھنے کو آئے۔ علم امام ابوحنیفہ سے حاصل کیا۔ برسوں جنگل میں رہے اور کھانا غیب سے پہنچتا رہا۔ نو سال غار نیشاپور میں مجاہدہ کیا اور لکڑیوں پر بسر اوقات کرتے تھے۔ چودہ برس میں مکہ کا راستہ قطع کیا۔ سارے راستے تضرع و نماز میں مشغول رہے۔ امام باقر سے بھی خلافت پائی تھی۔ آپکی کرامات بہت ہیں۔ سلطنت عباسیہ کے تیسرے خلیفہ ابو عبداللہ واثق کی خلافت میں وفات پائی۔
۶	حذیفہ مرعشی	+	+	۱۴ یا ۲۴ شوال ۲۵۲ھ	بصرہ بعض کے نزدیک مکہ	صاحب کرامات ہیں۔ تصوف میں صاحب تصانیف ہیں تین دن یا پانچ چھ دن کے بعد تین لقموں پر اکتفا کرتے تھے۔ سات برس کی عمر میں قرأت سبعہ کے حافظ ہوئے اور سولہ برس کی عمر میں علم لدنی کے عالم رہے۔ شریعت، حقیقت، طریقت، معرفت کو مرتب کیا۔ ذکر بالجہر کرتے تھے غیب دوستی اور برگزیدگی کی اور روضۂ منورہ سے جنت میں سایہ ہونے کی بشارت پائی تھی۔ ہمیشہ ٹاٹ پہنا کرتے تھے۔ لقب سدید الدین ہے۔
۷	ہبیرۃ البصری	+	+	۷ شوال ۲۷۹ھ	بصرہ	آپکی ریاضتیں اور کرامتیں بہت ہیں۔ امین الدین لقب ہے تیس سال کے مجاہدہ کے بعد نامرادی سے روئے اور عالم بالا کی آواز پر حذیفہ

عه شام کا ایک شہر ہے۔ ۱۲

نمبر شمار	نام	ولدیت	مولد	تاریخ وفات	مدفن	مختصر حالات
						مرعشی کے پاس گئے اور ہمت بھر میں مقام قرب پر پہنچے ایک سال کے بعد خرقہ پہنا۔ جو شخص آپ کا منظور نظر ہوتا تھا عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک فوراً اس پر منکشف ہو جاتا تھا۔ آپ اس قدر زائد رویا کرتے تھے کہ ہلاکت کا گمان ہونے لگتا تھا۔ دولتمندوں کے ہدیے قبول نہیں فرماتے تھے۔
۸	حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ	×	×	۱۴ محرم ۲۹۸ھ	×	کریم الدین لقب ہے۔ رئیس تھے مال و متاع فقراء کو دیکر فقر اختیار کر کے کعبہ تشریف لے گئے اور اہل و عیال کو خدا کے سپرد کر دیا۔ ملائکہ دو درہم جانتے ہیں ہر دن کھانے کا طبق پہنچایا کرتا تھا۔ اکثر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انہیں ممشاد دینوری کا قصہ ہے۔ لیکن صاحب مراتب الامرار نے دونوں کو جدا جدا قرار دیا ہے۔ سات دن کے بعد افطار کیا کرتے تھے۔ مادر زاد ولی تھے۔ بچپن سے صائم الدہر تھے۔ دن میں والدہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ حضرت سنفر کے مشورہ سے حضرت ہبیرہ کے پاس پہنچا اور تنہائی میں لا الہ الا اللہ کی تلقین کرتے ہی پردہ اٹھ گیا مقتدر باللہ کے زمانہ میں وفات ہوئی طبقہ دوم و طبقۂ ثانیہ سے ہیں۔
۹	حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ	×	×	۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ	عکہ ملک شام	شام سے بغداد میں آکر مرید ہوئے آپ کے پیر نے آپ کا نام چشتی رکھا کہ چشت کے لوگ آپ سے ہدایت پائیں گے اور قیامت تک آپ کے سلسلہ کو لوگ چشتی کہیں گے۔ تربیت کے بعد آپ کو چشت بھیج دیا تھا۔ آپ کا لقب شریف الدین ہے۔ سات سال پیر کی تعلیم کے موافق خلوت میں لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔ سات دن کے بعد افطار کیا کرتے تھے پیر نے غیب کی آواز پر آپ کو خرقہ پہنایا۔ جب سفر کا ارادہ فرماتے تھے۔ تو سو دو سو آدمیوں کے ہمراہ آنکھ بند کر کے منزل مقصود پر پلک مارتے پہنچ جاتے تھے۔ طبقۂ ثالثہ سے ہیں
۱۰	حضرت خواجہ ابو احمد ابدال	سلطان فرسنافہ	۲۶۰ھ	یکم جمادی الثانی ۳۵۵ھ	چشت	قدوۃ الدین لقب ہے۔ بادشاہ فرسنافہ کے بیٹے ہیں۔ چشت کے شرفا میں سے ہیں اور اس کے امیر ہیں۔ قطب ابدال تھے تمام دنیا کی آبادی پر تصرف تھا۔ شیخ ابو اسحاق نے آپ کی پیدائش کی بشارت دی تھی اور آپ کی حفاظت کی وصیت فرمائی تھی۔ بیس سال کی عمر میں باپ کے ساتھ شکار کو گئے تھے ایک

غلط کیسہ ... [illegible] ... شہر ہے

نمبر شمار	نام	نسب	لقب	ولادت و وفات	مزار	مختصر حالات
						بچپن میں شیخ ابو اسحاق کو دیکھا اور خرقہ پہنا۔ آپ نے ان کی بات سنی آپکے ہاتھ پر توبہ کی۔ آپ غلبۂ حال میں جس شخص پر نظر ڈالدیتے تھے وہ صاحبِ کرامت ہو جاتا تھا ہر کافر مسلمان ہو جاتا تھا۔ ہر روز تہجد کے وقت ایک نور آسمان تک جاتا تھا جس کو شہر کے لوگ دیکھتے تھے۔ دن کو ایک قرآن اور رات کو دو قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ چالیس دن کے بعد پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوا کرتی تھی آپ کے وصال کی تاریخ "قطب العالمین" ہے۔
۱۱	خواجہ ابو محمد چشتی	حسنی	×	یکم ربیع الاول ۴۱۱ھ عمر	×	ابو احمد کے بیٹے ہیں ناصح الدین لقب ہے۔ اکثر تحیر میں رہتے تھے اور ریاضت مجاہدہ سے شغل "نماز معکوس" کیا کرتے تھے اور اپنے گھر کے کنویں میں لٹکا کرتے تھے۔ ستر سال کی عمر میں غیبی اشارہ پر سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ غزوۂ سومنات میں جا کر جہاد کیا تھا آپ کی والدہ چار مہینے کے حمل سے کلمہ کی آواز سنتی تھیں۔ آپ کا نام حکم نبوی سے رکھا گیا تھا۔ پیدائش کے وقت سات بار کلمہ پڑھا تھا۔ شیرخواری کے زمانہ میں پانچوں وقت آسمان کی جانب آنکھیں کر کے بیشمار کلمہ پڑھتے تھے۔ اور جو شخص آزمائش کے لئے چشت آتا تھا مسلمان ہو جاتا تھا تاریخ وصال "امام برحق" ہے۔
۱۲	خواجہ ابو یوسف [illegible] محمد سمعان چشتی	×	×	[illegible] ۴۵۹ھ [illegible]	×	خواجہ محمد چشتی کے بھانجے اور مرید ہیں خواجہ محمد نے پینسٹھ سال تک نکاح نہ کیا تھا۔ آپکے ایک بہن تھیں۔ چالیس سال کی ہو گئی تھیں لیکن بھائی کی خدمت کی وجہ سے نکاح کی خواہش نہ کرتی تھیں۔ خواجہ محمد اپنے باپ سے بشارت پا کر محمد سمعان نامی شخص سے نکاح کر دیا تھا۔ جو عالم و صالح تھے۔ یہ ابو یوسف انہیں کے بیٹے تھے۔ خواجہ محمد نے بھی نکاح کر لیا تھا۔ لیکن آپکے کوئی لڑکا لڑکی نہیں ہوا تھا۔ بھانجے کو بیٹے کی طرح رکھتے تھے۔ پچاس سال کی عمر میں خلوت کی خواہش ہوئی ہاتف غیبی کے اشارہ پر چلہ خانہ زمین میں کھود کر بارہ سال بسر کئے سکر و حیرت آپ پر اس قدر غالب تھے کہ وضو میں دو غائب ہو جاتے تھے۔ ایک رات کو عبادات میں سستی ہوئی تو بیس سال تک پانی نہ پیا صاحب کرامات ہیں تاریخ وفات "عارف کامل" ہے۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۳	خواجہ قطب الدین مودود چشتی	حسنی	چشت	رجب ۵۲۷ھ بعمر ۹۷ سال [illegible]	×	اپنے والد ابو یوسف کے ہاتھ سے خرقہ پہنا۔ سات سال کی عمر میں قرآن خوب اچھی طرح حفظ کر لیا تھا۔ چھبیس سال کی عمر میں آپکے والد نے آپکو اپنا قائم مقام کرکے وفات پائی۔ جس زمانہ میں جام سے ہرات اور وہاں سے چشت آئے تھے شیخ الاسلام احمد نامقی جامی سے بھی دولت تربیت پائی تھی بعد اسکے کیا بہت سے معاملات ہوئے تھے انہیں کے فرمانے سے "علم ظاہری کی تحصیل فرمائی تھی۔ فقراء و مساکین میں اٹھا بیٹھا کرتے تھے۔ نیا کپڑا نہیں پہنتے تھے بیت المقدس سے اطراف چشت و بلخ تک آپکے دس ہزار خلیفہ تھے اور مریدوں کا تو کچھ شمار ہی نہیں ہے۔ غایت تواضع سے سب کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے سلام کرتے تھے اپنے آپکو سب سے کم سمجھتے تھے وفات کے وقت ایک شخص نے حریر کا ٹکڑا آپکو دیا اُس کو آنکھوں پر رکھکر انتقال فرما گئے۔ مردان غیبی نے نماز جنازہ ادا کی۔ جنازہ خود بخود ہوا پر اُڑتا تھا۔ ہزاروں کافر مسلمان ہو گئے۔
۱۴	خواجہ حاجی شریف زندنی [illegible]	×	×	رجب ۵۸۴ھ	ملک شام [illegible]	چالیس برس مخلوق سے الگ رہے ویرانہ پسند کیا۔ درختوں کے پتے اور جنگلی میوہ کھاتے تھے۔ جو شخص آپ کا پس خوردہ کھاتا تھا مجذوب ہو جاتا تھا ہمیشہ روتے تھے نعرے لگاتے تھے اور بیہوش ہو جاتے تھے۔ جب اپنے پیر سے "اسم اعظم" سنا تھا علوم لدنی انکے دل پر ظاہر ہو گئے تھے اور جب خرقہ خلافت پہنا تھا غیب سے آواز آئی تھی خرقہ کا پہننا مبارک ہو۔ ہم نے آپ کو اپنا مقبول بنا لیا۔ جو شخص آپ سے محبت کریگا اُس کو بھی مقبول بنا لیں گے"۔
۱۵	خواجہ عثمان ہارونی	×	[illegible]	شوال ۶۱۷ھ [illegible]	مکہ معظمہ	ظاہری و باطنی علوم میں اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے بڑے ہوئے تھے۔ ابو المنصور کنیت ہے۔ قطب الدین مودود کی صحبت بھی پائی تھی۔ اکثر سفر میں رہتے تھے حضرت خواجہ معین الدین کو ایک دن رات میں خدا رسیدہ فرما کر حج کو تشریف لے گئے میزاب کے نیچے آواز آئی "ہمنے معین الدین کو قبول کر لیا"۔ دس سال تک کھانا نہیں کھایا۔ سات دن کے بعد منہ بھر کر پانی پی لیتے تھے۔ ایک مرتبہ آتش پرستوں کی کسی موقع پر آپکے خادم سید فخر الدین نے ایک چنگاری مانگی۔ انہوں نے نہیں دی۔ آپکو غیرت آئی۔ آپنے آتش پرستوں کو نصیحت فرمائی۔ اُنکے سردار کے لڑکے کو گود میں لیکر آگ میں داخل ہو گئے چار گھنٹہ وہاں رہے (اور یہ ولایت ابراہیم علیہ السلام ہے) سردار مسلمان ہو گیا اپنا نام عبد اللہ رکھا اور درویش ہو گیا اور لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔ آپ اسکے بعد ولایت ہند خواجہ معین الدین کو سپرد فرما کر کعبہ تشریف لیگئے [illegible]

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۶	خواجہ معین الدین حسن سنجری	حسینی	سنجر	بروز دو شنبہ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ھ یا سنہ ۶۳۲ھ یا سنہ ۶۲۷ھ سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ میں	اجمیر شریف	بہت بڑے عالم تھے آپ کی تصانیف خراسان میں بہت ہیں ستر سال آپکو نہ سوئے انیس الارواح آپ ہی کی کتاب ہے۔ آپ کے والد آپ کو ۱۵ سال کا چھوڑ کر وفات پا گئے تھے ایک دن آپ کے باغ میں ابراہیم قندوزی مجذوب کا گذر ہوا۔ آپ انکے سامنے کچھ میوہ جات لے گئے انہوں نے ایک کھلی کا ٹکڑا اپنے دانتوں سے چبا کر آپ کو دیا۔ اس کے کہاتے ہی باطن میں ایک نور چمکا۔ سب کچھ فروخت کرکے درویشوں کو دیدیا اور خود سفر اختیار کیا۔ ایک مدت سمرقند بخارا میں قیام فرمایا۔ قرآن کو حفظ کرکے اور علوم ظاہری کو حاصل کرکے عراق تشریف لے گئے قصبہ ہارون میں خواجہ عثمان سے ملاقات ہوئی۔ ان سے خرقہ خلافت پاکر بغداد کی جانب توجہ فرمائی اور قصبہ سنجان میں نجم الدین کبریٰؒ سے اور قصبہ جیل میں تشریف لاکر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ سے ملاقات فرمائی۔ پچاس سال کی عمر میں اپنے پیر سے رخصت ہوکر مدینہ تشریف لے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے ہندوستان تشریف لائے۔ راجہ پتھورا نے نجومیوں سے خبر پاکر آپ کے قتل کا فرمان جاری کیا تھا۔ لیکن کچھ نہیں ہوا۔ اجمیر میں اس درخت کے نیچے جہاں راجہ کے اونٹ بیٹھا کرتے تھے قیام فرمایا اونٹ آپ کی مزاحمت سے عاجز رہے۔ پھر آپ نے رانا ساگر تالاب میں گائے ذبح فرمائی کافروں نے ترک اٹھائی اور اپنے دیو سے فریاد کی اور اس کے مشورہ سے جادو کیا۔ مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ وہ دیو مسلمان ہو گیا اور اس کا نام شادی رکھا گیا۔ راجہ نے اپنے پیر جوگی نیپال کو بھیجا۔ اس نے بھی جادو کئے لیکن عاجز ہوکر وہ بھی مسلمان ہو گیا۔
						آپکو استغراق بہت رہتا تھا۔ لقب کاکی ہیں بہت اقوال ہیں۔ خلاصہ یہ کہ آپ کی برکت سے کاک درد کی ٹکیہ عالم غیب سے پیدا ہو جاتی تھی۔ آپکی پیدائش کیوقت سارا گھر منور ہو گیا تھا۔ غیب کی آواز پر قاضی حمید الدین ناگوری آنکھیں بند کرکے اوش تشریف لے گئے۔ ایک تختی لے کر دریافت کیا کہ

۱۷	[illegible]	[illegible]	اوش	[illegible]	دہلی	لے تو قطب الدین کیا ہوں۔ فرمایا کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً۔ قاضی صاحب نے تعجب سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ میری والدہ کو پندرہ پارے یاد ہیں مجھے بھی یاد ہو گئے۔ قاضی صاحب نے چار دن میں قرآن حفظ کرا کے خواجہ صاحب کے حوالے کر دیا۔ اور شہاب الدین سہروردی کے سامنے خواجہ صاحب کی ملاقات سے مشرف ہوئے دلیل العارفین آپ ہی کی کتاب ہے۔ آپ پر ایک دن احمد جام کے اس شعر سے کشتگانِ خنجرِ تسلیم را + ہر زماں از غیب جانِ دیگر است۔ اثر ہوا۔ چار دن رات تحیر میں رہکر پانچویں رات میں وفات پائی
۱۸	[illegible]	[illegible]	×	[illegible]	[illegible]	خواجہ اجمیری سے فیض پایا تھا۔ اپنے آپ کو مخلوق سے چھپاتے تھے۔ شہر شہر پھرتے تھے۔ اخیر اجودھن میں ایک کنجان درخت کے نیچے قیام فرمایا کیونکہ اجودھن کے آدمی درویشوں کے منکر تھے۔ اکثر جامع مسجد میں مشغول بحق رہتے تھے۔ ابتدائی مجاہدہ میں تین دن بھوکے رہنے کے بعد چند سنگریزے منہ میں ڈالے وہ شکر ہو گئے۔ اسی وجہ سے گنج شکر لقب ہو گیا۔ بعض کا قول ہے کہ کسی سوداگر سے کچھ شکر طلب فرمائی تھی اس نے کہا کہ یہ نمک ہے آپ نے فرمایا نمک ہی ہوگا۔ سو وہ شکر نمک ہو گئی۔ سوداگر نے معذرت کی پھر شکر ہو گئی۔ بہرائچ کی جامع مسجد میں چلہ معکوس کیا فوائد السالکین آپ ہی کی کتاب ہے۔ انتقال کی رات میں تین مرتبہ یہ ہوا کہ نماز عشا ادا کرتے تھے اور بیہوش ہو جاتے تھے۔ اسکے بعد یاحی یاقیوم کہکر انتقال فرمایا۔ طالب علمی کا زمانہ تھا اٹھارہ سال کی عمر تھی کہ ملتان میں مولانا منہاج الدین کے پاس خواجہ قطب کی زیارت سے مشرف ہوئے اور انکے حکم سے علم کی تکمیل فرماکر دہلی تشریف لے گئے۔
۱۹	[illegible]	[illegible]	×	[illegible]	[illegible]	شیخ گنج شکر کے محبوب ترین خلیفہ اور بھانجے تھے بارہ سال تک شیخ کے حکم کے مطابق لنگر تقسیم فرمایا اور خود روزہ رکھا۔ جب شیخ نے دریافت کیا تو فرمایا۔ مجھ کو اجازت نہ تھی۔ اسی وجہ سے صابر لقب پایا۔ اجازت نامہ کے قصہ میں جمال ہانسوی سے بے مزگی ہو گئی تھی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ گنج شکر کے ملفوظات میں جو شیخ جمال کے اتفاق سے جمع کئے گئے تھے آپ کا ذکر کم ہے۔ ورنہ آپ کے کمال و ولایت کیلئے

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
						ایکے مُریدوں کا اور خلفائے سلسلہ کا وجود کافی شہادت ہے۔ اپنے پیر کی اجازت سے کلیر تشریف لائے اور لوگوں کی گستاخی کی وجہ سے بددعا فرمائی بہت سے لوگ مسجد کے نیچے ہلاک ہوئے اور بہت سے دبائے عام میں۔ مدتوں تک آپکے روضہ پر کسی کو جانے کی مجال نہ تھی۔ جب شیخ عبد القدوس تشریف لے گئے تو آپکی درخواست پر برق جلال پوشیدہ ہوگئی۔
۴۰	شمس الدین ترک	علوی	×	۱۹ شعبان یا ۱۰ جمادی الاخریٰ ۷۱۶ھ	پانی پت	صاحب سیر الاقطاب کے قول کے مطابق حضرت گنج شکر سے بھی خلافت پائی تھی ایک مدت تک ترکستان کے شہروں میں علم حاصل کیا پھر پیر کی تلاش میں ماوراء النہر تشریف لائے لیکن کسی سے دل نہیں لگا پھر ہندوستان میں تشریف لائے اور مدت کے بعد کلیر میں پہنچے اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ تکمیل کے بعد حضرت صابر نے اجازت نامہ اور اسم اعظم مرحمت فرماکر وصیت فرمائی کہ میری وفات کے بعد تین دن سے زائد یہاں نہ رہنا۔ آپ کے لئے پانی پت کی ولایت ہے۔ آپکے جانیکے بعد شرف الدین بو علی قلندر اس عالم سے انتقال فرمائیں گے ایک دن قلندر صاحب نے شیر کی شکل میں آکر خادم کی زبانی فرمایا کہ شیر کو بیشہ کی ضرورت ہے۔ آپ باگھولی تشریف لے گئے اور وہاں سے کرنال کے موضع بوڑہ کٹرہ تشریف لے گئے۔
۴۱	جلال الدین	عثمانی	پانی پت	۵ ذیقعدہ ۷۶۵ھ یا ۱۳ ربیع الاول	پانی پت	بھوک کی شدت سے نفس امارہ کسی موہوم صورت میں مجسم ہو کر آپ سے جدا ہو گیا تھا۔ کشف و کرامات اور مریدوں کی تربیت میں بہت مہارت تھی۔ محمود نام تھا۔ مادر زاد ولی تھے۔ بچپن میں اکثر جنگل چلا کرتے تھے۔ اخیر میں ذات مطلق میں اسقدر استغراق بڑھ گیا تھا کہ غیر کی خبر نہ ہوتی تھی نماز کے اوقات کی صرف خبر کر دیا کرتے تھے۔ زاد الابرار آپ ہی کی کتاب ہے۔ شرف الدین قلندر آپ سے بہت محبت کرتے تھے نماز جمعہ کے لئے کو تشریف لیجایا کرتے تھے ایک دن ابتدائی حالت میں لباس فاخرہ پہنے ہوئے شمس الدین ترک کے سامنے سوار ہو کر گذرے اُن کی توجہ سے گھوڑے سے اتر آئے اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپکی ایک مرتبہ کی دعا سے ایک بڑھیا کے پیالہ سے تمام عمر پانی نکلا۔ ایک مرتبہ آپ کے تھوک دینے کی وجہ سے حجرہ کی تمام دیوار سونا ہوگئی

۲۲	شیخ عبدالحق ابدال	فاروقی	ردولی	۱۵ جمادی الاخری ۸۳۷ھ	ردولی	لڑکپن ہی سے تہجد کے پابند تھے۔ جب والدہ نے براہ محبت منع کیا تو وطن چھوڑ کر اپنے بھائی تقی الدین کے پاس دہلی آگئے بھائی سے بھی موافقت نہیں ہوئی بہار چلے گئے۔ پھر اودھ پہنچے، کسی شخص پر اطمینان نہیں ہوا، ایک عرصہ گورستان میں رہے۔ ایک قبر بھی کھودی تھی۔ پانی پت پہنچے اور دولت ونعمت سے مالامال ہوئے۔ آپکے دادا شیخ داؤد جو شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے معتقد تھے۔ ہلاکو خاں کے واقعہ میں بلخ سے علاؤ الدین خلجی کے زمانہ میں ہندوستان آگئے تھے۔ آپ کے کمالات شیخ عبدالقدوسؒ کی کتاب انوار العیون میں تلاش کرنا چاہئیں۔ ایک مرتبہ اپنے پیر پر اعتراض کرکے "طاقیہ" واپس کردی تھی پھر فیضی ارشاد سے رجوع کیا۔
۲۳	مخدوم شیخ عارف	فاروقی	×	تحقیق نہیں ہوا [illegible]	ردولی	شیخ عبدالحقؒ کے جو لڑکا پیدا ہوتا تھا حق حق کہکر مرجاتا تھا۔ بیوی نے شکایت کی کچھ دنوں کے بعد شیخ عارف پیدا ہوئے آپ ہر شخص سے محبت کرتے تھے۔ حتی کہ ہر آدمی آپکو اپنے مشرب پر سمجھتا تھا۔ آپ کے والد آپ کو گھوڑے فرمایا کرتے تھے۔ اور سید موسیٰ کے خلیفہ اور اپنے مخلص شیخ نورالدین کی لڑکی سے آپ کا نکاح کرکے انتقال فرماگئے۔ آپکے دو لڑکیاں اور ایک صاحبزادہ محمد نامی پیدا ہوئے۔ شیخ عارف اپنے والد کے بعد پچاس سال تک حق سجادہ ادا کرکے رحلت فرماگئے۔
۲۴	شیخ محمد	فاروقی	×	تحقیق نہیں غالباً ۸۹۸ھ	ردولی	ذات مطلق کے مشاہدہ میں استغراق رہتا تھا۔ شیخ عبدالحق کے مشورہ سے شیخ عبدالقدوس آپکے مرید ہوئے۔ آپ نے شیخ عبدالقدوس سے اپنی بہن کا نکاح کردیا تھا۔ مرض موت میں تصرف روحانی سے شیخ عبدالقدوس کو مع اپنے بیٹے شیخ الاولیا عرف بدھ کے شاہ آباد سے بلالیا تھا۔ جو وہاں کسب فضائل میں مشغول تھے۔ آپ نے پیران چشت کی امانت مع اسم اعظم کے جو اپنے والد سے پائی تھی شیخ عبدالقدوسؒ کے سپرد فرمائی اور اپنے بیٹے کی تربیت کی وصیت فرماکر خوش وخرم عالم بقا کو تشریف لے گئے شیخ عبدالقدوس نے آپکے بیٹے کی تربیت فرماکر آپ کی جگہ بٹھایا۔
۲۵	شیخ عبدالقدوس	نعمانی	گنگوہ	۲۳ جمادی الآخری ۹۴۵ھ	گنگوہ	شیخ احمد عبدالحق کی روح سے فیوض پائے تھے آپکے مکتوبات مشہور ہیں۔ سکر وشورش بہت تھی۔ انوار العیون آپ ہی کی کتاب ہے۔ عمر خاں کاسی کی درخواست پر جو سلطان سکندر لودھی کے ایک امیر تھے ۸۹۶ھ میں لڑکوں سمیت ردولی سے دہلی کے قریب قصبہ شاہ آباد میں سکونت اختیار فرمائی تھی ظہیر الدین بابر کے زمانہ میں ۹۳۲ھ میں گنگوہ کو وطن بنایا پیر کے دن جاڑا بخار آیا جمعہ کے دن کچھ فرق ہوا، نماز کے بعد پھر شروع ہوگیا چار روز اور بخار آیا منگل کے دن رحلت فرمائی۔ غسل کے بعد نماز کیوقت شیخ رکن الدین نے سینہ پر ہاتھ رکھا تو دل کی حرکت اور ذکر کا جاری ہونا محسوس ہوا

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	ولادت وفات	مزار	مختصر حالات
۲۶	شیخ جلال الدین تھانیسری	فاروقی	تھانیسر	[illegible] ذی الحجہ ۹۸۹ھ	تھانیسر	علم ظاہر کے عالم تھے نیز پورا استغراق و استہلاک تھا ۔ ارشاد الطالبین آپکی تصنیف ہے ۔ سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا ۔ سترہ سال کی عمر میں فتوی دیتے تھے ۔ شیخ عبد القدوس کو پہلے "ناچنے والا" کہا کرتے تھے ۔ پھر انکی توجہ سے نقش غیر آپکے باطن سے مٹ گیا ۔
۲۷	شیخ نظام الدین بلخی	فاروقی	بلخ	[illegible] ۱۰۳۶ھ	بلخ	ظاہری علم نہیں پڑھا تھا ۔ لیکن باوجود اس کے صاحب تصانیف ہیں ۔ لمعات کی دو شرحیں کی اور مدنی ۔ دو رسالے قدسی قرآن کے دو پاروں کی تفسیر لکھی ۔ بڑے صاحب ذوق تھے ۔ جسپر نظر ڈالتے تھے ہول دہلا میں شہود سے مشرف ہو جاتا تھا ۔ اسی وجہ سے آپ کا لقب "تولی ترازق" مشہور ہو گیا ۔ پہلے نفی و اثبات میں پھر شغل سرپایہ میں مشغول ہوئے ۔ حتیٰ کہ دولت سے مالا مال ہوئے ۔ جہانگیر آپ کا معتقد ہو گیا تھا ۔ لیکن حاسدوں نے رنجیدہ کر دیا ۔ آخر کار معذرت کر کے ہندوستان سے بلخ تشریف لے گئے ۔
۲۸	شیخ ابو سعید گنگوہی	نعمانی	گنگوہ	[illegible] ربیع الاول ۱۰۴۹ھ	گنگوہ	نور الحق کے بیٹے اور شیخ عبد القدوس کے پوتے ہیں ۔ ایک مدت تک سپاہیانہ لباس میں رہے ۔ پھر عشق نے غلبہ کیا شیخ جلال تھانیسری کی خدمت میں پہنچے انہوں نے ضعف کی وجہ سے اور پیری مریدی کے چھوڑ دینے کی وجہ سے آپ کو شیخ نظام الدین کے سپرد فرما دیا ۔ ان کی تعلیم کے موافق ذکر جہر میں مشغول ہو گئے ۔ اور انوار وارد ہوئے ۔ لیکن آپ نور ذات کے طالب تھے ۔ بلخ تشریف لیجانے کے بعد شغل "سرپایہ" کی تعلیم کی گئی ۔ مگر کام نہیں چلا آخر کار اُن کو کتوں کی خدمت کے لئے چھوڑ دیا ۔ سب عجب و غرور جاتا رہا ۔ اور عین کچڑ گارے میں چہرۂ مقصود نظر آیا ۔ شیخ نے فرمایا یہ لاہوت کی ابتدا ہے ۔ اور لاہوت کی انتہا بمراحل دور ہے ۔ پھر شغل سرپایہ کا امر فرمایا ۔ پھر سب کچھ چھوڑنے کا امر فرمایا ۔ ایک دن اچھی آواز کے اثر سے بیخود ہو گئے ۔ کسی قدر مشاہدہ ہوا ۔ پھر جاتا رہا ۔ آخر مرنے کے لئے تیار ہو کر سانس بند کر لی ۔ جب ایک پہر گذر گیا نور مطلق کی تجلی ہوئی ۔ اس وقت بے اختیار ہو کر سانس خوب زور سے جاری ہو گئی اور پسلیاں ٹوٹ گئیں پیٹ خون سے بھر گیا ۔ حکم غیب سے دوا و غذا کھائی ۔ شیخ نے فرمایا یہ سیر عروجی ہے ۔ سیر نزولی باقی ہے پھر "مراقبہ" ہوا ۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	
						کے لئے فرمایا۔ اس کے بعد پیروں کی امانت وخرقۂ خلافت واسم اعظم حوالہ کرکے رخصت فرمایا۔
۲۹	شیخ محب اللہ	فاروقی	صدر پور	۹ رجب ۱۰۵۸ھ	الہ آباد	جب علوم عقلیہ ونقلیہ سے فارغ ہوکر دہلی میں قطب الدین بختیار کاکیؒ کے آستانہ پر استخارہ کیا۔ شیخ ابوسعید کی جانب اشارہ ہوا۔ شیخ نے اپنے خادم مجاہد کو آپ کی استعداد معلوم کرنے کے لئے امر فرمایا۔ ولایت موسوی سے مناسبت تھی شغل نفی واثبات واسم ذات مع اپنے تصور کے تلقین فرمائی۔ چلّہ میں بٹھایا جب خرقہ خلافت پہنا تو تجلی ذات لاکیف کی دلمیں آرزو تھی۔ شیخ نے تجلی فرمائی۔ تجلی کا انکشاف ہوا آپ چلّا اٹھے کہ "بس کیجئے" پھر وطن میں آئے۔ پھر کچھ دنوں رودلی رہے۔ اخیر میں الہ آباد تقریباً بیس سال تک مسند ارشاد پر تشریف فرما رہے۔
۳۰	شیخ محمدی	سید	اکبر آباد	۳ رجب ۱۱۰۷ھ	اکبر آباد	پہلے لہو لعب میں مشغول تھے۔ ایک دن آپ کے والد نے سخت سزا دی غیرت آئی۔ گھر سے باہر جاکر تحصیل علوم میں مشغول ہوگئے اور اس کے بعد علم باطن پر کمر ہمت باندھی اور شیخ محب اللہ کی خدمت میں اعلیٰ درجوں پر پہنچے اس زمانہ میں ایک مرتبہ اپنے والد سے ملاقات فرمائی پھر اکبر آباد تشریف لے آئے۔ گاہے گاہے مراد آباد وامروہہ بھی تشریف لاتے تھے۔ اخیر میں اکابر کی خواہش پر نکاح کرلیا اور امروہہ کو وطن بنالیا۔ لیکن حاسدوں کی شکایتوں سے عالمگیر نے حرمین کے سفر پر آپ کو آمادہ کیا۔ پھر ہندوستان تشریف لائے پھر مخالفین کی شرارت سے ایک مدت تک اورنگ آباد کے قلعہ میں قید رہے۔ آخر انتقال فرمایا۔ آپ کا تابوت وصیت کے مطابق اکبر آباد پہنچا دیا گیا۔
۳۱	شاہ محمدی	سید عضدی	×	×	×	اس مقام پر ہمارے خاندان کے شجروں میں کسی قدر اختلاف ہے۔ شاہ محمدی اور شاہ عضدالدین کے درمیان بعض میں شاہ محمد کی کا نام درج ہے اور بعض میں شاہ محمد حامد کا اور تاریخ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ شاہ عضدالدین کو شاہ محمدی سے خلافت بلاواسطہ حاصل ہے پس اس کا مقتضی یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں کے درمیان میں کسی اور بزرگ کا نام نہ ہونا چاہیئے تاکہ ترتیب میں فرق نہ آئے۔ اب امروہہ کی

عہ مولوی افضل صاحب بخاری کی تحقیق کے موافق جو انہوں نے پرانے کاغذات سے کی تھی، محلہ موتی کٹرہ میں مزار ہے۔

نمبر شمار	نام	نسبت	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۳۱	شاہ محمد مکی	سید جعفری	×	×	×	تجمۃ التواریخ سے استنباط کرکے تحقیق کی جاتی ہے کہ شاہ محمدی اور شاہ محمد حامد دونوں بھائی ہیں اور شاہ محمد حامد کو ارادت وخلافت اپنے بھائی سے حاصل ہے اور شاہ محمدی کے حرمین شریف میں دو لڑکے پیدا ہوئے سعد محمد مکی جنکا تذکرہ اس خانہ میں مقصود ہے اور روشن محمد مدنی۔ ان دونوں کو ارادت وخلافت اپنے والد سے حاصل ہے اور شاہ محمد حامد کے ایک صاحبزادہ عضدالدین نامی جن کا تذکرہ اگلے خانہ میں ہے پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے چچا شاہ محمدی سے خلافت پائی اور اپنے والد سے بھی فیوض حاصل کئے پس اس کی توجیح تو ظاہر ہے کہ شاہ محمدی اور شاہ عضدالدین کے درمیان میں کسی دوسرے بزرگ کا نام نہ ہو کیونکہ شاہ عضدالدین کو شاہ محمدی بلا واسطہ خلافت حاصل ہے اور شاہ محمد حامد کے نام کے درمیان میں آنیکی توجیہ یہ ہے کہ شاہ عضدالدین کو شاہ محمد حامد سے فیوض پہنچے ہیں۔ اور شاہ محمد حامد کو اپنے بھائی شاہ محمدی سے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔ اور شاہ محمد مکی کے نام کے درمیان میں آنیکی توجیہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے والد شاہ محمدی سے فیض حاصل کیا ہے۔ اور ظن غالب ہے کہ شاہ عضدالدین نے اپنے پیر بھائی اور چچا زاد بھائی شاہ محمد مکی سے فیض حاصل کیا ہے۔ اس تحقیق سے سب روایتوں اور شجروں میں تطبیق ہو گئی۔ واللہ اعلم۔ آپ کی تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئی۔ وطن و مدفن غالباً امروہہ ہے چنانچہ میں نے کسی جگہ لکھا ہی دیکھا ہے۔ لیکن بلا سند۔ حکیم علوی خاں کے شاگرد۔ حکیم جلال الدین مصنف قرابادین جلالی۔ جو "توحید وجودی" میں "ید طولی" رکھتے تھے آپکے بیٹے ہیں اور شاہ روشن محمد مدنی کی اولاد میں مولوی نظام الدین درویش دانشمند اور مولوی حسام الدین عالم وصالح رہے۔ اخیر میں ان سے زینہ اولاد کا سلسلہ نہیں چلا۔
۳۲	شیخ عضدالدین	حسینی	امروہہ	۲۰ ربیع الاول ۱۱۲۰ھ	امروہہ	شاہ محمدی کے بھائی شاہ حامد کے بیٹے ہیں، علوم شریعت وفنون غریبہ اور ورع وزہد کے ساتھ متصف تھے۔ حکام کے اصرار کے باوجود وظیفہ قبول نہیں کیا، صاحب کشف وکرامات تھے۔ ایک دن چھپکلی نے اپنے جوڑے کے بند ہو جانے کی شکایت کی آپ نے تھانوں کے بستہ سے کھولدیا۔ مقاصد العارفین آپ ہی کی تصنیف ہے تعبیر خواب میں کامل تھے۔
۳۳	شیخ عبدالہادی	صدیقی	امروہہ	۲۷ رمضان جمعہ ۱۱۵۰ھ	امروہہ	آپ کے والد نے ایک دن شیخ عضدالدین کی دعوت کی تھی۔ فارغ ہونے کے بعد نماز کا وقت آگیا۔ آپ کی عمر چار سال کی تھی۔ آپ نے شیخ کو جو ضعف بصر کے سبب سیدھے قبلہ کی جانب کھڑے نہیں ہوئے تھے سیدھا کر دیا۔ شیخ نے بشارت دی۔ آپ کچھ دنوں کے بعد مکتب تشریف لے گئے

						ایک فقیر نے آپ کو کوئی شئے کہلائی۔ آپ جنگل تشریف لے گئے۔ چند دن یتیم شاہ کے پاس قیام فرمایا۔ پھر اُن کے قول کیمطابق شیخ عضدالدین کا دامن پکڑ لیا۔ آپکے دل پہ ماسوا کا خطرہ کم گذرتا تھا۔ صاحب کشف و کرامات تھے۔
۳۴	شیخ عبدالباری	صدیقی	امروہہ	[illegible] ۱۲۲۶	امروہہ	شیخ ظہوراللہ کے بیٹے۔ اور شیخ عبدالہادی کے پوتے ہیں۔ آپکے نازک طبع ہونیکی وجہ سے آپ کے دادا صاحب آپکے لئے بہت آسان ریاضتیں تجویز فرماتے تھے۔ لباس فاخرہ پہناتے تھے۔ آپ کا لباس تو بہت عمدہ رنگین ہوتا تھا۔ مگر سینہ عشق سے پرشور تھا۔ صائم الدہر قائم اللیل تھے۔ عین حالت ارادت میں آپ پر غشی طاری ہوا کرتی تھی۔ آپنے ایک صاحبزادہ شاہ رحمان بخش چھوڑے۔
۳۵	حاجی عبدالرحیم شہید	سید	افغانستان	[illegible] ذیقعدہ ۱۲۴۶	قصبہ بالا کوٹ	پہلے نسبت قادریہ شاہ رحم علی سے حاصل کی۔ پھر نسبت چشتیہ شاہ عبدالباری سے۔ پھر بیعت جہاد مع طریقت کے جناب سید صاحب سے کی۔ کبھی کبھی آپ اور سید صاحب باہم مراقب ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔ سید صاحب پرخندہ اور حاجی صاحب پر سکر طاری ہوتا تھا۔ سکھوں کے جہاد میں شہید ہوئے۔
۳۶	میاں جی نور محمد صاحب	علوی	جھنجھانہ	رمضان ۱۲۵۹	جھنجھانہ	شاہ عبدالرزاق جھنجھانوی کی اولاد میں سے ہیں۔ نسبت باطن کو چھپایا کرتے تھے۔ اتباع سنت کے عاشق تھے۔ چنانچہ ۳۰ سال تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ قصبہ لوہاری میں بچوں کی تعلیم کا مشغلہ تھا۔ مگر حضرت حاجی امداداللہ صاحب کا خواب آپ کی شہرت کا سبب ہوا۔
۳۷	حضرت حاجی امداداللہ صاحب عــہ	فاروقی	تھانہ بھون	×	مکہ معظمہ	ایک صاحب نے آپکو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ جو جلال آباد میں ہے پہنے ہوئے ہیں اس کی تعبیر ظاہر ہے کہ آپ لباس شریعت اور آداب طریقت سے آراستہ ہیں آپ کی تصانیف سے ولولہ عشق و محبت و جوش سینہ پرشور و سوز جگر و گداز دل مترشح ہوتا ہے یہ بیچارہ ضعیف اس بحر موّاج کی کیا تعریف کر سکتا ہے۔ جس کا جی چاہے مکہ معظمہ میں قدمبوس ہو کر اپنی آنکھ سے دیکھ لے ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ گر دلیلت باید ازوے رو متاب۔

عــہ اس رسالہ کی تصنیف کیوقت حیات ظاہری بھی حاصل تھی ایک عرصہ کے بعد مکہ معظمہ میں بارہویں یا تیرہویں جمادی الاخری ۱۳۱۷ھ کو صبح صادق کے قریب اس عالم سے تشریف لے گئے اور جنت المعلی میں مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر رحمۃ اللہ کے پہلو میں مدفون ہوئے حیّ وحقّ الحکیل۔ تاریخ وصال ہے اے طالبان حق اگر طلب ہے تو سنو سے چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب بوئے گل را از کہ جوئیم از گلاب۔ آپکے اکمل و اول خلیفہ کی خدمت میں دوڑو کہ انکا نام مبارک حضرت مولانا الحاج الحافظ العارف المحدث الفقیہ رشید احمد صاحب ہے گنگوہ ضلع سہارنپور میں تشریف فرما ہیں طالبان حق کی تربیت میں اوقات مبارک کو گذارتے ہیں اوصاف والقاب سے بے نیاز ہیں لہذا طالب کی بینائی پر حوالہ کر کے میں بس کرتا ہوں۔ غنیمت سمجھو اور علوم معارف سے اُن کی خدمت میں بہرہ مند ہو اور آپکی سلامتی و بقا کی دعا مانگو ۱۲ (اسعد اللہ مترجم عرض کرتا ہے کہ حضرت حکیم الامۃ مؤلف رسالہ ہذا نے جسوقت یہ حاشیہ تحریر فرمایا تھا حضرت گنگوہی قدس سرہ العزیز اس عالم میں تشریف فرما تھے ۱۲)

نمبر شمار	نام	نسب	وطن			مختصر حالات
۳۸	حضرت مولانا حکیم الامت مجدد الملت والدین مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم	فاروقی	تھانہ بھون ضلع مظفرنگر			حافظ غلام مرتضیٰ صاحب مجذوب کی دعا سے تھانہ بھون محلہ خیل میں ۵ ربیع الآخر ۱۲۸۰ھ کو بدھ کے دن صبح صادق کے وقت ولادت ہوئی "کرم عظیم" کسی نے مادہ نکالا ہے۔ حکیم الامۃ لقب ہے مفتی عزیز الرحمٰن صاحب نے سجع کہا تھا "از گروہ اولیا اشرف علی" غالباً دس سال کی عمر میں قرآن حفظ کرلیا تھا۔ ۱۸ سال کی عمر میں گنگوہ عقد ہوا۔ بیس سال کی عمر میں علوم ظاہری کی تکمیل سے فراغت ہوئی حدیث و تفسیر کی اکثر کتابیں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی صدر المدرس دار العلوم دیوبند سے پڑھیں، حضرت مولانا نے طالب علمی ہی میں افتاء کا کام آپ کے سپرد فرما دیا تھا۔ دیوبند سے فارغ ہوتے ہی تدریس کے لئے کانپور تشریف لے گئے تقریباً ۱۵ سال تک چند ابتدائی کتابوں کے علاوہ تمام درس نظامی پڑھایا ۱۳۱۵ھ کے آغاز میں ترک تعلقات کرکے ملازمت چھوڑ دی اور تھانہ بھون تشریف لے آئے۔ بزمانہ طالب علمی ہی ۱۲۹۹ھ میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی سے بیعت ہوئے اور ۱۳۰۱ھ میں خلافت پائی، چھ مہینے مکہ مکرمہ میں حضرت حاجی صاحب کے پاس قیام فرمایا۔ اب تقریباً چالیس سال سے تھانہ بھون میں مسند ارشاد و ہدایت و تعلیم و تلقین پر متوکلاً علی اللہ تعالیٰ تشریف فرما ہیں۔ سادسۃ التابعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳۵۱ھ کے ختم تک آپ کے ۲۶ خلفاء بندگان خدا کی دینی خدمات کر رہے تھے جن میں سے دو صاحبان کی وفات ہوئی ہے - (۱) حاجی محمد یوسف صاحب رئیس رنگون (۲) مولانا ابوبکر صاحب ارکانی۔ باقی سب حضرات حسب دستور کام میں لگے ہوئے ہیں غالباً ربع مسکون کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جہاں آپکے معتقدین و مریدین نہ ہوں۔ عموماً تمام مرید زہد و تقویٰ و صفائی معاملات میں نمایاں طور پر ممتاز ہیں، مریدوں میں اکثریت علماء کی ہے۔ اردو۔ فارسی۔ عربی میں مختلف فنون کی (۵۳۲) تصانیف ہیں اور مختلف مضامین کے (۳۰۸) مطبوعہ مواعظ ہیں۔ خانقاہ میں ہمیشہ ذاکرین و شاغلین کا مجمع رہتا ہے رمضان شریف میں ڈیڑھ سو دو سو علماء و صوفیا اطراف و جوانب سے آجاتے ہیں۔ روزانہ تیس چالیس کے درمیان جواب طلب خطوط کا اوسط ہے جواب عموماً ہر روزہ جاتا ہے۔ وقت میں برکت ہے ایک خط کے جواب کا اوسط اڑھائی تین منٹ ہے۔ بچپن سے آثار ولایت و اجتبا کے آثار نمایاں ہیں۔ اتباع سنت کے عاشق ہیں - حقوق العباد کی بہت زیادہ رعایت فرماتے ہیں۔ بہت سے علماء اہل بصیرت و اتقیاء کی نظر میں اس صدی کے مجدد و قطب الارشاد ہیں

۱۳۱۵ھ، ۱۳۵۱ھ جیسا کہ تکملہ ضمیمہ تاسعہ و عاشرہ و تتمہ سابعہ تنبیہ و وصیت سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ ظہور عفرلہ

دین کے ابواب خمسہ کو سنت کے موافق بدعات کے خس و خاشاک سے پاک کرکے گھر گھر پہنچا دیا ہے تصوف جاہل صوفیوں کے خلط ملط سے صرف قصوں کہانیوں یا چند جاہلانہ نکتوں کا نام رہ گیا تھا۔ آپ نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا ہے۔ امراض نفسانی کی شکایات کے جواب میں اکثر یہ کلیہ فرمایا کرتے ہیں کہ یہ امر اختیاری ہے یا غیر اختیاری۔ اگر اختیاری ہے تو اختیار سے کام لو۔ اور اگر غیر اختیاری ہے تو پھر مواخذہ نہیں۔ فرماتے ہیں کہ اختیاری کا مسئلہ نصف فن ہے۔ باقی اس کی تفصیل بہ ضرورت کے وقت فرماتے ہیں رسمی بیعت کے بہت مخالف ہیں فرماتے ہیں کہ کام مقصود ہے نہ نام۔

میرے خیال میں آپ کے مفصل حالات لکھنے کے لئے پانچ سو صفحوں کی کتاب بھی کافی نہیں ہے ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم — کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

آپ کی بہترین و مستند تاریخ آپ کی تصانیف و مواعظ و ملفوظات مدون ہیں۔ واقول ا قیہ ما قال فی شیخہ کما سبق فی ذکرہ فی ہذا الجدول ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب — گر دلیلت باید از وے رو متاب

بس آیئے اور دیکھئے۔ کوئی صوری اولاد نہیں ہوئی

؎ آپ کا ذکر مبارک بندہ اسعد اللہ مترجم نے نفع الناظرین آپ سے اجازت لیکر زائد کر دیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین منتفع ہو کر اس کو دعا سے فراموش نہ فرمائیں گے۔ ۱۲ یہ نوٹ صفحہ ۱۳۵ کا ہے۔

قواعد کتب خانہ

۱۔ اراکین مجلس [illegible] ایک بار [illegible]

[illegible]

[illegible] کتابیں [illegible]

[illegible] ال بی [illegible]

[illegible] کتابیں [illegible] طلبہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب کا لانا لازم ہے

[illegible]

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے

نہ لگایا جائے

۸۔ قلمی نسخے [illegible] والے کی کتابیں

جاری نہ کی جائیں گی فقط